★★★DAILY POWER OF PAKISTAN★★★

گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، لاہور، اسلام آباد کا واحد ترجمان منفرد روزنامہ اخبار

روزنامہ پاور آف پاکستان اسلام آباد

چیف ایڈیٹر: مرزا احمد علی — ایگزیکٹو ایڈیٹر: عمیر سندھو

جلد نمبر 02 | جمعرات 06 نومبر 2025ء 12 جمادی الاول 1447ھ | صفحات 08 قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 86

حکومت 27 ویں آئینی ترمیم ضرور لائیگی تحادیوں کو اعتماد میں لیں گے، نائب وزیراعظم

حکومت اتحادیوں کو ساتھ لے کر چل رہی ہے، تجویز دیتا ہوں ترمیم پہلے سینیٹ میں پیش کی جائے کیونکہ قانون سازی کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ علی ظفر کو یقین دلاتا ہوں ترمیم پر بحث ہوگی

اسلام آباد (بیوروریوپٹ) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ 27 ویں آئینی ترمیم حکومت لارہی ہے اور یہ ضرور آئے گی۔ سینیٹ اجلاس میں (بقیہ نمبر 1)

وفاقی وزیر برائے سرمایہ کاری بورڈ قیصر احمد شیخ نے اسلام آباد ترقی کے لیے سرمایہ کاری کی سہولت پر اعلیٰ سطحی ورکشاپ کا اختتام کیا۔

ماحولیاتی تبدیلی کا مقابلہ اجتماعی عزم، عملی اقدامات سے ہی ممکن ہے، فیصل کریم کنڈی

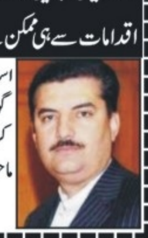

اسلام آباد (این این آئی) گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کہا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی کے چیلنجز (بقیہ نمبر 2)

عالمی ماحولیاتی انصاف پر غفلت باعثِ تشویش ہے، شیری رحمان

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کی نائب صدر سینیٹر شیری رحمان نے برطانوی (بقیہ نمبر 3)

عزت مآب چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس یحییٰ آفریدی نے آج سپریم کورٹ اسلام آباد میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی سبکدوش ہونے والی اور نومنتخب کابینہ سے ملاقات کی

تجارت اور معیشت کیلئے دوست ممالک کا تعاون حاصل ہے، وزیر خزانہ

کراچی، گوادر اور پورٹ قاسم کی بندرگاہوں کو جدید بنانے کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں، بلیو اکانومی پاکستانی معیشت کے لیے گیم چینجر ثابت ہوگی، سینیٹر محمد اورنگزیب

کراچی (این این آئی) وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ پاکستانی معیشت درست سمت میں گامزن ہے، حالیہ سیلاب کی وجہ سے وقتی طور پر معیشت کمزور ہوئی تھی، دنیا کے بہترین معاشی ادارے پاکستان کی بڑھتی معیشت کی تعریف کررہے ہیں، تجارت اور معیشت کے استحکام کے لیے دوست ممالک کا تعاون حاصل ہے، کراچی، گوادر اور پورٹ قاسم کی بندرگاہوں کو جدید بنانے کے لیے اقدامات کیے (بقیہ نمبر 6)

تعلیم محض علم کا حصول نہیں، کردار سازی، مساوات اور سماجی ذمہ داری ہے، سید یوسف رضا گیلانی

والدین کا تعلیم پر اعتماد پاکستان کے مستقبل میں سب سے مضبوط سرمایہ کاری ہے

اسلام آباد (این این آئی) قائم مقام صدر سید یوسف رضا گیلانی نے تعلیم کو قومی ترقی کا محرک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قوت آج پہلے سے کہیں زیادہ متحرک اور بھرپور اہمیت اختیار کرچکی ہے۔ ایوان صدر کے میڈیا ونگ سے منگل کو جاری بیان کے مطابق یہ بات انہوں نے (بقیہ نمبر 4)

27 ویں ترمیم پر بانی سے مشاورت کے بعد ردعمل دیں گے، بیرسٹر گوہر

راولپنڈی (این این آئی) چیئرمین پاکستان تحریک انصاف بیرسٹر گوہر نے (بقیہ نمبر 5)

تحریک انصاف نظریاتی کے نعرہ کرپشن کی سزا موت کو قانون بنایا جائے، اختر اقبال ڈار

عمران خان نے 100 دن میں کرپشن ختم کرنے کا اعلان کیا مگر میگا سکینڈل سامنے آئے، چیئرمین تحریک انصاف نظریاتی

لاہور (این این آئی) تحریک انصاف نظریاتی کے چیئرمین اختر اقبال ڈار نے کہا ہے کہ کرپشن کے کیسوں میں پلی بارگینگ جیسے قانون سے ملزمان کو ریلیف دیا گیا ہے، 30، 40 ارب کی کرپشن کر کے آدھی رقم پلی بارگینگ کے تحت دے کر ملزمان پھر دندناتے پھر رہے ہیں جس سے (بقیہ نمبر 7)

مستقبل کا حصول صرف پائیدار ترقی کے ذریعے ممکن ہے، وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں (بقیہ نمبر 8)

دوحہ: صدر آصف علی زرداری نے قطر کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بن جاسم الثانی سے ملاقات کی۔

تمام مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے پرعزم ہیں، وزیراعظم پاکستان

حکومت تمام مذہبی مقامات کی حفاظت اور خراج عقیدت کیلئے آنے والے زائرین کی رسائی میں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچا رہی ہے، بابا گرونانک دیو جی کا شمار نہ صرف سکھوں کے اکابرین میں ہوتا ہے

بابا گرونانک کی دائمی تعلیمات بشمول انسانیت سے محبت، بے لوث خدمت، بین المذاہب ہم آہنگی نسلوں کو رہنمائی فراہم کر رہی ہے اور ان کا اتحاد و یگانگت اور رواداری کا پیغام ایک پرامن اور انصاف پسند دنیا کو قائم کرنے کے لیے مشعل راہ ہے

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان تمام مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا غیر متزلزل عزم رکھتی ہے، حکومت تمام مذہبی مقامات کی حفاظت اور خراج عقیدت کیلئے آنے والے زائرین کی رسائی میں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچا رہی ہے۔ بابا گرونانک کے 556 یوم ولادت پر اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ بابا گرونانک دیو جی کے 556 یوم ولادت پر میں پاکستان اور دنیا بھر میں بسنے والی سکھ برادری کو پرخلوص اور دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بابا گرونانک دیو جی کا شمار نہ صرف سکھوں کے اکابرین میں ہوتا (بقیہ نمبر 10)

بشریٰ بی بی کی 190 ملین پاؤنڈ کیس میں سزا معطلی کیس جلد سماعت کیلئے مقرر کرنے کی درخواست دائر

اسلام آباد (این این آئی) بانی پی ٹی آئی عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی نے 190 ملین پاؤنڈ کیس میں (بقیہ نمبر 13)

پیپلز پارٹی کے بغیر کوئی بھی ترمیم نہیں ہوسکتی، طلال چوہدری

اسلام آباد (این این آئی) وزیر مملکت برائے داخلہ سینیٹر طلال چوہدری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے بغیر (بقیہ نمبر 12)

شرجیل میمن کی سرکاری گاڑیوں کا ذاتی استعمال کرنے والوں کیخلاف سخت کارروائی کی ہدایت

کراچی (این این آئی) سندھ کے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن نے کہا ہے کہ سرکاری گاڑیوں کے ذاتی (بقیہ نمبر 11)

27 ویں آئینی ترمیم، حتمی بات کرنا قبل از وقت ہوگا، عطا تارڑ

پشاور کے کور کمانڈر ہاؤس پر حملے کا شفاف ٹرائل ہونا چاہیے، جب کوئی جرم سرزد ہوتا ہے تو یہ بات نہیں کہی جاسکتی آپ کس عہدے پر فائز ہیں

لاہور (این این آئی) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطا اللہ تارڑ نے کہا ہے کہ 27 ویں آئینی ترمیم کے حوالے سے بحث چل رہی ہے اس لئے کسی طرح کی حتمی بات کرنا قبل از وقت ہوگا اور قیاس آرائیوں سے بھی گریز کرنا چاہیے، پشاور کے کور کمانڈر ہاؤس پر حملے کا (بقیہ نمبر 14)

سموگ کے پیش نظر اتوار کے روز کمرشل سرگرمیاں مکمل بند کرنے کی تجویز

مارکیٹس رات 10 بجے، ریسٹورنٹس رات گیارہ بجے بند کرنے کے نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کی ہدایت

لاہور (این این آئی) لاہور ہائیکورٹ نے سموگ کے پیش نظر اتوار کے روز کمرشل سرگرمیاں مکمل بند کرنے کی تجویز دے دی، عدالت نے مارکیٹس رات 10 بجے اور ریسٹورنٹس رات گیارہ بجے بند کرنے کے نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کی ہدایت کر دی۔ لاہور ہائیکورٹ کے (بقیہ نمبر 9)

ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم صبح 27 ویں ترمیم لا رہے ہیں، رانا ثناء اللہ

آئین کسی بھی ملک کی مقدس دستاویز ہوتی ہے، حرف آخر نہیں ہوتی، نجی ٹی وی سے گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثناء اللہ نے کہا ہے کہ ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم صبح 27 ویں ترمیم لا رہے ہیں، آئین کسی بھی ملک کی مقدس دستاویز ہوتی ہے تاہم حرف آخر نہیں ہوتی۔ نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئین میں بہتری کیلئے ترامیم کی جاتی ہیں، آئین پاکستان میں 26 ترامیم ہوچکی ہیں، پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت اگر متفق ہو تو آئین میں ترمیم ہوتی ہے، (بقیہ نمبر 29)

لاہور: صوبائی وزیر صنعت و تجارت چوہدری شافع حسین لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں صنعتکاروں سے خطاب کررہے ہیں۔

شہباز شریف نے آصف علی زرداری سے 27 ویں ترمیم پر حمایت مانگی ہے، شازیہ مری

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) رہنما شازیہ مری نے کہا ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف نے صدر آصف علی زرداری اور بلاول بھٹو سے ملاقات میں 27 ویں ترمیم پر حمایت مانگی ہے۔ ایک انٹرویو میں شازیہ مری نے بتایا کہ کافی عرصے سے 27 ویں ترمیم کے حوالے سے قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں، (بقیہ نمبر 30)

اسلام آباد ہائیکورٹ، سلمان اکرم راجہ کی عمران خان سے ملاقات کرانے کی ہدایت

نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی نے عدالت سے جواب جمع کرانے کیلئے وقت مانگ لیا

اسلام آباد: (این این آئی) اسلام آباد ہائیکورٹ نے جیل حکام کو سلمان اکرم راجہ کی بانی پی ٹی آئی عمران خان سے ملاقات کرانے کی ہدایت کر دی۔ اسلام آباد ہائیکورٹ کے جسٹس ارباب محمد طاہر نے بانی پی ٹی آئی کا ایکس اکاؤنٹ بند کرنے کیلئے دائر درخواست پر سماعت کی، عمران خان کے وکیل سلمان اکرم راجہ پیش ہوئے جبکہ بانی پی ٹی آئی کی بہن علیمہ خان بھی عدالت میں موجود تھیں۔ دوران سماعت جیل حکام کی جانب سے رپورٹ عدالت میں (بقیہ نمبر 17)

حکومت خیبر پختونخوا کا 12 نومبر کو امن جرگہ بلانے کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) حکومت خیبر پختونخوا نے 12 نومبر کو امن جرگہ بلانے کا فیصلہ کیا جس کے لیے سیاسی جماعتوں کے سربراہان اور سابق وزرائے اعلیٰ کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی کی زیر صدارت (بقیہ نمبر 16)

وفاقی وزیر برائے بحری امور سے رومانیہ کے سفیر کی ملاقات

ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان میری ٹائم تربیت، سیکیورٹی اور ڈیجیٹل لاجسٹکس میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا

کراچی (این این آئی) وفاقی وزیر برائے بحری امور محمد جنید انور چوہدری سے رومانیہ کے سفیر ڈاکٹر ڈین سٹونیسکو نے کراچی میں ملاقات کی ہے۔ ملاقات میں بندرگاہی تعاون اور تجارتی روابط پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں پاکستان اور رومانیہ کے درمیان کراچی پورٹ اور کانسٹانسا پورٹ کو جوڑنے پر بات چیت کی گئی۔ اس موقع پر جنید انوار چوہدری نے رومانیہ سے میری ٹائم تعاون بڑھانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی بندرگاہیں یورپی منڈیوں (بقیہ نمبر 15)

لاہور: صوبائی وزیر بلدیات ذیشان رفیق لاہور ڈویلپمنٹ پروگرام کے جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں، وزیراعلیٰ کے معاون خصوصی ذیشان ملک اور ڈپٹی کمشنر سید موسیٰ رضا بھی موجود ہیں۔

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کے لاہور ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ترقیاتی منصوبوں کا آغاز

بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر کا مختلف علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں اور واٹر فلٹریشن پلانٹس کا افتتاح

لاہور (این این آئی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کے وژن کے مطابق لاہور ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت صوبائی دارالحکومت میں عوامی فلاح و بہبود کے متعدد ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ این اے 126 اور یوسی 109 میں جاری منصوبوں کے سلسلے میں بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر نے حمزہ پارک وارڈ نمبر 2 میں سیوریج اور پی سی سی کے ترقیاتی کاموں کا باضابطہ افتتاح کیا۔ علاقے کی عوام نے بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر کا پرتپاک استقبال کیا اور ترقیاتی منصوبوں (بقیہ نمبر 18)

آئی جی پنجاب ڈاکٹر عثمان انور فیصل آباد میں انٹیگریٹڈ کمانڈ کنٹرول اینڈ کمیونیکیشن سنٹر (IC) کے دورے کے دوران افسران کو ہدایات دے رہے ہیں۔

مخالفین مریم نواز کے اقدامات کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں، عظمیٰ بخاری

پچھلے سال اکتوبر اور نومبر میں رواں برس سے زیادہ سموگ تھی، اس سال سموگ کے نمبر بہتر ہوئے ہیں، آئندہ برسوں میں مزید بہتر ہونے کا امکان ہے

لاہور (بیوروریوپٹ) صوبائی وزیر اطلاعات عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ مخالفین بھی مریم نواز شریف کے اقدامات کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں۔ صوبائی دارالحکومت کے ڈی جی پی آر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے عظمیٰ بخاری کا کہنا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے عوام سے جو وعدے کیے وہ پورے کر دکھائے، حالیہ سیلاب نے بُرے طریقے سے صوبے کو متاثر کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ متاثرہ علاقوں کا سروے (بقیہ نمبر 19)

انفرادی ٹیکس دہندگان کیلئے آن لائن ریٹرن اور ود ہولڈنگ اسٹیٹمنٹ لازمی قرار دینے کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے انفرادی ٹیکس دہندگان کیلئے آن لائن انکم ٹیکس ریٹرن اور ود ہولڈنگ اسٹیٹمنٹ جمع کروانے کو لازمی قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کیلئے انکم ٹیکس رولز میں ترامیم کی جارہی ہیں۔ ایف بی آر نے انکم ٹیکس رولز 2002ء میں مزید ترامیم کا مسودہ تیار کر کے سٹیک ہولڈرز سے آرا وکیلئے جاری کر دیا ہے۔ نوٹیفکیشن میں بتایا گیا (بقیہ نمبر 31)

ٹیلی کام کمپنیوں کے لیے پاکستان میں ڈیٹا ہوسٹنگ لازمی قرار دینے کا فیصلہ

پی ٹی اے نے نئی سیکیورٹی ریگولیشنز پر اسٹیک ہولڈرز سے آرا بھی طلب کر لیں

کراچی (این این آئی) ٹیلی کام کمپنیوں کے لیے پاکستان میں ڈیٹا ہوسٹنگ لازمی قرار دینے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ پی ٹی اے نے نئی سیکیورٹی ریگولیشنز پر اسٹیک ہولڈرز سے آرا بھی طلب کرلیں۔ لائسنس یافتہ کمپنیوں کیلئے ڈیزاسٹر ریکوری اور بزنس کنٹینی نیوٹی پلان لازمی قرار دے دیا۔ کسی سنگین سائبر واقعے کی رپورٹ 24 گھنٹوں میں پی ٹی اے کو دینا لازمی ہوگا۔ دستاویز کے مطابق ریگولیشنز ٹیلی کام سیکٹر کی سائبر سیکیورٹی مضبوط بنانے کے لیے تیار کیے گئے۔ (بقیہ نمبر 32)

بلاول بھٹو کی ٹوئٹ سے سامنے آنے والی باتیں انتہائی خوفناک ہیں، سلمان اکرم راجا

ہم 27 ویں ترمیم کو رد کرتے ہیں، اس اسمبلی کے استحقاق کو رد کرتے ہیں

راولپنڈی (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے مرکزی رہنما سلمان اکرم راجا نے کہا ہے کہ بلاول بھٹو کی ٹوئٹ سے سامنے آنے والی باتیں انتہائی خوفناک ہیں۔ اڈیالہ جیل کے قریب میڈیا سے گفتگو میں سلمان اکرم راجا نے کہا کہ میری ملاقات سے متعلق اسلام آباد ہائی کورٹ نے خصوصی احکامات دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہائیکورٹ کا آرڈر ایس ایچ او (بقیہ نمبر 20)

علیمہ خان کی گرفتاری پھر ٹل گئی

راولپنڈی (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے بانی چیئرمین عمران خان کی ہمشیرہ علیمہ خان کی گرفتاری ایک مرتبہ پھر ٹل گئی۔ انسدادِ دہشت گردی کی عدالت راولپنڈی کی جانب سے جاری کیے گئے ناقابلِ ضمانت وارنٹ گرفتاری کی تعمیل اڈیالہ جیل کے قریب کرلی گئی۔ (بقیہ نمبر 21)

پی ٹی آئی کا 27 ویں آئینی ترمیم کے خلاف مزاحمت کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) پی ٹی آئی پارلیمانی پارٹی نے 27 ویں آئینی ترمیم کے خلاف مزاحمت کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی سینیٹ میں پارلیمانی پارٹی کا اجلاس اسلام آباد میں ہوا، جس میں عون عباس بپی، اعظم سواتی، فلک ناز چترالی اور فوزیہ ارشد شریک ہوئے۔ بیرسٹر علی ظفر اڈیالہ جیل میں ملاقات کی وجہ سے اجلاس میں نہ پہنچ سکے۔ ذرائع کے مطابق پی ٹی آئی (بقیہ نمبر 25)

ڈھاکہ: وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے بنگلہ دیش کے مشیر برائے امور خارجہ محمد توحید حسین سے ملاقات کی۔

صیہونی جارحیت کے مقابلے میں پاکستان نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، ایرانی سفیر

ایران کے عوام پاکستان کی دوستی اور بھائی چارے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے، رضا امیری مقدم

اسلام آباد (این این آئی) ایران کے سفیر رضا امیری مقدم نے کہا ہے کہ صیہونی جارحیت کے مقابلے میں پاکستان نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، ایران کے عوام پاکستان کی دوستی اور بھائی چارے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ پاک ایران وزارت اطلاعات و نشریات کے درمیان معاہدے کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے ایرانی سفیر نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے تعلقات نئے اور مضبوط مراحل میں داخل ہوچکے ہیں، پاکستان اور ایران کے درمیان بڑھتا (بقیہ نمبر 22)

سکیورٹی فورسز کا قلات میں آپریشن، بھارتی حمایت یافتہ 4 دہشتگرد جہنم واصل

ارض وطن کی حفاظت کے غیر متزلزل عزم میں مجھ سمیت پوری قوم افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، وزیراعظم

راولپنڈی (بیوروریوپٹ) سکیورٹی فورسز نے قلات میں آپریشن کر کے بھارتی حمایت یافتہ 4 دہشت گردوں کو جہنم واصل کر دیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق بلوچستان کے ضلع قلات میں دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع پر آپریشن کیا گیا، سکیورٹی فورسز نے دہشت گردوں کے ٹھکانے کو مؤثر انداز میں نشانہ بنایا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق فائرنگ کے تبادلے میں بھارتی پراکسی (بقیہ نمبر 33)

لاہور: صوبائی وزیر ہاؤسنگ بلال یاسین، کامران بارہ دری کی توسیع اور اپ گریڈیشن منصوبے بارے اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

27 ویں ترمیم پر بلاول بھٹو نے جو لکھا ہے وہ آئین کو ختم کرنے کے مترادف ہے، سینیٹر علی ظفر

دہشت گردی ہم سب کا مسئلہ ہے، دہشت گردی ختم کرنے سے متعلق مؤقف مختلف ہوسکتے ہیں

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان تحریکِ انصاف کے سینیٹر علی ظفر نے کہا ہے کہ آئین کو گولیوں سے تو آپ مار نہیں سکتے، 27 ویں ترمیم پر بلاول بھٹو نے جو لکھا ہے وہ آئین کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ میڈیا سے گفتگو کے دوران سینیٹر علی ظفر نے کہا کہ حکومت والوں سے جب پوچھا جاتا رہا، وہ اس پر خاموش تھے، حکومت والوں کو یا تو پتہ نہیں ترمیم آ رہی ہے یا ان کو (بقیہ نمبر 24)

جن لوگوں نے شاہ محمود سے ملاقات کی وہ بھگوڑے ہیں اس کی کوئی اہمیت نہیں، حامد خان

راولپنڈی (این این آئی) رہنما پی ٹی آئی حامد خان نے کہا کہ ہم نے چھبیسویں ترمیم قبول نہیں کی تو 27 ویں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سب کو پتا ہے یہ کون کروا رہا ہے باقی تو سب کھلونے ہیں، جس کے پاس طاقت ہوتی ہے اسی کے (بقیہ نمبر 23)

غیر قانونی تعمیر کی اجازت دینے کا کیس، ایس بی سی اے افسر سمیت 13 ملزمان کی ضمانت مسترد

کراچی (این این آئی) صوبائی اینٹی کرپشن عدالت نے لیاری نیا آباد میں بلڈنگ کی غیر قانونی تعمیر کرنے کی اجازت دینے کے مقدمے میں سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے افسر سمیت 13 ملزمان کی ضمانت مسترد کر دی۔ منگل کو صوبائی اینٹی کرپشن کی عدالت کے روبرو لیاری (بقیہ نمبر 27)

پاکستان نے درآمدی ایل این جی سے متعلق قطری حکام کو آئندہ سال کی طلب کا پلان دے دیا

قطری حکام 31 دسمبر تک جواب دیں گے، ذرائع وزارت پٹرولیم

اسلام آباد (این این آئی) قطر سے درآمدی ایل این جی سرپلس ہونے کے معاملے میں پاکستان نے قطری حکام کو آئندہ سال کی طلب کا پلان دے دیا۔ ذرائع وزارت پیٹرولیم کے مطابق پاکستان نے 2026ء کیلئے 29 کارگوز موخر کرنے کی تجویز پیش کی ہے، قطری حکام نے 31 دسمبر تک پاکستان کی تجویز کا جواب دینا ہے۔ حکام کے مطابق معاہدے کے تحت پاکستان قطر سے سالانہ 108 کارگوز منگواتا ہے، ذرائع وزارت پیٹرولیم کے مطابق پاور سیکٹر کی طلب (بقیہ نمبر 26)

پنجاب میں 500 کے وی اے سے زائد استعمال کرنے پر بجلی ڈیوٹی عائد کرنے کا فیصلہ

پنجاب اسمبلی نے کمیٹی کو بھیجے بغیر بل منظور کرلیا، فنانس ایکٹ میں ترامیم کے بعد حتمی منظوری گورنر دیں گے

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت نے 500 کے وی اے سے زائد بجلی استعمال کرنے والے صارفین پر بجلی ڈیوٹی عائد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ پنجاب فنانس ترمیمی بل 2025ء صوبائی اسمبلی سے کمیٹی کو بھیجے بغیر ہی منظور کرلیا گیا ہے۔ جس کے مطابق 500 کے وی اے سے زائد بجلی استعمال کرنے والے صنعتی و کمرشل صارفین پر بجلی ڈیوٹی لاگو ہو گی۔ بل کے متن (بقیہ نمبر 34)

راولپنڈی، نانبائیوں کا 5 نومبر سے تندور غیر معینہ مدت کیلئے بند کرنے کا اعلان

راولپنڈی (این این آئی) نانبائی ایسوسی ایشن نے 5 نومبر سے تندور غیر معینہ مدت کیلئے بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق راولپنڈی میں نانبائی ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے 5 نومبر سے تندور غیر معینہ مدت کیلئے بند کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ (بقیہ نمبر 35)

پیرا فورس کے بجٹ منظوری کے اختیارات ڈائریکٹر جنرل کو تفویض

بجٹ پیرا کی سالانہ میٹنگ میں منظور ہوا کریگا، پہلے اجازت حکومت سے لینا لازم تھی

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت کا پیرا فورس کو خودمختار بنانے کی جانب ایک اور قدم، پنجاب انفورسمنٹ اینڈ ریگولیشنز اتھارٹی کے بجٹ منظوری کے اختیارات ڈائریکٹر جنرل کو تفویض کر دیئے گئے۔ تفصیلات کے مطابق پیرا فورس کا بجٹ پیرا کی سالانہ میٹنگ میں (بقیہ نمبر 37)

سپریم کورٹ کا نان نفقہ عدم ادائیگی کیس میں خاتون کو فوری ادائیگی کا حکم

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ نے نان نفقہ عدم ادائیگی کیس میں متاثرہ خاتون کو فوری نان نفقہ ادائیگی کا حکم دیا۔ سپریم کورٹ (بقیہ نمبر 36)

چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، پیپلز پارٹی آزاد جموں و کشمیر کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس کررہے ہیں۔

کوئی بزدلانہ حملہ جعفر ایکسپریس کو بند نہیں کروا سکے گا، محمد حنیف عباسی

ریلویز پولیس میں 1500 افسران، ملازمین کے بھرتی کا عمل نہایت ہی شفافیت، میرٹ کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا ہے

لاہور (این این آئی) وفاقی وزیر ریلویز محمد حنیف عباسی نے کہا ہے کہ ریلویز پولیس میں موجودہ اور جاری کل 1500 افسران اور ملازمین کے بھرتی کا عمل نہایت ہی شفافیت اور میرٹ کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا ہے، پاکستان ریلویز کی بقا کے لئے ابتک ریلویز پولیس کے 37 جوانوں نے جام شہادت نوش فرمایا اور ان میں سے چند شہداء قائد اعظم/پاکستان پولیس میڈل کے حامل بھی ہو چکے ہیں، ان سب کی قربانیوں (بقیہ نمبر 28)

سرحد پار سے دہشت گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا، بیرسٹر دانیال چوہدری

پاکستان اور افغانستان کے درمیان معاملات طے ہوں مگر دوست ممالک ترکی اور قطر نے امن کے لئے مثبت کردار ادا کیا

اسلام آباد (این این آئی) پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات ونشریات بیرسٹر دانیال چوہدری نے کہا ہے کہ سرحد پار سے دہشت گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ایک انٹرویو میں پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات ونشریات بیرسٹر دانیال چوہدری نے کہا کہ بھارتی ہینڈلرز نہیں چاہتے تھے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان معاملات طے ہوں مگر دوست ممالک ترکی اور قطر نے امن کے لئے مثبت کردار ادا کیا۔

ای چالان کے بعد سڑکوں پر کافی نظم وضبط آیا ہے، ڈی آئی جی ٹریفک کراچی کا دعویٰ

لوگ اسٹاپ لائن پر رک رہے ہیں، 90 فیصد سے زائد سیٹ بیلٹ کا استعمال کیا جارہا ہے، سگنل توڑنے کا سلسلہ رک گیا ہے، پیر محمد شاہ

کراچی (این این آئی) ڈپٹی انسپکٹر جنرل ٹریفک کراچی پیر محمد شاہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ای چالان کے بعد سڑکوں پر کافی نظم وضبط آیا ہے، بہت سے لوگ ہیلمٹ استعمال کررہے ہیں، لوگ اسٹاپ لائن پر رک رہے ہیں، 90 فیصد سے زائد سیٹ بیلٹ کا استعمال کیا جارہا ہے، سگنل توڑنے کا سلسلہ رک گیا ہے۔ ایک انٹرویو میں ڈی آئی جی ٹریفک کراچی پیر محمد شاہ نے کہا کہ ای چالان کے نفاذ کے بعد سڑکوں پر کافی نظم وضبط آیا ہے، اکثر لوگ ہیلمٹ استعمال کررہے ہیں، لوگ ازخود اسٹاپ لائن پر رک رہے ہیں، 90 فیصد سے زائد لوگ سیٹ بیلٹ استعمال کررہے ہیں، سگنل توڑنے کا سلسلہ رک گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ مسائل برقرار ہیں مگر ایک نیا نظام ہے جس میں وقت کے ساتھ بہتری آئے گی۔

ملک کے مختلف شہروں میں دھند کے باعث حدِ نگاہ کم، متعدد پروازوں کو منسوخی اور تاخیر کا سامنا رہا

اسلام آباد/ لاہور/ فیصل آباد/ ملتان (این این آئی) ملک کے مختلف شہروں لاہور، اسلام آباد، سیالکوٹ، فیصل آباد اور ملتان ایئرپورٹس پر دھند کے باعث حدِ نگاہ کم کے نتیجے میں متعدد فلائٹس تاخیر کا شکار ہوئیں۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق انتظامی معاملات کے سبب 2 پروازیں منسوخ، 34 میں تاخیر کا شکار ہوئیں۔ لاہور اور اسلام آباد ایئرپورٹس سے روانگی کی 15 پروازوں میں تاخیر ہوئی ہے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سیکرٹریز کمیٹی کے اجلاس میں بھاگ ناڑی میں شہید ہونے والے انسپکٹر لطف علی کھوسہ کے ایصال ثواب کیلئے دعا کی جارہی ہے۔

ماں کے عاشق کو قتل کرنے کے جرم میں قید مہک بخاری کی سزا کم کردی گئی

لندن کی اپیل کورٹ کے تین رکنی بنچ نے مہک بخاری کی سزا 31 سال 8 ماہ سے گھٹا کر 26 سال 285 دن کردی

لندن (این این آئی) برطانیہ کی عدالت نے پاکستانی نژاد مشہور ٹک ٹاک وانفلوئنسر مہک بخاری کی دوہرے قتل کی سزا میں تقریباً پانچ سال کی کمی کردی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق مہک بخاری کو اپنی ماں کے عاشق ثاقب حسین اور اس کے دوست ہاشم اعجاز الدین کے قتل پر عمر قید سنائی گئی تھی، انہیں مجموعی طور پر 31 سال سے زائد کی سزا سنائی گئی تھی۔ مہک بخاری نے خود کو زیادہ سزا سنائے جانے کے خلاف اپیل دائر کی تھی جس پر عدالت نے انہیں ریلیف دے دیا۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے مطابق لندن کی اپیل کورٹ کے تین رکنی بنچ نے مہک بخاری کی سزا 31 سال 8 ماہ سے گھٹا کر 26 سال 285 دن کر دی۔ عدالت نے کہا کہ سزا سنانے والے جج نے مجرم کی کم عمری (22 سال) اور ناپختگی کا خیال نہیں رکھا اور انہیں زیادہ سزا سنائی، جس پر انہیں ریلیف ملنا چاہیے۔

کوئٹہ میں موبائل انٹرنیٹ ڈیٹا سروس معطل

کوئٹہ (این این آئی) حکومت بلوچستان میں کوئٹہ میں موبائل انٹرنیٹ ڈیٹا سروس معطل کردی۔ محکمہ داخلہ بلوچستان کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا کہ موبائل فون ڈیٹا سروس امن وامان کی صورتحال کے باعث 24 گھنٹے کے لیے بند کی گئی۔ محکمہ داخلہ بلوچستان کے مطابق موبائل فون ڈیٹا سروس رات 12 بجے تک بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا، ڈیٹا سروس بند ہونے سے طلبا، کاروباری حضرات، آن لائن خدمات سرانجام دینے والے صارفین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

پاکستان کے نوجوان ہماری سب سے بڑی طاقت اور ایک ترقی پسند مستقبل کی امید ہیں، شازیہ مری

پارٹی چیئرمین بلاول بھٹو زرداری سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا روشن مستقبل نوجوانوں کے بااختیار ہونے میں ہے

اسلام آباد (این این آئی) مرکزی ترجمان پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز شازیہ مری نے کہا ہے کہ پاکستان کے نوجوان ہماری سب سے بڑی طاقت اور ایک ترقی پسند مستقبل کی امید ہیں، پارٹی چیئرمین بلاول بھٹو زرداری سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا روشن مستقبل نوجوانوں کے بااختیار ہونے میں ہے، پیپلز پارٹی کا وژن ہے کہ نوجوانوں کو حکمرانی اور ترقی کا شراکت دار بنایا جائے، تماشائی نہیں۔

معدنیات کا شعبہ پاکستان کے اقتصادی مستقبل میں گیم چینجر ثابت ہوسکتا ہے، خادم حسین

معدنیات کے شعبے میں غیر ملکی شراکت داری کی منصوبہ بندی کی جائے، رکن بورڈ آف ڈائریکٹر پاکستان سٹون ڈویلپمنٹ کمپنی

لاہور (این این آئی) فاؤنڈرز گروپ کے سرگرم رکن، پاکستان سٹون ڈویلپمنٹ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے رکن، سینئر نائب صدر فیروز پور روڈ بورڈ اور سابق ممبر لاہور چیمبر آف کامرس خادم حسین نے حکومت پر زور دیا ہے کہ ملکی معیشت کو مستحکم کرنے اور برآمدات میں اضافہ کرنے کے لیے معدنیات کے شعبے پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے، پاکستان میں قیمتی معدنی وسائل کی کثرت کے باوجود یہ شعبہ سالوں نظر انداز رہا جس کے باعث قومی خزانے کو سالانہ اربوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں تانبے، سونا، کرومائیٹ، کوئلہ، جپسم، سنگِ مرمر، لائم اسٹون اور دیگر قیمتی معدنیات کے وسیع ذخائر موجود ہیں لیکن تحقیق، جدید ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے فقدان کے باعث ان وسائل سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جاسکا۔ اگر حکومت معدنیات کے شعبے کو ترجیحی بنیادوں پر ترقی دے تو نہ صرف مقامی صنعت کو خام مال کی سستے داموں فراہمی ممکن ہوگی

نشتر کالونی میں تیز رفتار ڈمپر کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار جاں بحق

لاہور (این این آئی) نشتر کالونی کے قریب فیروز پور روڈ پر ڈمپر کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار جاں بحق ہوگیا۔ حادثے کی اطلاع پر پولیس اور ریسکیو ٹیمیں بھی موقع پر پہنچ گئیں، موٹر سائیکل سوار کی لاش کو ضروری کارروائی کے لئے ہسپتال منتقل کردیا گیا۔ پولیس حکام نے بتایا کہ حادثہ تیز رفتاری کے باعث ہوا، ڈمپر کے ڈرائیور کے خلاف کارروائی شروع کردی گئی۔

ایف بی آر میں اصلاحات صرف کاغذوں تک محدود ہے، ٹیکس ایڈوائزرز ایسوسی ایشن

محکمے کے اپنے نظام میں کمزوریاں، لیکجز ہیں، استعداد کار بڑھانے کی ضرورت ہے، سینئر ممبر امانت بشیر

لاہور (این این آئی) پاکستان ٹیکس ایڈوائزرز ایسوسی ایشن کے سینئر ممبر چودھری امانت بشیر نے کہا ہے کہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی اصلاحات صرف کاغذوں تک محدود ہے، پاکستان میں ٹیکس کا نظام دولت کی تقسیم کے بجائے دولت کے ارتکاز کو بڑھا رہا ہے جو معاشی عدم توازن کو مزید گہرا کر رہا ہے۔ اپنے دفتر میں ملاقات کے لئے آنے والے ٹیکس بار کے نمائندہ وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب تک ٹیکس وصولی میں شفافیت اور مساوات کو یقینی نہیں بنایا جاتا پاکستان میں مالی انصاف کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا، ایف بی آر کی اپنی استعداد کار بڑھانے کی ضرورت ہے، محکمے کے اپنے نظام میں کمزوریاں اور لیکجز ہیں، لوگ ٹیکس دینے کی بجائے اس محکمے سے جڑنے میں خوف محسوس کرتے ہیں۔

پتوکی نئے سنگل فیز بجلی میٹروں کی قلت برقرار

پتوکی (این این آئی) پتوکی نئے سنگل فیز بجلی میٹروں کی قلت برقرار شہریوں کے 2 ہزار کے قریب ڈیمانڈ نوٹس لیسکو افسران، ملازمین نے ردی کی ٹوکری کی نظر کردیئے شہریوں کا لیسکو کیخلاف احتجاج بجلی میٹروں کی فوری فراہمی کا مطالبہ۔ لیسکو پھولنگر ڈویژن کے سب ڈویژنل دفاتروں میں بجلی میٹروں کی قلت بڑھ گئی شہریوں نے ہزاروں روپے خرچ کرکے ایک، دو، تین ماہ سے بجلی نئے میٹر کنکشن کیلئے 2 ہزار کے قریب ڈیمانڈ نوٹس جمع کروائے۔

لاہور: لاہور پریس کلب اور ہیمل فارسوٹیکل کے زیر اہتمام بریسٹ کینسر سے متعلق آگاہی واک کی جارہی ہے۔

ٹی ایل پی پر پابندی لگنا اچھی بات ہے، پی ٹی آئی کی موجودہ لیڈرشپ نابالغ ہے: فواد چوہدری

قومی معاملات میں سنجیدگی ضروری ہے، خواجہ آصف پنجابی فلموں میں کام کرکے بڑھکیں مارلیں، پی ٹی آئی رہنما

لاہور (این این آئی) سابق وفاقی وزیر فواد چودھری نے کہا ہے کہ ٹی ایل پی پر ایک پرتشدد گروہ ہے اس پر پابندی لگانا درست فیصلہ ہے، پی ٹی آئی کی موجودہ لیڈرشپ نابالغ ہے، پارٹی چند ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جیسے بندر کے ہاتھ ماچس آجائے، قومی معاملات میں سنجیدگی ضروری ہے، خواجہ آصف پنجابی فلموں میں کام کرکے بڑھکیں مار لیں۔ کل پھر وزیراعلی کے پی کو جیل میں بانی پی ٹی آئی سے ملاقات نہیں کرنے دی گئی۔

سکیورٹی کا مسئلہ ختم ہوگیا؛ وزیراعلیٰ سندھ کی گھوٹکی۔ کندھکوٹ پل پر کام کی رفتار بڑھانے کی ہدایت

یہ پل نہ صرف سندھ بلکہ پنجاب اور بلوچستان کے درمیان معیشت کے لیے بھی اہم ہے، مراد علی شاہ

کراچی (این این آئی) وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے گھوٹکی۔ کندھکوٹ پل پر کام کی رفتار بڑھانے کی ہدایات جاری کردیں۔ تفصیلات کے مطابق گھوٹکی، کندھ کوٹ پل کی پیش رفت سے متعلق اجلاس وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی صدارت میں ہوا، جس میں سینئر وزیر شرجیل انعام میمن، معاون خصوصی سید قاسم نوید، چیف سیکریٹری سید آصف حیدر شاہ، پرنسپل سیکرٹری آغا واصف، سیکرٹری خزانہ فیاض جتوئی، سیکریٹری ورکس نواز سوہو، سیکریٹری ٹرانسپورٹ اسد ضامن، پروفیسر سروش لودھی اور دیگر شریک ہوئے۔ وزیراعلیٰ سندھ نے کہا کہ ایک مہینے کے دوران گھوٹکی۔ کندھ کوٹ پل کے حوالے سے 5 اجلاس کیے جاچکے ہیں۔ تکنیکی طور پر نومبر تا جون تک کا عرصہ وہ وقت ہے جب دریا میں پانی کی سطح کم ہوجاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں نومبر سے جون تک تیزی کے ساتھ کام جاری رہے

برائلر گوشت کی قیمت مستحکم، فارمی انڈے مہنگے

لاہور (این این آئی) شہر میں پرچون سطح پر فی کلو برائلر گوشت کی قیمت 432 روپے، زندہ برائلر مرغی کی قیمت 298 روپے فی کلو پر مستحکم جبکہ فارمی انڈوں کی قیمت مزید ایک روپے اضافے سے 337 روپے فی درجن کی سطح پر رہی۔ اوپن مارکیٹوں میں بعض مقامات پر دکانداروں نے برائلر گوشت سرکاری نرخنامے سے 20 سے 25 روپے کلو زائد قیمت پر فروخت کیا۔

سوئی ناردرن کمپنی کو چندروز میں 4 لاکھ درخواستیں موصول

اسلام آباد (این این آئی) گیس کنکشن کھلتے ہی چند روز میں 4 لاکھ درخواستوں موصول ہوگئیں۔ ذرائع سوئی ناردرن گیس کمپنی کے مطابق مختلف ریجنز میں سروے کے لیے اسٹاف کم پڑگیا، اتنی بڑی تعداد میں درخواستیں آئی ہیں کنکشن فراہمی میں وقت لگے گا۔ حکام نے بتایا کہ نئے کنکشن کب لگیں گے ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں ہوا، پہلے مرحلے میں درخواستوں پر صرف سروے ہوں گے۔ حکام کے مطابق پہلے آئیے پہلے پائیے کی پالیسی پر عمل ہوگا۔

صوبائی وزیر سردار عبدالرحمن کھیتران سے مسلم لیگ (ن) کی رکن قومی اسمبلی اختر بی بی ملاقات کررہی ہیں

بریسٹ کینسر صرف ایک طبی مسئلہ نہیں بلکہ ایک سماجی ذمہ داری بھی ہے، سارہ احمد

مرض کی روک تھام، بروقت تشخیص اور علاج کے بارے میں آگاہی نہایت ضروری ہے، خطاب

لاہور (این این آئی) چیئرپرسن چائلڈ پروٹیکشن بیورو ورکن صوبائی اسمبلی پنجاب سارہ احمد نے فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی میں منعقدہ بریسٹ کینسر اسکریننگ ڈرائیو میں بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ اسکریننگ ڈرائیو کا انعقاد فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی کی جانب سے کیا گیا، جس میں بریسٹ کینسر اور اسکریننگ کی اہمیت سے متعلق آگاہی فراہم کی گئی۔ ڈرائیو کے اغراض ومقاصد پر تفصیلی بریفنگ دی۔

پشاور: گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی سے وزیراعلیٰ محمد سہیل آفریدی ملاقات کررہے ہیں۔

پاکستان کی بھارتی چینل ریپبلک ٹی وی کے گمراہ کن اور بے بنیاد دعوؤں کی سختی سے تردید

پاکستان کے خلاف من گھڑت خبریں پھیلانا بھارتی میڈیا کا معمول بن چکا ہے، وزارت اطلاعات ونشریات

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان کی وزارتِ اطلاعات ونشریات نے بھارتی چینل ریپبلک ٹی وی کے گمراہ کن اور بے بنیاد دعوؤں کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف من گھڑت خبریں پھیلانا بھارتی میڈیا کا معمول بن چکا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق بھارتی چینل نے دعویٰ کیا تھا کہ پاکستان مبینہ طور پر مغربی ممالک اور اسرائیل کی نگرانی میں 20 ہزار فوجی غزہ بھیجنے کی تیاری کررہا ہے، جب کہ اس کے ساتھ یہ مضحکہ خیز دعویٰ بھی کیا گیا کہ پاکستان نے اپنے پاسپورٹ سے "اسرائیل کے لیے ناقابلِ استعمال" کی شق ختم کر دی ہے تاہم، وزارتِ خارجہ پاکستان کی جانب سے جاری کردہ وضاحتی بیان میں واضح کیا گیا کہ یہ تمام دعوے سراسر جھوٹے ہیں۔ پاکستانی پاسپورٹ پر اب بھی واضح طور پر درج ہے کہ یہ پاسپورٹ اسرائیل کے علاوہ تمام ممالک کے لیے قابلِ استعمال ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ پاکستان کا اسرائیل سے متعلق مؤقف بالکل دو ٹوک اور غیر متزلزل ہے، نہ پاکستان نے کبھی اسرائیل کو تسلیم کیا ہے۔

مسلم لیگ (ن) نے عوام سے کیے گئے وعدے پورے کردکھائے، شہزاد نذیر سندھو

مریم نواز کی خصوصی دلچسپی، عملی کوششوں سے صوبے میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار میں نمایاں تیزی آئی

راولپنڈی (این این آئی) چیئرمین پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی ومسلم لیگی رہنما چودھری شہزاد نذیر سندھو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) نے عوام سے کیے گئے وعدے پورے کردکھائے ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی خصوصی دلچسپی اور عملی کوششوں سے صوبے میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار میں نمایاں تیزی آئی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہماری اولین ترجیح عوام کے بنیادی مسائل کا حل اور سہولیات کی فراہمی ہے۔ صاف پانی، بہتر سڑکیں اور صحت مند ماحول کی فراہمی ممکن بنارہے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) عوامی خدمت کی سیاست پر یقین رکھتی ہے جبکہ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں لاہور سمیت صوبے بھر کو ایک جدید اور خوشحال بنانے کا عمل جاری ہے۔ صاف پانی کی فراہمی، بہتر سڑکوں کی تعمیر اور صحت مند ماحول کی فراہمی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات عوامی خدمت کی اعلیٰ مثال ہیں۔ آخر میں شہزاد نذیر سندھو نے کہا کہ اگر افغان سرزمین پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے لیے استعمال ہوئی تو پاکستان ہر قیمت پر جواب دے گا۔

لاہور: گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان غازی علم دین شہید کے عرس کے موقع پر مزار پر چادر پوشی کے بعد فاتحہ خوانی کررہے ہیں۔

پاکستان کی ترقی کیلئے فوری طور پر سیاسی استحکام لانا ضروری ہے، رانا جاوید عمر

عوام کے حقیقی لیڈر عمران خان کو رہا کیا جائے، قوم کو ان کا چوری شدہ مینڈیٹ واپس دیا جائے

راولپنڈی (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما رانا جاوید عمر نے کہا ہے کہ پاکستان کی ترقی اور معیشت کی بحالی کے لیے فوری طور پر سیاسی استحکام لانا ضروری ہے، عوام کے حقیقی لیڈر عمران خان کو رہا کیا جائے اور قوم کو ان کا چوری شدہ مینڈیٹ واپس دیا جائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ جمہوریت عوام کی طاقت سے وجود میں آتی ہے، کسی دوسری طاقت سے قائم ہونے والی جمہوریت حقیقی نہیں ہوسکتی، ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے انصاف کی حکمرانی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی آواز دبائی جارہی ہے، پہلے عوام کے ووٹ پر ڈاکا ڈالا گیا، اب طاقت کے زور پر عوام مخالف فیصلے کیے جارہے ہیں، ملک میں افراتفری کی فضا قائم ہے، ایسے حالات میں عوامی رائے کو دبانا درست نہیں کیونکہ یہ وقت عوام دشمن فیصلے کرنے کا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم عمران خان کے ساتھ ہے لیکن انہیں گزشتہ دو برس سے زائد عرصے سے ناحق قید میں رکھا گیا ہے۔

لاہور: صوبائی وزیر اقلیتی امور رمیش سنگھ اروڑہ، دیوالی کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کے ہمراہ ایک کاٹ رہے ہیں۔

صوبے میں بغیر نمبر پلیٹ چلنے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، غلام نبی میمن

آئی جی سندھ کی زیر صدارت "فیس لیس ای ٹکٹنگ سسٹم" کی کارکردگی سے متعلق پہلا جائزہ اجلاس

کراچی (این این آئی) آئی جی سندھ غلام نبی میمن نے ہدایات دی ہیں کہ صوبے میں بغیر نمبر پلیٹ چلنے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، منفی پروپیگنڈہ اور تاثر کو فیس لیس ای ٹکٹنگ سہولت کو کامیاب بناکر جواب دیں گے۔ آئی جی سندھ غلام نبی میمن کی زیر صدارت فیس لیس ای ٹکٹنگ سسٹم کی کارکردگی سے متعلق پہلا جائزہ اجلاس گزشتہ روز سینٹرل پولیس آفس کراچی میں منعقدہ ہوا۔ اجلاس میں ایڈیشنل آئی جیز، ویلفیئر، ٹریننگ، ڈی جی سیف سٹی، ڈی آئی جیز کرائم اینڈ انویسٹی گیشنز، اسٹبلشمنٹ، ہیڈکواٹرز، ٹریفک کراچی، آئی ٹی، ایڈمن کراچی، ڈرائیونگ لائسنس، فائنانس اور دیگر اے آئی جیز نے شرکت کی۔ اجلاس کے شرکا کو ڈی آئی جی ٹریفک کراچی نے شہر میں فیس لیس ای ٹکٹنگ سہولت اور اسکے مختلف امور و اقدامات پر تفصیلی بریفنگ دی۔ ڈی آئی جی ٹریفک پیر محمد شاہ نے کہا کہ 27 اکتوبر سے کراچی میں فیس لیس ای ٹکٹنگ سہولت کا باقاعدہ نفاذ کیا جاچکا ہے۔

بینکوں اور ماہرین نے "اے ٹی ایم کیش ٹریپنگ" فراڈ سے شہریوں کو خبردار کردیا

بینکوں کو اپنی اے ٹی ایم مشینوں پر "اینٹی کیش ٹریپنگ" ڈیوائسز انسٹال کرنی چاہیں

کراچی (این این آئی) بینکوں اور ماہرین نے اے ٹی ایم کیش ٹریپنگ فراڈ سے شہریوں کو خبردار کیا ہے۔ اے ٹی ایم کیش ٹریپنگ کے ذریعے اسکیمرز کیش سلاٹ کو روکتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ مشین نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جعلساز گروہ رقم نکلنے والے حصے کو بلاک کر دیتے ہیں تاکہ شہریوں کی رقم باہر نہ نکل سکے۔ اے ٹی ایم استعمال کرنے والے کے پیسے ان کے اندر پھنس کر رہ جاتے ہیں اور اے ٹی ایم استعمال کرنے والے شخص کے چلے جانے کے بعد اسکیمرز پیسے نکال لیتے ہیں۔ اے ٹی ایم کیش ٹریپنگ ایک طریقہ ہے جسے سائبر کرمنلز اے ٹی ایم پر استعمال کرتے ہیں۔ سائبر کرمنلز مخصوص ڈیوائسز کے ذریعے صارفین کی نقد رقم کو پھنساتے اور بعد ازاں اسے ہتھیا لیتے ہیں۔ ملزمان اے ٹی ایم کے اندر ایک ڈیوائس داخل کرتے ہیں جو کیش ڈسپنسر کی طرف سے صارفین کو الاٹ کی گئی نقد رقم کو پھنساتی ہے۔ اس طریقہ واردات میں استعمال ہونے والا آلہ عام طور پر "گلو ٹریپ" کہلاتا ہے

کراچی: ڈپٹی میئر کراچی سلمان عبداللہ مرادٹی کونسل کے اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

کراچی پولیس چیف سے پاکستان سکھ کونسل کے وفد کی ملاقات

بابا گرونانک جی کے 556ویں جنم دن کی تقریبات کے موقع پر سیکیورٹی، ٹریفک اور انتظامی امور کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ

کراچی (این این آئی) ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو سے پاکستان سکھ کونسل کے پیٹرن اِن چیف سردار رمیش سنگھ کی قیادت میں 4 رکنی وفد نے کراچی پولیس آفس میں ملاقات کی۔ اس موقع پر صدر گرونانک دربار کراچی سریش پسوانی، جواہر لال اور اور دیپک سنگھ بھی موجود تھے۔ ملاقات میں بابا گرونانک جی کے 556ویں جنم دن کی تقریبات کے موقع پر سیکیورٹی، ٹریفک اور انتظامی امور کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ پولیس چیف نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ تمام زائرین، شرکا اور مذہبی مقامات کی حفاظت کے لیے فول پروف سیکیورٹی اقدامات کو ہر سطح پر یقینی بنایا جائے گا۔ آخر میں وفد نے ایڈیشنل آئی جی کراچی کو تحائف پیش کئے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

افغانستان کی سلامتی وخودمختاری کی ضمانت بھارت نہیں دے سکتا، طلال چوہدری

افغانستان کا امن پاکستان کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور پاکستان چاہتا ہے کہ کسی کی بھی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہو

اسلام آباد (این این آئی) وزیر مملکت برائے امور داخلہ طلال چوہدری نے پاک، افغان طالبان مذاکرات کے مشترکہ اعلامیہ پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے اصولی موقف کی جیت ہوئی ہے، افغانستان کی سلامتی وخودمختاری کی ضمانت بھارت نہیں دے سکتا۔ ایک انٹرویو میں طلال چوہدری نے امید ظاہر کی کہ چیزیں مثبت طریقے سے آگے بڑھیں گی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کا امن پاکستان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

لاہور ہائیکورٹ، نجی کارساز کمپنی کیخلاف مسابقتی کمیشن کی انکوائری درست قرار

لاہور (این این آئی) لاہور ہائیکورٹ نے کار بنانے والی نجی کمپنی کے خلاف مسابقتی کمیشن کی انکوائری درست قرار دے دی۔ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس راحیل کامران نے نجی کمپنی کی درخواست پر فیصلہ جاری کر دیا، مسابقتی کمیشن پاکستان کی جانب سے بیرسٹر اسد اللہ چٹھہ نے عدالت میں دلائل دیئے۔ عدالتی فیصلے میں کہا گیا ہے کہ مسابقتی کمیشن پاکستان کے پاس معلومات طلب کرنے اور انکوائری شروع کرنے کا مکمل اختیار ہے،

جہاں پاراچنار حملہ ہوا وہ راستہ دوسرے ملک سے آتا ہے، اپنا دشمن پہچانیں، جسٹس مسرت ہلالی

عدالت نے پاراچنار حملے میں گرفتار ملزم کو وکیل کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے سماعت ملتوی کردی

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ کی جسٹس مسرت ہلالی نے کیس کی سماعت کے دوران مکالمہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جہاں پاراچنار حملہ ہوا وہ راستہ دوسرے ملک سے آتا ہے، اپنا دشمن پہچانیں۔ پاراچنار قافلے پر حملے کے دوران گرفتار ملزم کی درخواست ضمانت پر سماعت سپریم کورٹ میں جسٹس مسرت ہلالی اور جسٹس صلاح الدین پنہور پر مشتمل 2 رکنی بینچ نے سماعت کی۔ دورانِ سماعت سی ٹی ڈی کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ واقعے میں 37 افراد جاں بحق، 88 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ جسٹس مسرت ہلالی نے استفسار کیا کہ اس واقعے میں ایک ہی بندے کی شناخت ہوئی ہے کیا؟ جو حملہ کرنے پہاڑوں سے آئے تھے، ان میں سے کوئی گرفتار نہیں ہوا؟۔ وکیل نے جواب دیا کہ ان میں سے 9 لوگوں کی ضمانت سپریم کورٹ نے خارج کی ہے۔

کراچی: آئی جی سندھ غلام نبی میمن فیس لیس ای ٹکٹنگ سسٹم کی کارکردگی سے متعلق پہلے جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

لکی مروت میں ٹیلیفون ایکسچینج کی عمارت دھماکے سے تباہ

مسلح افراد چوکیدار سے اسلحہ چھین کر فرار ہوگئے، پولیس

لکی مروت (این این آئی) لکی مروت میں دہشتگردوں نے ٹیلیفون ایکسچینج کو بارودی مواد سے اڑا دیا۔ ایکسچینج کی عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ٹیلیفون ایکسچینج کی عمارت تھانہ سرائے نورنگ کے علاقے شاہ طورہ تختی خیل میں واقع ہے۔ پولیس کے مطابق گزشتہ رات مسلح افراد نے اچانک ایکسچینج پر دھاوا بول دیا اور چوکیدار کو یرغمال بنالیا۔ بعد میں مسلح افراد نے بارودی مواد لگا کر ایکسچینج کی عمارت کو اڑا دیا۔ پولیس کے مطابق عمارت کی تباہی کے بعد مسلح افراد نے چوکیدار کو رہا کردیا تاہم اس کا اسلحہ ساتھ لے گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔

کراچی؛ سپرہائی وے پر نامعلوم شخص کئی گاڑیوں سے کچلا گیا، لاش سردخانے منتقل

کراچی (این این آئی) سپرہائی وے چکوال پمپ کے قریب نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے ایک شخص جاں بحق ہوگیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق گڈاپ سٹی تھانے کی حدود سپرہائی وے پر حیدرآباد سے کراچی آنے والے روٹ پر چکوال پمپ کے قریب ٹریفک حادثے میں 40 سالہ شخص جاں بحق ہوگیا۔ ترجمان ایدھی کے مطابق جاں بحق ہونے والا شخص راہگیر لگتا ہے۔ واقعے کی اطلاع علاقے کے لوگوں نے ایدھی ایمرجنسی نمبر پر دی تھی۔

شیخ رشید کو عمرے پر جانے دیں وہ دعا کریں گے تو ملکی حالات اچھے ہوجائیں گے، عدالت

راولپنڈی بینچ نے سربراہ عوامی مسلم لیگ پاکستان شیخ رشید کو بیرون ملک سفر کرنے کی اجازت دے دی

راولپنڈی (این این آئی) لاہور ہائیکورٹ کے راولپنڈی بینچ نے سربراہ عوامی مسلم لیگ پاکستان شیخ رشید کو بیرون ملک سفر کرنے کی اجازت دے دی۔ لاہور ہائیکورٹ کے راولپنڈی بینچ میں شیخ رشید کی بیرون ملک جانے کی درخواست پر سماعت ہوئی۔ وکیل سردار عبدالرازق خان نے مؤقف اختیار کیا کہ شیخ رشید کا نام ہائیکورٹ نے ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ای سی ایل) سے نکالا تھا۔ تاہم ان کا نام پی این آئی ایل اور پاسپورٹ کنٹرول لسٹ میں ڈال دیا گیا

پانچ سال میں 27 کروڑ شہریوں نے اورنج لائن پر سفر کیا، منصوبے کے محفوظ آپریشنز کے 5 سال مکمل

منصوبہ چینی حکومت اور عوام کا پاکستان کے لیے تحفہ، سی پیک کا اہم حصہ ہے، قونصل جنرل ژاؤ شیرین کا تقریب سے خطاب

لاہور (این این آئی) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اورنج لائن میٹرو کے محفوظ آپریشنز کے پانچ سال مکمل ہونے پر تقریب کا انعقاد کیا گیا چیف ایگزیکٹو آفیسر نورینکو نے کہا کہ آج خوشی کا دن ہے اور 5 سال کی کامیاب خدمات پر خوشی منائی جارہی ہے۔ پانچ سال میں تقریباً 27 کروڑ شہریوں نے اورنج لائن پر سفر کیا۔ انہوں نے منصوبے کو پاکستان اور چین کی دوستی کی مضبوط علامت قرار دیا۔ چینی قونصل جنرل ژاؤ شیرین نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک یادگار موقع ہے کیونکہ اورنج لائن کے بننے کو 10 سال اور آپریشن کو 5 سال مکمل ہوئے۔ انہوں نے منصوبے کو چینی حکومت اور عوام کا پاکستان کے لیے تحفہ اور سی پیک کا اہم حصہ قرار دیا۔ ژاؤ شیرین نے کہا کہ منصوبے نے عام شہریوں کو سہولت فراہم کی اور سموگ جیسے ماحولیاتی مسائل کے حل میں پبلک ٹرانسپورٹ کے کردار کو اجاگر کیا۔

حیدرآباد میں ڈینگی کے وار جاری، 70 سالہ خاتون کا انتقال

حیدرآباد (این این آئی) سول ہسپتال میں ڈینگی بخار کے باعث لطیف آباد نمبر دو کی رہائشی ستر سالہ بزرگ خاتون نسیم بیگم انتقال کر گئیں۔ ان کے بیٹے فرحاد عرف منا نے بتایا کہ ان کی والدہ کو تین چار روز سے بخار تھا جس کے بعد وہ انہیں پہلے ہلال احمر ہسپتال یونٹ نمبر چھ لے کر گئے تاہم بعدازاں انہیں سول ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کا انتقال ہوگیا۔ ڈینگی بخار سے جاں بحق ہونے والی خاتون کی میت کو ہلال احمر ہسپتال کے مردہ خانے منتقل کردیا گیا۔

آباد کے وفد کی ڈی جی کے ڈی اے سے ملاقات، کراچی میں تجاوزات اور قبضوں کی نشاندہی

شہری اراضی کو قبضہ گروہوں سے بچانا وقت کی اہم ضرورت ہے، سینئر وائس چیئرمین سید افضل حمید

کراچی (این این آئی) آباد کے وفد نے ڈی جی کے ڈی اے سے ملاقات کرکے کراچی میں تجاوزات اور قبضوں کی نشاندہی کردی۔ ایسوسی ایشن آف بلڈرز اینڈ ڈیولپرز (آباد) کے سینئر وائس چیئرمین سید افضل حمید نے وفد کے ہمراہ ڈائریکٹر جنرل ادارہ ترقیات کراچی (کے ڈی اے) آصف جان صدیقی سے ملاقات کی۔ ملاقات میں کے ڈی اے کی زمینوں کے ریکارڈ کو ڈیجیٹلائز کرنے، غیر قانونی تجاوزات اور قبضوں سے متعلق مذاکرات ہوئے۔ اس موقع پر آباد نے سرجانی ٹاؤن، گلستان جوہر اور کورنگی میں جاری تجاوزات اور قبضوں کی نشاندہی کردی۔ افضل حمید نے ڈی جی کے ڈی سے مطالبہ کیا کہ قبضہ مافیا کے خلاف بلاتفریق کارروائی اور سروے رپورٹ جاری کی جائے۔ شہری اراضی کو قبضہ گروہوں سے بچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

فیصل آباد پولیس نے منشیات فروش گرفتار کرکے لاکھوں روپے مالیت کی ہیروئن برآمد کرلی

مکوآنہ (این این آئی) فیصل آباد پولیس نے منشیات فروش گرفتار کرکے لاکھوں روپے مالیت کی ہیروئن برآمد کرلی۔ تفصیلات کے مطابق فیصل اباد کے تھانہ ستیانہ پولیس نے کارروائی کرکے منشات فروش ابو سفیان کو گرفتار کرکے لاکھوں روپے مالیت کی ہیروئن برآمد کرلی۔ پولیس حکام نے بتایا کہ ایس ایچ او تھانہ ستیانہ انسپکٹر آفتاب احمد نے منشیات فروشوں ملزم ابوسفیان کو 31 گ ب روڈ کے قریب گرفتار کیا۔

پشاور سیکرٹری کھیل سعادت حسن مالی سال 26-2025 کے چوتھے ترقیاتی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

انڈسٹریل اسٹیٹس کی 100 فیصد کالونائزیشن حکومت کی ترجیح ہے: شافع حسین

چوہدری شافع حسین سے ایوان صنعت وتجارت ساہیوال کے وفد کی ملاقات، ساہیوال میں نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا فیصلہ

لاہور (این این آئی) صوبائی وزیر صنعت وتجارت چوہدری شافع حسین سے ایوان صنعت وتجارت ساہیوال کے وفد نے ملاقات کی جس میں صنعتکاروں کے مطالبے پر ساہیوال میں نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ساہیوال میں پہلے سے موجود سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے 100 فیصد کالونائز ہوئے اور انڈسٹری کی ضرورت کے پیش نظر نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

کراچی میں حوالہ ہنڈی کیخلاف کارروائی، ڈیڑھ کروڑ روپے سے زائد مالیت کے ڈالر برآمد

ایف آئی اے نے ملزم بلال سلیم کو کراچی کے علاقے کلفٹن سے حراست میں لیا، تفتیش شروع کردی

کراچی (این این آئی) حوالہ ہنڈی کے خلاف کارروائی میں ڈیڑھ کرور روپے سے زائد مالیت کے امریکی ڈالرز برآمد کرلیے گئے۔ ڈی جی ایف آئی اے کی ہدایت پر حوالہ ہنڈی اور غیر قانونی کرنسی ایکسچینج میں ملوث ملزمان کے خلاف ایف آئی اے اسٹیٹ بینک سرکل کراچی نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی کرنسی ایکسچینج میں ملوث ملزم کو گرفتار گرفتار کرلیا۔ ترجمان کے مطابق ملزم بلال سلیم کو کلفٹن (کراچی) سے گرفتار کیا گیا ہے، جو حوالہ ہنڈی اور غیر قانونی کرنسی ایکسچینج میں ملوث ہے۔ ملزم کے قبضے سے 55000 امریکی ڈالر برآمد ہوئے ہیں۔ ملزم بغیر لائسنس کرنسی ایکسچینج کا کاروبار کررہا تھا۔ گرفتار ملزم سے موبائل فونز، حوالہ ہنڈی اور غیر قانونی ایکسچینج سے متعلق شواہد برآمد کر لیے گئے ہیں۔ ملزم برآمد ہونے والی کرنسی کے حوالے سے حکام کو مطمئن بھی نہیں کرسکا۔

پاکستان میں گزشتہ 7 سال کے دوران خواجہ سراؤں کی تعداد میں کمی

مکوآنہ (این این آئی) پاکستان میں گزشتہ 7 سال کے دوران خواجہ سراؤں کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ ادارہ شماریات کے مطابق پاکستان میں 2017 میں خواجہ سراؤں کی تعداد 21 ہزار 774 تھی جبکہ 2023ء تک خواجہ سراؤں کی تعداد 20 ہزار 331 رہی۔ 7 سالوں میں خواجہ سراؤں کی تعداد میں 1443 کی کمی آئی۔ 2023 مردم شماری کے مطابق خیبر پختونخوا میں خواجہ سراؤں کی تعداد 1117 رہی۔

حج واجبات کی دوسری قسط کی وصولی کیلئے شیڈول جاری

لاہور (این این آئی) وفاقی حکومت نے حج واجبات کی دوسری قسط کی وصولی کیلئے شیڈول جاری کردیا۔ واجبات کی دوسری قسط میں عازمین کو 6 لاکھ 50 ہزار روپے کی ادائیگی کرنا ہوگی، واجبات کی وصولی تین نومبر سے پندرہ نومبر تک کی جائے گی۔ وزارت مذہبی امور کے مطابق عازمین نامزد بینکوں میں قسط جمع کروائیں گے، قسط کی ادائیگی کرکے بینک سے رسید حاصل کی جائے۔ دوسری قسط کی عدم ادائیگی پر حج درخواست منسوخ کردی جائے گی۔

لاہور: عاشق رسول غازی علم الدین شہید کے یوم شہادت کے موقع پر زائرین مزار پر دعا کررہے ہیں۔

انتظامی ضروریات کے پیش نظر نئے صوبوں کا قیام ناگزیر ہوچکا ہے: عبدالعلیم خان

وقت آگیا ہے موجودہ 4 صوبوں کو 3، 3 حصوں میں تقسیم کیا جائے، وفاقی وزیر مواصلات

لاہور (این این آئی) وفاق وزیر وصدر استحکام پاکستان پارٹی عبدالعلیم خان نے کہا ہے کہ بڑھتی آبادی اور انتظامی ضروریات کے پیش نظر نئے صوبوں کا قیام ناگزیر ہوچکا ہے، وقت آگیا ہے کہ موجودہ 4 صوبوں کو 3، 3 انتظامی حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ نجی ٹی وی کے مطابق عبدالعلیم خان نے کہا کہ موجودہ صوبوں کے نام کے ساتھ نارتھ، سینٹرل اور ساؤتھ استعمال کیا جائے، نئی انتظامی تقسیم عوامی مسائل کے حل کو ان کی دہلیز تک پہنچائے گی۔

بچوں کی دنیا

علم سیکھنے کیلئے چند ہدایات

ساجد خان پشاور

۱۔ جب بھی مطالعہ شروع کریں تو بسم اللہ اور درود شریف پڑھ کر مطالعہ کریں اور ہدایت کی نیت سے مطالعہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے پڑھنے سے ہدایت عطا فرمائیں اور سیدھی راہ پر مجھے چلائیں اور میری تربیت فرمائیں۔

۲۔ جو واقعہ آپ اس میں پڑھیں اس کو اپنے الفاظ میں اپنی کاپی میں لکھنے کی کوشش کریں۔ اس کے تین فائدے ہوں گے:

☆ آپ کو لکھنا آئے گا۔
☆ آپ اس واقعے سے جو کچھ سمجھے ہیں اسے بیان کرنے کا طریقہ آئے گا۔
☆ دوسروں کو اپنی بات سمجھانے کا طریقہ آئے گا۔

۳۔ جو واقعہ اس میں مطالعہ کریں وہ دوسروں کو بھی سنائیں۔ اپنے دوستوں میں، رشتہ داروں میں جب بیٹھیں تو ان کو اس قابل عمل بات کی دعوت دیں جو اس واقعہ سے پتا چلی۔ اس دعوت کے تین فائدے ہوں گے۔

☆ آپ کے عمل میں ترقی ہوگی۔
☆ نئے نئے الفاظ سے ذہانت میں وسعت پیدا ہوگی۔
☆ بولنے کا داعیہ (شوق) پیدا ہوگا کہ زبان سے کس وقت، کیا الفاظ، کس موقع پر، کس کے سامنے، کس طرح کہنے ہیں۔ اس کا سلیقہ اور طریقہ آئے گا۔

۴۔ جب آپ گھر میں ہوں اور چھٹی کا دن ہو تو وقت ضائع کرنے کی بجائے سکول سکول یا مدرسہ مدرسہ کھیلتے ہوئے اس کتاب سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، وہ اس طرح کہ اگر بچیاں آپس میں کھیل رہی ہوں تو ایک استانی بن جائے اور واقعہ پڑھ کر سنائے پھر دوسری بچیوں سے جو (شاگردہ بنی ہوئی ہوں) پوچھے کہ جو کچھ سمجھ گئی ہوں وہ اٹھ کر اپنے الفاظ میں سنائیں یا یوں کہہ لیں کہ ہمیں اس واقعہ سے کیا سبق ملا وغیرہ۔

اسی طرح لڑکے اور اس کے دوست کھیل کھیل میں ماسٹر صاحب بن جائیں۔ کسی سے واقعہ پڑھوائیں، پڑھنے میں جو غلطی ہو، کوئی ماہر بچہ وہ بھی صحیح کرادے۔ پھر پوچھا جائے کہ اس واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملا، یا اس سے ملتا جلتا کوئی واقعہ پڑھ کر سنائیں۔ نیز اس پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے میں درمیان میں کوئی بچہ کچھ شرارت کرے یا بولے تو اسے سلیقے سے رہنے کی تاکید کی جائے۔

اس طرح تہذیب اور آداب کی باتیں بھی عمل میں آئیں گی تو ماں باپ کے دل بھی باغ وبہار ہوں گے کہ کھیل ہی کھیل میں بچہ اخلاق سنوارنے والا بن رہا ہے

خلاصہ یہ کہ اس طرز پر قیاس کر کے کوئی مفید طریقہ اختیار کریں جس میں سیکھنا سکھانا ہوجائے۔

پیارے بچو............ اگر اس پڑھنے پڑھانے میں کوئی مشکل مقام ایسا ہو جو آپ کی سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس پر نشان لگالیں اور اپنے بڑوں سے اس کو سمجھ لیں۔

روشنی

رحمت رب ہے روشنی
نعمت رب ہے روشنی
نظر کچھ نہ آئے گا
نہ ہو راہ میں روشنی
باطل سراپا ہے اندھیر
حق کی نہیں وہاں روشنی
شہزادی آمنہ شکر کر
توحید کی مل گئی روشنی
انسان کی زندگی اجل
دل میں اگر ہے روشنی
انسان نہیں حیوان ہے وہ
حق کی نہیں گر روشنی

احسن اور حسن کی فرمانبرداری

گاؤں کی صبح بڑی پیاری لگتی ہے۔ شہر کی طرح نہ ہی گاڑیوں کا دھواں اور نہ ہی شور، تیز ہوا کے ساتھ اڑتی مٹی کا اپنا ایک حسن ہوتا ہے۔ احسن اور حسن دونوں بھائی اسکول کی گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنی خالہ کے گھر ملنے کیلئے آئے۔ ان کی خالہ گاؤں میں رہتی تھیں۔ احسن اور حسن پہلی بار گاؤں گئے تھے اس لئے گاؤں کی زندگی دیکھ کر انہیں بڑی حیرت بھی ہوئی۔ سیدھے سادھے لوگ اور کچی پکی سڑکوں پر چلتی ہوئی بیل گاڑیاں یہ سب کچھ ان دونوں بھائیوں کو بہت اچھا لگا۔ احسن اور حسن پڑھائی میں بھی بہت تیز تھے اور خوب ذہانت کی باتیں کرتے۔ گاؤں کے لوگ ان کی ذہانت سے بھی کافی متاثر ہوئے۔ دونوں بھائی بڑوں کا ادب کرتے اور بزرگوں کو اس بات کا احساس فوری طور پر ہو جاتا تھا کہ دونوں بھائی بہت تمیز والے بچے ہیں۔ شام کے وقت گاؤں میں ایک جگہ پر گاؤں کے چھوٹے بڑے مل کر بیٹھے ہوئے تھے اس دوران گاؤں کے ایک بزرگ کہنے لگے۔ "بھئی ان دونوں بچوں کی فرمابرداری دیکھ کر دل بہت خوش ہوا ہے"۔ واقعی چھوٹی عمر کے ہیں مگر بڑوں کا ادب کرنا خوب جانتے ہیں۔ دوسرے بزرگ نے کہا۔ جو اچھا ہوگا وہ اچھا ہی پائے گا اور جو بڑوں کا ادب نہ کرے وہ بدنصیب اور محروم ہی رہتا ہے جبکہ بزرگوں کا ادب کرنے والا بامراد اور بانصیب ہوتا ہے پہلے والے بزرگ نے کہا۔ انکل اصل میں ہمارے والدین نے شروع ہی سے ایک بات ذہین نشین کرادی تھی کہ "بے ادب بے نصیب اور باادب بانصیب"۔ احسن جو حسن سے بڑا تھا اس نے بڑے ادب کے ساتھ کہا۔ گاؤں کے لوگ احسن کے منہ سے یہ مثال سن کر حیران ہوئے کہ اتنا چھوٹا بچہ اور باتیں بڑوں جیسی۔ پھر سب ہی گاؤں والے احسن اور حسن کی فرمابرداری اور ذہانت کے قائل ہو گئے۔

شکر ہے تیرا

شکر ہے تیرا پروردگار
کرتا ہوں توبہ بار بار
حسرت ہے کروں دیدار
بخشا ہے تو نے مجھے پیار
نعمتیں تیری ہیں بے شمار
لذتوں کی ہے بھر مار
رب رہے یکتا ہے اقرار
کیوں نہ کروں میں تجھ سے پیار
لب پر تیرا ذکر رہے
کلمہ طیب بار بار
خاتمہ ایمان کے کرنا
پیار ہے تجھ سے کروں دیدار

کچھ دے دیں گے

ایک مسافر نے کسی شہر کی سرائے میں اتر کر سرائے والے سے کہا "کوئی نائی بلوادو تو میں خط بنوالوں"۔

سرائے والے نے ایک نائی کو بلایا۔ نائی نے حجامت بنانے سے پہلے مسافر سے پوچھا "حضور! مزدوری کیا ملے گی؟"۔

مسافر نے کہا "ارے پوچھتا کیا ہے۔ کچھ دے دیں گے"۔ اس پر نائی نے خط بنادیا اور مسافر نے دو آنے نکال حوالے کیے مگر نائی نے کہا "حضور! کچھ، دینے کا اقرار ہوا ہے۔ اب زبان نہ بدلیے۔ میں تو "کچھ" ہی لوں گا" مسافر نے اور دو آنے پھینک دیے۔ لیکن نائی نے کہا "میں تو روپیہ لوں نہ دو روپے "کچھ" ہی لوں گا تو پنڈ چھوڑ دوں گا"۔

سب کے سب لوگ نائی کی اس حجت سے تنگ آگئے مگر اس کی بات پوری کرنے کی تجویز کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔

اتنے میں سکول بند ہونے پر سرائے والے کا لڑکا بھی گھر واپس آیا۔ لڑکا تھوڑی دیر تو لوگوں کی باتیں سنتا رہا۔ پھر چپکے سے گھر جا کر ایک چنگیر میں ایک طرف روٹی کا ٹکڑا۔ دوسری طرف دو پیسے۔ تیسری طرف ایک پوسٹ کارڈ اور چوتھی طرف ایک کیلا رکھ کر مسافر کے پاس لے آیا اور کہا "آپ گھبرائیں نہیں میں اس چنگیر میں بہت کچھ رکھ لایا ہوں، نائی سے کہہ دیجئے اس میں سے جو کچھ وہ چاہے اٹھالے" مسافر بہت خوش ہوا اور نائی سے کہا تو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

یہ دیکھ کر لوگ لڑکے کی دانائی پر دنگ رہ گئے۔ مسافر نے لڑکے کو شاباش اور انعام دے کر پوچھا "بیٹا! یہ تو بتاؤ کہ تمہیں یہ بات سوجھ کہاں سے گئی"۔

لڑکے نے جواب دیا "جناب! یہ سب علم ہی کی برکت ہے میں نے ایک دفعہ کسی کتاب میں ایسا ہی قصہ پڑھا تھا وہ یاد آ گیا"۔ حافظ نعمان علی، اسلام آباد

فرق

حق اور باطل میں فرق
سچائی اور جھوٹ کا فرق
مسلم پڑھتا پنج وقتہ نماز
یاد الٰہی روح کا عرق
چہرہ مسلم نورانی
باطل چہرہ بیڑا غرق
حق ہے مسلم باطل کفر
سب سے بڑا یہی فرق

آمنہ خان، اسلام آباد

ہوتا وہی ہے

ہوتا وہی ہے جو چاہتا ہے رب
انسان کا سوچا ہوتا ہے کب؟
رب کی چاہت میں سدا بھلائی
انسانی چاہت میں برائی ہی برائی
مختار کل ہے اور شہنشاہ
حاجت روا ہے اور مشکل کشا
بندوں سے اپنے کرتا ہے پیار
رحمتیں نعمتیں ہیں بے شمار
مریم خدا کو سدا یاد رکھ
اس کی نعمتوں کا مزا بھی چکھو

فرق تلاش کریں

پڑھائی

امی میں نے پڑھنا ہے
کالج بھی روز ہی جانا ہے
ٹیچرز کی عزت کرنا ہے
آگے ہی آگے بڑھنا ہے
ماں باپ کی بدولت ہے پڑھائی
ماں باپ کی بدولت کالج میں آئی
ذوق وشوق سے پڑھنا ہے
امی میں نے پڑھنا ہے
ہر سال میں آؤں گی اول
کوشش کرنا آنا اول

ہنسنا منع ہے

ایک صاحب پریشانی کے عالم میں کچھ تلاش کر رہے تھے۔
لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا: "میرا پانچ سو کا نوٹ گم ہوگیا ہے وہ تلاش کر رہا ہوں"
پانچ سو روپے کا سن کر چند اور افراد ان کی مدد کو آگئے تھوڑی دیر بعد ایک شخص نے ان صاحب سے پوچھا:
"آپ کے نوٹ پر کوئی خاص نشانی ہے؟"۔
وہ صاحب بڑے اطمینان سے بولے: "جی ہاں! اس نوٹ پر عید مبارک چھپا ہوا ہے۔"

☆......☆☆☆......☆

کسی مالک مکان نے مکان خالی ہے کا بورڈ لگا رکھا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا۔
"یہ مکان صرف ان لوگوں کو دیا جائے گا جن کے بال بچے نہ ہوں"۔
ایک دن ایک بچہ مالک مکان کے پاس آیا اور بولا۔
"مہربانی فرما کر یہ مکان مجھے کرایے پر دے دیجئے میرا کوئی بال بچہ نہیں ہے صرف ماں باپ ہیں"۔

☆......☆☆☆......☆

استاد صاحب نے اپنے شاگردوں سے کہا: "تم مجھ سے کوئی سوال کرو اگر میں جواب دینے میں ناکام رہا تو میں تمہیں دس روپے انعام دوں گا"۔
ایک طالب علم نے کھڑے ہو کر سوال پوچھا: "جناب! ایک تالاب میں آٹھ بطخیں تیر رہی ہیں درمیان والی بطخ کہتی ہے کہ میرے پیچھے چار بطخیں ہیں بتائیں کیسے؟"۔
استاد صاحب نے کچھ دیر بعد سوچنے کے بعد ہار تسلیم کر کے اس لڑکے کو دس روپے انعام دیئے اور پوچھا اب تم بتاؤ کیسے؟
لڑکا بولا: "جناب! درمیان والی بطخ جھوٹ بول رہی ہے"۔

☆......☆☆☆......☆

ایک پاگل (دوسرے سے) "یہ جو ہر ماہ نیا چاند نکلتا ہے تو پرانے کہاں جاتے ہیں؟"
دوسرا پاگل: "پرانے چاند توڑ کر ستارے بنالئے جاتے ہیں"۔

☆......☆☆☆......☆

ایک پروفیسر جو کہ تحقیق کے ماہر تھے۔ ایک دن یونیورسٹی سے گھر آئے اور بیگم سے پوچھا۔ "آج کیا پکایا ہے"۔
گھر میں کھانے کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے بیگم جلی بھنی بیٹھی تھی اس نے غصے سے کہا: "خاک پکایا ہے"۔
محقق پروفیسر لفظ "خاک" سے کھانے کا تعلق ڈھونڈتے ہوئے بولے۔
"خاک کو اگر الٹا پڑھو تو کاخ بنتا ہے کاخ فارسی میں محل کو کہتے ہیں، محل کو الٹا پڑھو تو لحم بنتا ہے لحم عربی میں گوشت کو کہتے ہیں، تو بیگم! بہت خوب یعنی آج آپ نے گوشت پکایا ہے"۔

حق کی بات

حق کی بات جس نے کی
ہر اک برائی اس کو ملی
رسم و رواج پر جو چلا
آخرت میں اس کو کچھ نہ ملا
شیطانی دھوکا رسم و رواج
مومن کی نماز معراج
اطاعت نبیؐ ہے حکم ربی
صحابہؓ چلے اس پر سب ہی
اطاعت نبیؐ ہو نصیب
کرتی دعا خدا سے قریب

صفیہ حنیف خان، اسلام آباد

دولت کا نشہ

دولت سے ہم عینک خرید سکتے ہیں مگر نظر نہیں
دولت سے ہم مساجد بنا سکتے ہیں مگر ایمان نہیں
دولت سے ہم کتابیں خرید سکتے ہیں مگر علم نہیں
دولت سے ہم ادویات خرید سکتے ہیں مگر صحت نہیں
دولت سے ہم زیورات خرید سکتے ہیں مگر حسن نہیں
دولت سے ہم نرم بستر خرید سکتے ہیں مگر نیند نہیں
دولت سے ہم دنیا خرید سکتے ہیں مگر آخرت نہیں
دولت سے ہم خوراک خرید سکتے ہیں مگر بھوک نہیں
دولت سے ہم جوتے خرید سکتے ہیں مگر پاؤں نہیں
دولت سے ہم شہرت خرید سکتے ہیں مگر محبت نہیں

فاران حسن

عائشہ خان

انمول موتی

☆ محبت اس پھول کی مانند ہے جو کانٹوں میں بھی رہ کر اپنا ایک بلند مقام رکھتی ہے
☆ جو اپنے دوست کو چھوڑتا ہے وہ دشمن کو قوت دیتا ہے۔
☆ محبت اس دیوار کی مانند ہے جس میں نفرت کی دڑار پڑ جانے سے اس کی مضبوطی کم ہو جاتی ہے۔
☆ ناحق سرکشی نہ کرو۔
☆ ناشکری نہ کرو۔

مہمان کو مختلف زبانوں میں بلانے کے الفاظ

☆ خوش آمدید (اردو)۔
☆ ویلکم (انگلش)
☆ پخیر راغلے (پشتو)
☆ بھلی کری آیا (سندھی)
☆ اھلا وسھلا مرحبا (عربی)
☆ ست بسم اللہ جی آیاں نوں (پنجابی)
☆ اچھو خیری سلانال (پوٹھواری)

انعم شیخ

سہیلی بوجھ پہیلی

آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور پاکستان

مائیکروسافٹ کے آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) اکانومی انسٹیٹیوٹ کی نئی رپورٹ"اے آئی ڈی فیوژن رپورٹ 2025ء" کے مطابق عالمی سطح پر متحدہ عرب امارات (یو اے ای)، سنگاپور اور ناروے میں اے آئی کا استعمال نمایاں طور پر بڑھ رہا ہے جبکہ پاکستان اِس دوڑ میں کافی پیچھے ہے، یہاں آبادی کا 15 فیصد سے بھی کم حصہ اے آئی ٹولز استعمال کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یو اے ای اور سنگاپور میں 50 فیصد سے زائد افراد روزمرہ کاموں میں اے آئی ٹیکنالوجی استعمال کر رہے ہیں جس سے یہ ممالک عالمی درجہ بندی میں سب سے آگے ہیں۔ پاکستان میں اے آئی کے استعمال میں سست رفتاری کی بنیادی وجوہات انٹرنیٹ کی محدود دستیابی، ڈیجیٹل مہارتوں کی کمی اور مقامی زبانوں میں اے آئی ٹولز کی عدم موجودگی ہیں۔ متعلقہ ماہرین کا کہنا ہے کہ جن ممالک میں لوگ اپنی مادری زبان جیسے انگریزی یا عربی میں اے آئی استعمال کر سکتے ہیں وہاں اِس ٹیکنالوجی کی مقبولیت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مسلم ممالک میں متحدہ عرب امارات سب سے آگے ہے جبکہ سعودی عرب، ملائیشیاء، قطر اور انڈونیشیاء بھی اے آئی تعلیم، ڈیٹا سینٹروں اور حکومتی پروگراموں میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل جدید اے آئی ماڈل بنانے والے سات ممالک میں شامل ہے تاہم وہ امریکہ، چین، جنوبی کوریا، فرانس، برطانیہ اور کینیڈا سے پیچھے ہے۔ رپورٹ میں یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان اے آئی کے بڑھتے فرق کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرنا چاہئیں تا کہ تمام اقوام عالم اِس جدید ٹیکنالوجی کے فوائد سے برابر مستفید ہو سکیں۔ بزنس ڈیٹا اور مارکیٹ ریسرچ کرنے والی ایک عالمی شہرت یافتہ کمپنی کے اندازے کے مطابق عالمی اے آئی سروسز کی مارکیٹ ویلیو رواں سال 243 ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی جبکہ ایک اور بین الاقوامی کنسلٹنگ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس وقت دنیا کی 78 فیصد کمپنیاں کم ازکم ایک شعبے میں اے آئی کو استعمال کر رہی ہیں جبکہ دنیا کے کم وبیش 70 سے زائد ممالک کے پاس اپنی اے آئی پالیسی یا کم ازکم کوئی فریم ورک موجود ہے، پاکستان بھی اِس فہرست میں شامل ہو چکا ہے۔

پاکستان کی قومی مصنوعی ذہانت (اے آئی) پالیسی کے فروغ کیلئے چھ ستونوں پر مبنی فریم ورک تیار کرنے کا اعلان رواں سال اگست میں کیا گیا تھا۔ وزارتِ انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن کی طرف سے قومی اے آئی پالیسی جاری کی گئی جس میں کہا گیا تھا کہ ملک بھر میں مصنوعی ذہانت کے مراکز قائم کیے جائیں گے، اے آئی تحقیق اور گرانٹس کیلئے فنڈنگ مختص کی جائے گی، مقامی بڑے اے آئی لینگوئج ماڈل تیار کیے جائیں گے، جدت، سیکیورٹی، تبدیلی، انفراسٹرکچر اور عالمی تعاون پر توجہ مرکوز کی جائے گی، اے آئی انوویشن ایکوسسٹم کے ذریعے سٹارٹ اپس اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں ایس ایم ایز کی ترقی پر نظر مرکوز کی جائے گی۔ سمارٹ سٹی، ہیلتھ کیئر اور زراعت کے شعبوں میں بھی اے آئی ٹیکنالوجی کے فروغ کے منصوبے شامل کیے گئے تھے جبکہ اے آئی سے متعلقہ ملازمتوں اور سرمایہ کاری میں اضافے کو کارکردگی کا پیمانہ بنانے کا کہا گیا تھا۔ پالیسی میں طے کیا گیا تھا کہ محفوظ اے آئی ایکوسسٹم کے تحت سائبر خطرات میں کمی لانے کے لئے اے آئی پالیسی ڈیٹا سٹینڈرڈائزیشن پر کام کے ساتھ ساتھ عوامی آگاہی مہمات کے ذریعے ذمہ دارانہ اے آئی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ پالیسی دستاویز کے مطابق واپڈا، نادرا، ایف بی آر، صحت اور تعلیم کے شعبوں کو ڈیجیٹائز اور ہم آہنگ کیا جائے گا جبکہ ٹرانسفارمیشن اینڈ ایوولوشن کے ذریعے مختلف شعبوں میں اے آئی اپنانے کے رجحان میں اضافہ کیا جائے گا۔ پالیسی میں واضح کیا گیا کہ حقیقی اور سٹارٹ اپس کیلئے اے آئی ڈیٹا سیٹس کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے گا جبکہ عالمی شراکت داریوں اور بین الاقوامی فورموں میں شمولیت کے ذریعے پاکستان کو عالمی اے آئی ترقی سے جوڑا جائے گا۔ اِس پالیسی پر ہنگامی بنیادوں پر عملدرآمد کرایا جائے تو آئندہ سال تک پاکستان میں اے آئی کا استعمال بڑھ سکتا ہے اور اس حوالے سے پاکستان آئندہ چند سالوں میں نمایاں ممالک کی فہرست میں شامل ہو سکتا ہے۔ چند روز قبل وزیراعظم شہباز شریف نے اسلام آباد میں ہونے والی پرائم منسٹر یوتھ لیپ ٹاپ سکیم 2025ء کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ سعودی عرب اے آئی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی پر اربوں ڈالر خرچ کر رہا ہے، اِس نے اربوں ڈالر کا روڈ میپ اور انفراسٹرکچر بنایا ہے اور پاکستانی نوجوانوں کو اے آئی اور آئی ٹی میں مفت تربیت فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ اِس کے علاوہ ویژن 2030ء اور فیفا ورلڈ کپ کے لیے لاکھوں انتہائی مہارت کی حامل افرادی قوت کی ضرورت ہے، اس لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ہنر مند اور تربیت یافتہ بچے اور بچیوں کو سعودی عرب بھجوائیں گے، سعودی عرب کے معاشی پیکج پر عملدرآمد سے پاکستان کی معیشت ترقی کرے گی۔ وزیراعظم نے واضح کیا تھا کہ طلبہ وطالبات کے لیے جتنے بھی وسائل خرچ کرنا پڑے کریں گے، قوم کے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعلیم، ہنر کی فراہمی کے لیے 50 ارب تو کیا 500 ارب بھی خرچ ہو جائیں تو کوئی پرواہ نہیں۔ قومی اے آئی پالیسی کے مطابق 2030ء تک مصنوعی ذہانت کے شعبے میں لگ بھگ 40 لاکھ نوکریوں اور جی ڈی پی میں سات سے 12 فیصد تک اضافے کی توقع کی جا رہی ہے، یہ اہداف بظاہر "پُر عزم" نظر آتے ہیں تاہم ناممکن یقیناً نہیں ہیں، اِن کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے تاہم اس کے لیے اِن کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا پڑے گا۔

حکومتِ پاکستان مصنوعی ذہانت (AI) کے فروغ کے ساتھ ساتھ ملک میں تیزی سے ڈیجیٹل تبدیلی (ڈیجیٹائزیشن) کی خواہاں ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے بھرپور کوششیں بھی جاری ہیں۔ تاہم ابھی تک ناقص انٹرنیٹ سروسز، کمزور موبائل سگنلز اور بنیادی انفراسٹرکچر کی کمی جیسے مسائل درپیش ہیں، جو اس عمل میں بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ان مسائل کی بنیادی وجوہات بین الاقوامی سب میرین کیبل سسٹمز میں خلل اور موبائل نیٹ ورک میں مناسب سرمایہ کاری نہ ہونا ہیں۔ گزشتہ سال انٹرنیٹ میں خلل کے باعث نقصانات کا تخمینہ قریباً 1.6 ارب ڈالر لگایا گیا تھا۔ ان مسائل پر قابو پانے کے لیے ایک عملی، مربوط اور فعال قومی پالیسی ناگزیر ہے، ان امور کو طویل عرصے سے نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ یہی غفلت پاکستان میں کنیکٹیویٹی کی مجموعی صورتحال کو نازک بنا چکی ہے۔ گیٹ ویز میں محدود مسابقت، سب میرین کیبلز پر حد سے زیادہ انحصار، اور قومی پالیسی کا غیر فعال نفاذ ایسے عوامل ہیں جو اس شعبے کی مطلوبہ رفتار سے ترقی میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ مضبوط ریگولیشن اور صارفین کے تحفظ کو یقینی بنانا بھی اس شعبے کی پائیدار ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ یہ شعبہ بے پناہ امکانات اور مواقع کا حامل ہے، تاہم سرمایہ کار ہمیشہ ایک محفوظ اور قابلِ اعتماد کاروباری ماحول ہی میں سرمایہ کاری کو ترجیح دیتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ سب سے پہلے صارف کے حقوق اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ بدلتی دنیا میں کنیکٹیویٹی کو جدید معیشت کی نئی کرنسی قرار دیا جا رہا ہے۔ لہٰذا حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ انٹرنیٹ کی بندش، کم رفتار اور ناقص رسائی جیسے مسائل کو قومی معیشت کے لیے ایک سنگین خطرے کے طور پر دیکھے اور ان کے تدارک کے لیے ایک مضبوط، محفوظ اور پائیدار نظام تشکیل دے۔ سعودی عرب کی جانب سے دی جانے والی تعاون کی پیشکش ایک اہم موقع ہے، جس سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جانا چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ میرٹ کی بنیاد پر ذہین، باصلاحیت اور تخلیقی سوچ رکھنے والے نوجوانوں کا انتخاب کرے کہ انہیں تربیت کے لیے سعودی عرب بھیجا جا سکے۔ اگر لاکھوں نوجوان مصنوعی ذہانت (AI) کے ماہر پروفیشنلز کے طور پر تیار ہو جائیں تو وہ نہ صرف ڈیجیٹل پاکستان کے معمار ثابت ہوں گے بلکہ ملک میں مصنوعی ذہانت کے فروغ کی مضبوط بنیاد بھی رکھیں گے۔ یہ عمل پاکستان کو اُن ممالک کی صفِ اول میں لا سکتا ہے جو مصنوعی ذہانت کے مؤثر استعمال میں نمایاں ہیں، اور ساتھ ہی حکومت کے قومی اے آئی پالیسی فریم ورک کے تحت مقرر کردہ اہداف کے حصول میں بھی اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

دنیا کا انوکھا علاج

جاوید چوہدری

نارمن کزنز (cousins) کے ساتھ 1964 میں عجیب واقعہ پیش آیا' امریکی صدر لنڈن بی جونسن نے اسے وفد کا سربراہ بنا کر ماسکو بھجوایا' وہ کولڈ وار کا زمانہ تھا' نارمن ایٹمی تنصیبات کے خلاف تھا' اس کا خیال تھا یہ پہلے انسانیت اور پھر انسان کو کرہ ارض سے مٹا دیں گی۔

وہ بیک وقت انگریزی اور روسی زبانوں کا ماہر تھا لہٰذا صدر نے اسے انتہائی اہم وفد کا سربراہ بنا کر روس بھجوا دیا' یہ امریکا اور سوویت یونین کے درمیان جوہری توانائی پر پہلا رابطہ تھا اور اس کی تمام ترذمے داری نارمن کزنز پر تھی' دورہ بہت کامیاب رہا لیکن آخری دن ایک ایسی گڑبڑ ہو گئی جس نے تمام کامیابیاں مٹی میں ملا دیں اور امریکا اور روس کے تعلقات مزید خراب ہو گئے۔

نارمن کزنز آخری دن کانفرنس ہال کے لیے نکلا' اس کے ہوٹل اور کانفرنس ہال کے درمیان 20 کلومیٹر کا فاصلہ تھا' ڈرائیور وقت پر آ گیا' وہ وقت پر روانہ ہوا لیکن ڈرائیور اسے منزل کی مخالف سائیڈ پر بہت دور لے گیا وہاں پہنچ کر پتا چلا ہم غلط آ گئے ہیں' اس کے بعد کزنز کے ساتھ کیا ہوا' میں اس طرف آتا ہوں لیکن اس سے پہلے آپ کو نارمن کزنز کا تعارف کراتا چلوں' نارمن امریکن یہودی تھا' نیوجرسی میں پیدا ہوا' کولمبیا یونیورسٹی سے گریجوایشن کی اور نیویارک پوسٹ جوائن کر لی' وہ بعدازاں اخبار کا منیجنگ ایڈیٹر بن گیا۔

وہ ترقی کرتا ہوا 1942 میں ایڈیٹر انچیف ہو گیا اور 1972 تک اس پوزیشن پر رہا' وہ اپنے زمانے کے مشہور ترین امریکی صحافیوں میں شمار ہوتا تھا' جوہری تنصیبات کے خلاف تھا لہٰذا صدر نے اسے اہم ترین وفد کا سربراہ بنا کر روس بھجوا دیا لیکن اس دن اس کے ساتھ افسوس ناک واقعہ پیش آیا' ڈرائیور اسے مخالف سمت میں بہت دور لے گیا' جب ان لوگوں کو اندازہ ہوا تو بہت تاخیر ہو چکی تھی' وہ ہال کی طرف واپس مڑے لیکن ٹریفک میں پھنس گئے' وہ حساس انسان تھا اسے شدید ٹینشن ہوئی' وہ جب منزل پر پہنچا تو تقریب معاہدے کے بغیر ختم ہو چکی تھی اور وفد اسے نفرت سے دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کے بعد وفد کے ساتھ ائیرپورٹ پہنچا تو فلائیٹ فل تھی' دوسری طرف ان کے ویزے کی مدت ختم ہو چکی تھی بہرحال قصہ مختصر پورا وفد دو دن خوار ہو کر مختلف ملکوں سے ہوتا ہوا امریکا پہنچا' امریکی صدر بھی اس سے ناراض ہو گیا' وہ چند ہفتے شدید ٹینشن میں رہا' اس ٹینشن کے دوران اس کے پورے جسم میں دردیں شروع ہو گئیں' وہ ڈاکٹر کے پاس گیا' اس کا طبی معائنہ ہوا تو پتا چلا اسے (Ankylosing spondylitis) نام کی بیماری ہو چکی ہے' یہ آٹو امیون بیماری ہے جس میں انسان کا جسم اپنے آپ کو کھانا شروع کر دیتا ہے' ڈاکٹر نے کزنز کو بتایا تمہاری بیماری کا کوئی علاج نہیں' پانچ سو بیماروں میں سے صرف ایک مریض بیماری کے بعد دس سال زندہ رہ سکتا ہے' ہم تمہارا علاج نہیں کر سکتے' صرف ''پین کلرز'' کے ذریعے تمہارا درد کم کر سکتے ہیں۔

کزنز کے جسم میں اس وقت تک ناقابل برداشت درد تھا' وہ بستر پر کروٹیں بدلتا اور آہ وزاری کرتا رہتا تھا' ڈاکٹر اسے روزانہ 38 درد کش گولیاں دیتے تھے لیکن درد اس کے باوجود کنٹرول نہیں ہوتا تھا' اسے ریسرچ کی عادت تھی لہٰذا اس نے اسپتال کے بستر پر لیٹے لیٹے اپنی بیماری پر ریسرچ شروع کر دی' اسے پتا چلا پین کلرز اینڈ ریلیین گلینڈ سے وٹامن سی ختم کر دیتی ہیں جب کہ ریکوری اور قوت مدافعت کا انحصار وٹامن سی پر ہوتا ہے' اس نے ڈاکٹروں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی لیکن ان کا جواب تھا ''ڈاکٹر ہم ہیں۔

آپ نہیں' یہ فیصلہ ہم نے کرنا ہے'' کزنز بہت جلد اسپتال' ادویات اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا چناں چہ اس نے اپنا علاج جاری نہ رکھنے کا فیصلہ کیا' وہ اسپتال سے نکلا اور ہوٹل میں مستقل کمرہ لے لیا' وہ کمرہ اسپتال سے سستا بھی تھا اور آرام دہ بھی' اس نے پین کلرز بھی بند کر دیں جس کے بعد وہ ساری ساری رات درد سے تڑپتا رہتا تھا لیکن اس کے بعد اس نے پین کلرز کو ہاتھ نہیں لگایا' اس کے کمرے میں ٹیلی ویژن تھا' وہ سارا دن ٹی وی دیکھتا رہتا تھا' ان دنوں چارلی چیپلن کی فلمیں چل رہی تھیں' اس نے ایک دن محسوس کیا وہ جب چارلی چیپلن کی فلم دیکھتا ہے تو اس کا درد کم ہو جاتا ہے' اس نے اس تبدیلی کو نوٹ کرنا شروع کر دیا' اس نے دیکھا فلم کے دوران وہ قہقہہ لگاتا ہے جس کے ساتھ ہی درد ختم ہو جاتا ہے۔

اس نے مزید نوٹ کیا دس منٹ کے قہقہوں کے بعد اسے دو گھنٹے تک درد نہیں ہوتا' اس نے اس تجربے کو بار بار دہرایا' ہر بار رزلٹ وہی نکلا' یہ ایک حیران کن دریافت تھی' اس نے تحقیق کی تو معلوم ہوا اسے ٹینشن کی وجہ سے بیماری ہوئی تھی اور قہقہہ اس کا علاج ہے' اسے یہ بھی معلوم ہوا دنیا میں جو بیماری گندگی سے ہوتی ہے اس کا علاج صفائی ہوتا ہے' جو خوراک سے ہوتی ہے وہ فاقے اور روزے سے ٹھیک ہو جاتی ہے' جو سستی سے ہوتی ہے اس کا علاج ایکٹویٹی اور حرکت ہوتا ہے چناں چہ دنیا کی تمام ٹینشنوں' ڈپریشنز اور اینگزائٹیز کا علاج مسکراہٹ' ہنسی اور قہقہہ ہے' آپ قہقہے لگاتے جائیں اور صحت مند ہوتے جائیں چناں چہ اس نے ہنسنا اور وٹامن سی لینا شروع کر دیا' وہ نہ صرف چند ہفتوں میں پاؤں پر کھڑا ہو گیا بلکہ اس کے جسم سے بیماری کے اثرات بھی ختم ہونے لگے۔

نارمن کزنز نے اس کے بعد اپنا طریقہ علاج دوسرے لوگوں پر آزمانا شروع کر دیا' نتائج یکساں نکلے' لوگوں کا درد اور تکلیف ختم ہو گئی' اس نے باقاعدہ اعدادوشمار کے ساتھ آرٹیکل لکھا اور یہ دنیا کے مشہور میڈیکل جرنل آف میڈیسن کو بھجوا دیا' ایڈیٹر اس کے پروفائل' میڈیکل ہسٹری اور اعدادوشمار سے متاثر ہوا اور اس نے آرٹیکل شایع کر دیا' یہ اس میڈیکل جرنل کی ہسٹری کا پہلا مضمون تھا جو کسی نان ڈاکٹر یا نان میڈیکل اسٹوڈنٹ نے لکھا تھا' آرٹیکل کے بعد نارمن کزنز ''لافٹر تھراپی'' کا بانی ہو گیا' یہ پہلا شخص تھا جس نے دنیا کو بتایا قہقہہ انسان کا درد ختم کر دیتا ہے' یہ دنیا کا بہترین پین کلر ہے' یہ پہلا شخص تھا جس نے بتایا ہنسی بھی علاج ہے۔

یہ انسان کی بے شمار بیماریاں ختم کر دیتی ہے' اسے انسانی زندگی میں خوراک اور ادویات جیسی

ملزم مقتول اور بے گناہ قاتل کی روداد

وسعت اللہ خان

گزشتہ مضمون سے آپ کو اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ امریکی شہریوں کی ہلاکت سمیت اسرائیل پر ہر خون معاف ہے۔ آٹھ جون انیس سو سڑسٹھ کو یو ایس ایس لبرٹی پر بمباری کے نتیجے میں امریکی بحریہ کے چونتیس فوجیوں کی ہلاکت سے واشنگٹن کے درگزر کے سبب جو خون اسرائیل کے منہ کو لگ گیا اس نے آگے چل کے اور گل کھلائے۔

فاسٹ فارورڈ ہم سن دو ہزار میں داخل ہوتے ہیں جب فلسطینیوں کا دوسرا انتفادہ شروع ہوا اور اسرائیل نے اگلے پانچ برس تک سول نافرمانی اور مزاحمت کچلنے کے لیے طاقت کا ننگا استعمال کیا۔ اسی انتفادہ کے بیچ ایک ایسا واقعہ بھی ہوا جو ہر فلسطینی کو ازبر ہے۔

ریچل کوری واشنگٹن میں پلی بڑھی۔ اس کے والد کریگ کوری جنگِ ویتنام میں شریک رہے۔ البتہ ریچل کا میلان شہری حقوق کی جدوجہد کی جانب تھا۔ وہ عین انتفادہ کے عروج پر مقبوضہ فلسطین پہنچی تا کہ اپنے یونیورسٹی تھیسس کے لیے مواد جمع کر سکے۔ غزہ کے شہر رفاہ میں ریچل نصر اللہ خاندان کے گھر میں رہی۔

ایک روز فوجی بلڈوزر آ گئے اور انھوں نے محلے کے گھروں کو غیر قانونی قرار دے کر ڈھانا شروع کر دیا۔ اگلے دن بلڈوزر پھر آئے اور انھوں نے نصر اللہ خاندان کا گھر بھی گرانے کی کوشش کی۔ تئیس سالہ ریچل کوری مہمان ہونے کے باوجود بلڈوزر کے آگے کھڑی ہو گئی اور پھر بلڈوزر اسے کچلتا ہوا بڑھ گیا۔ یہ سانحہ سولہ مارچ دو ہزار تین کو ہوا۔ واشنگٹن میں ریچل کوری کی ہلاکت کی خبر پہنچی تو میڈیا میں ہنگامہ ہو گیا۔ کانگریس کے ستر سے زائد ارکان نے ایک قرارداد میں بش انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی امریکا خود تحقیق کرے۔

اسرائیلی فوج نے اپنی انکوائری میں کہا کہ یہ کوئی جانی بوجھی حرکت نہیں تھی بلکہ ریچل جہاں کھڑی تھی وہاں سے بلڈوزر کا ڈرائیور اسے نہیں دیکھ سکا۔ قصور ریچل کا ہے کہ وہ جان بوجھ کے بلڈوزر کے سامنے سے کیوں نہیں ہٹی۔

امریکی حکومت نے اسرائیلی انکوائری کے نتائج پر حسبِ معمول چپ سادھ لی۔ مگر ریچل کے والدین کریگ اور سینڈی نے ہمت نہیں ہاری۔ انھوں نے تل ابیب کی ڈسٹرکٹ کورٹ میں درخواست دائر کر دی۔ پہلی سماعت ہی دو برس کی تاخیر سے ہوئی۔ عدالت نے ریچل کے والدین کی غیر موجودگی میں بند کمرے میں فوجی گواہوں کے بیانات سنے۔ پانچ برس کی سماعتوں کے بعد عدالت نے بلڈوزر ڈرائیور کو سزا سنانے اور ہرجانے کا مطالبہ مسترد کر دیا۔

ریچل کے والدین نے اس فیصلے کو اسرائیلی سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ سپریم کورٹ نے تین برس بعد دو ہزار پندرہ میں فیصلہ سنایا کہ حالتِ جنگ میں ہلاکتوں پر کسی فوجی کو قصوروار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز یہ کہ اسرائیلی قوانین بین الاقوامی قوانین کے دائرے سے باہر ہیں۔

مگر ریچل کوری کو فلسطینی کبھی نہیں بھولے۔ کئی بچیوں کے نام ریچل رکھے گئے۔ اس کے والدین نے ریچل کوری فاؤنڈیشن قائم کی جس نے رفاہ میں تعلیمی اور کھیل سرگرمیوں کے فروغ میں مقامی بچوں کی حوصلہ افزائی کی (اب رفاہ ملبے کا ایک بڑا سا ڈھیر ہے)۔

مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر رملہ میں ریچل کوری اسٹریٹ ہے۔ دو ہزار دس میں جو بین الاقوامی فریڈم فلوٹیلا غزہ کی بحری ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کر رہا تھا اس پر اسرائیلی حملے میں نو رضا کار جاں بحق ہوئے۔ اس فلوٹیلا میں شامل ایک کشتی کا نام ایم وی ریچل کوری تھا۔

شیریں ابو عاقلہ کون تھی؟ یوں سمجھئے جیسے بی بی سی کے نامہ نگار مارک ٹیلی کا نام لوگوں کے حافظہ میں ہے۔ اسی طرح الجزیرہ کی شیریں ابو عاقلہ کا نام پچیس برس تک گونجتا رہا۔ بالاخر وہ رپورٹنگ کرتے ہوئے ایک اسرائیلی فوجی گولی کا نشانہ بن گئیں۔ شیریں ابو عاقلہ امریکی شہری تھیں۔ ان کا تعلق ایک فلسطینی مسیحی خاندان سے تھا۔ وہ مغربی کنارے پر اسرائیلی قبضے کے چار برس بعد انیس سو اکہتر میں یروشلم میں پیدا ہوئیں۔ بچپن کے کچھ برس نیو جرسی میں گذارے۔

پہلے انتفادہ (انیس سو ستاسی تا نوے) کے دوران شیریں اردن میں آرکیٹیکچر پڑھ رہی تھیں۔ پھر اردن کی یرموک یونیورسٹی میں صحافت کا مضمون اختیار کر لیا۔ موت سے کچھ عرصہ پہلے ایک انٹرویو میں شیریں نے کہا کہ میں نے سوچا کہ میں زمینی حقائق تو شاید نہ بدل سکوں مگر فلسطینیوں کی آواز ضرور بن سکتی ہوں۔ یوں میں نے صحافت چنی۔ گریجویشن کے بعد شیریں نے کچھ عرصہ اقوامِ متحدہ کے ادارہِ بحالیات برائے فلسطین (انرا) میں کام کیا۔ ساتھ ساتھ مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے لیے رپورٹنگ شروع کر دی۔ یروشلم کی بیرزیت یونیورسٹی میں کئی برس صحافت کی جز وقتی تدریس بھی کرتی رہیں۔

انیس سو ستانوے میں الجزیرہ قائم ہوا اور ایک برس بعد شیریں الجزیرہ کی رپورٹر اور رفتہ رفتہ یروشلم بیورو چیف بن گئیں۔ دو برس بعد فلسطین میں دوسرا انتفادہ شروع ہو گیا۔ مشکل ترین حالات میں بھی شیریں رپورٹنگ میں آگے آگے رہیں اور مختصر عرصے میں ہی اتنی مشہور ہو گئیں کہ اسرائیلی فوجیوں نے ان کی نقالی شروع کر دی '' خبردار۔ کرفیو لگ چکا ہے۔ گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ شیریں ابو عاقلہ الجزیرہ نیوز'' ......

گیارہ مئی دو ہزار بائیس کو بھی شیریں جنین شہر کے فلسطینی مہاجر کیمپ میں اسرائیلی فوجی کارروائی کی کوریج کر رہی تھیں۔ انھوں نے حسبِ معمول نیلی بلٹ پروف جیکٹ پہن رکھی تھی جس پر سفید جلی حروف میں پریس لکھا ہوا تھا۔ ایک اسرائیلی سنائپر کی سنگل گولی شیریں کی کنپٹی میں پیوست ہو گئی۔ وہ زمین پر گر گئیں۔ انھیں سہارا دینے والے صحافی علی السمودی سنائپر کی دوسری گولی سے زخمی ہو گئے۔

اسرائیلی فوج نے پہلا بیان یہ جاری کیا کہ شیریں مسلح فلسطینیوں اور اسرائیلی فوج کے درمیان تصادم میں ایک فلسطینی کی گولی سے مریں۔ جب اسرائیل کو دوطرفہ فائرنگ کی ٹھوس شہادت نہ ملنے کا احساس ہوا تو پھر یہ اعتراف کیا گیا کہ وہ ایک فوجی کی گولی کا حادثاتی طور پر نشانہ بن گئیں۔

مگر شیریں کے جنازے میں شریک ہزاروں سوگواروں پر اسرائیلی پولیس نے جس طرح وحشیانہ لاٹھی چارج کر کے تابوت گرانے اور چھیننے کی کوشش کی اس سے اسرائیل کا سارا موقف بیچ چوراہے میں چوپٹ ہو گیا۔

چونکہ شیریں امریکی شہری بھی تھیں لہٰذا ایف بی آئی نے بادلِ نخواستہ اپنے تئیں تحقیقات شروع کیں مگر یہ کوشش حسبِ توقع کہیں بیچ میں ہی رہ گئی۔ بائڈن انتظامیہ نے اسرائیل اور فلسطینی امور سے متعلق امریکی رابطہ کار لیفٹیننٹ جنرل مائیکل فیزل کو چھان پھٹک پر مامور کیا۔ اس بابت جو کمیٹی بنی اس کی رپورٹ کبھی شایع نہیں ہوئی۔ تاہم گزشتہ ہفتے اس کمیٹی میں شامل ایک رکن کرنل ریٹائرڈ سٹیو گیباوس نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے اسرائیلی فوج کی وائرلیس ریکارڈنگ سننے کے علاوہ بھی جو شواہد اکٹھے کیے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ فوجی گاڑی میں بیٹھے فوجیوں کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ کچھ فاصلے پر صحافی کھڑے ہیں۔ فائر صرف ایک جانب سے ہوا۔ اگر یہ اتفاقی فائر تھا تو پھر زمین پر گری شیریں کی مدد کرنے والے ایک اور صحافی (علی السمودی) کیسے زخمی ہوئے۔ ان پر دوسری گولی کیوں چلائی گئی؟

کرنل سٹیو کے بقول کمیٹی کی اکثریت اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ ٹارگٹ کلنگ تھی۔ ہم نے اپنی زبانی و تحریری رائے جنرل مائیکل فیزل کو پیش کی۔ مگر انھوں نے وائٹ ہاؤس اور محکمہ خارجہ کو جو رپورٹ پیش کی وہ ہماری رائے کے برعکس تھی۔ چنانچہ محکمہ خارجہ نے اس '' ٹیمپرڈ رپورٹ'' کی بنیاد پر یہ بیان دیا کہ شیریں ابو عاقلہ کی موت اگرچہ افسوسناک ہے مگر ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ یہ کوئی جانا بوجھا قتل تھا۔

شیریں کے بھائی ٹونی نے کرنل سٹیو کے بیان کی روشنی میں ٹرمپ انتظامیہ سے ازسرِ نو تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے (اس مطالبے پر یقیناً ٹرمپ انتظامیہ ہنس رہی ہوگی)۔

غزہ کی جنگ کے دوران گزشتہ دو برس میں چار مزید امریکی شہری بھی مارے گئے ہیں اور ایک فلسطینی نژاد نوعمر امریکی شہری نو ماہ سے اسرائیلی جیل میں ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ '' بھرپور سفارتی تگ و دو'' کے باوجود اب تک اپنے لڑکے کو رہائی نہیں دلوا سکی۔ یہ قصہ اگلے مضمون میں......

حکومتی خواب تعبیر سے محروم کیوں؟

محمد سعید آرائیں

وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال ملک بھر میں مختلف تقریبات میں کبھی مایوسی کی باتیں نہیں کرتے بلکہ عوام کو اچھے خواب ہی دکھاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے شہر کے لوگوں کو بتایا تھا کہ حکومت نے ملک کو دلدل سے نکالا جواب اپنی اڑان بھر رہا ہے اور ہر طرف پاکستان کے چرچے ہو رہے ہیں۔

معرکہ حق میں کامیابی کے بعد پاکستان کا سر فخر سے بلند ہوا ہے اور مسلح افواج نے دنیا میں اپنا لوہا منوالیا ہے اور اپنی کارکردگی سے پاکستان کا دفاع کیا اور پاکستان پر آنچ نہیں آنے دی۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو نے کراچی آرٹس کونسل میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وہاں بیٹھے سامعین کو یہ بتا کر حیران کر دیا تھا کہ سندھ کا مقابلہ کسی شہر یا صوبے سے نہیں بلکہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے اور یہ پاکستان کی کامیابی ہے۔ پورے ملک کو ایک ہو کر دنیا سے مقابلہ کرنا چاہیے اور آپس میں تقسیم نہیں ہونی چاہیے۔ ملک میں کہیں بھی تعمیری وترقیاتی کام ہو رہا ہو یہ پاکستان کا نام روشن ہوتا ہے۔

غربت کے خاتمے کے عالمی دن پر لاہور میں ایک تقریب میں بتایا گیا کہ پاکستان میں ساڑھے دس کروڑ افراد خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں جس کی اہم وجوہات ملک میں کرپشن اور مہنگائی ہے۔ ملک میں غربت کے خاتمے کے لیے نوجوانوں کو ہنرمند بنانا ہوگا۔ بیڈ گورننس، کرپشن، مہنگائی، بے روزگاری، کم وسائل، آمدن میں کمی اور سماجی ناہمواری کی وجہ سے دنیا میں مہنگائی ہوتی ہے۔ اس موقع پر یہ بھی کہا گیا کہ اگر آبادی میں مسلسل اضافہ ہوگا اور وسائل کم ہوں گے تو غربت میں مزید اضافہ ہوگا۔ اس موقع پر بتایا گیا کہ پاکستان کی 7.41 فی صد خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

حکومتی عہدیداروں کے دعوؤں کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ معاشی صورت حال میں بہتری کی جو باتیں سرکاری طور پر ہو رہی ہیں، اس کے باوجود ملک کی تقریباً آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ احسن اقبال کے پاکستان سے متعلق اڑان کے بیان اور بلاول بھٹو کے سندھ کے دنیا سے مقابلے کے برعکس حقائق یکسر مختلف ہیں۔ جب ملک کی 7.41 فی صد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہو تو ایسے حالات میں حکمرانوں کے بیانات خواب ہی نظر آتے ہیں جن کی کبھی تعبیر نہیں ملتی۔ جب بڑوں کے بیانات ایسے ہوں تو ملک کے سب سے بڑے شہر کے میئر مرتضیٰ وہاب بھی کہاں پیچھے رہتے۔ انھوں نے بھی اپنے ہی شہر کے لوگوں کو خواب دکھا دیا کہ کراچی کو عالمی شہروں کی صف میں شامل کرائیں گے۔

کراچی پاکستان کا دل ہے اور ایک ایسا شہر جو معاشی سرگرمیوں، ثقافتی تنوع اور انسانی استقامت کی علامت ہو سندھ حکومت اور بلدیہ عظمیٰ کراچی کے وژن کے مطابق مستقبل میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہوگا۔ انھوں نے یہ بات دنیا کے جدید شہر دبئی ایشیا پیسفک سیٹیز سمٹ سے خطاب میں کہی۔ میئر کراچی نے دبئی میں مزید کہا کہ کراچی میں منصوبے صرف سڑکوں، عمارتوں یا بنیادی ڈھانچے کی بہتری تک محدود نہیں بلکہ یہ انسانی وقار، مساوات اور انصاف کی بحالی کا سفر ہے۔

جنرل پرویز مشرف ملک میں تقریباً نو سال اقتدار میں رہے جن کا تعلق کراچی سے تھا اور سندھ میں 17 سالوں سے مسلسل برسر اقتدار پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو بھی کراچی میں پیدا ہوئے تھے اور دوبار اقتدار میں رہنے والی ان کی والدہ بے نظیر بھٹو بھی کراچی میں پیدا ہوئی تھیں مگر انھوں نے اپنے پیدائشی شہر کراچی کو ترجیح دی اور نہ ہی کراچی سے تعلق رکھنے والے بلاول بھٹو کراچی کو اہمیت و ترجیح نہیں دے رہے۔ جنرل پرویز مشرف نے اپنے پیدائشی شہر کراچی کا حق ادا کیا تھا اور ایم کیو ایم کے سٹی ناظم سید مصطفیٰ کمال کو اتنے فنڈز دیے تھے کہ انھوں نے چار سالوں میں ترقی دلا کر دنیا کے 13 میگا سیٹیز میں کراچی کو شامل کرا دیا تھا جو کراچی کی ترقی کا دور تھا۔

مصطفیٰ کمال کا تعلق بھی کراچی سے تھا اور میئر کراچی کا تعلق بھی کراچی سے ہے اور وہ پیپلز پارٹی کے کراچی کے پہلے ناظم ہیں جو تقریباً دو سال سے اقتدار میں ہیں اور دبئی کی ایک تقریب میں یہ خواب دکھا رہے ہیں کہ ہم کراچی کو عالمی شہروں کی صف میں شامل کرائیں گے۔ میئر کراچی حکومت سے اپنے لیے آئینی اختیارات لے سکے اور کراچی کی ضرورت کے لیے ضروری فنڈ حاصل کر سکے۔

کراچی کی حالت ڈھکی چھپی نہیں جس کو 2008 میں جنرل مشرف کے بعد پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور پی ٹی آئی کی وفاقی حکومتوں نے اہمیت و ترجیح دی اور نہ ہی وفاق سے تین حکومتوں میں وہ فنڈز ملے جو ملنے ہی نہیں چاہیے تھے بلکہ وہ فنڈز کراچی کا حق تھا جس کے متعلق ایک ریٹائرڈ بیورو کریٹ یونس ڈھاگا تفصیلات بتا چکے ہیں۔

سندھ حکومت کی ترجیح کراچی رہا ہی نہیں کیونکہ ان کے نزدیک کراچی کمائی کا گڑھ اور سونے کی چڑیا ہے جو اپنی آمدنی سے ملک اور صوبے کو پال رہا ہے۔

صدر زرداری اور مراد علی شاہ کا تعلق کراچی سے نہیں مگر کراچی بلاول بھٹو، بے نظیر بھٹو اور صدر زرداری کی دونوں بیٹیوں کا پیدائشی شہر ہے اور ان پر کراچی کا حق ہے کہ کراچی والوں کو صرف خواب نہ دکھائیں۔ بلاول بھٹو دنیا کو چھوڑیں اور سندھ کا موازنہ پنجاب سے اور کراچی کا موازنہ لاہور سے کر لیں تو انھیں حقائق کا اندازہ ہو جائے گا۔ پنجاب کی ترقی پاکستان سے نہیں صوبہ پنجاب سے ہے۔ اندرون سندھ کے شہروں کی جو ابتر حالت ہے انھیں دیکھ کر کوئی نہیں مانے گا کہ سندھ کا مقابلہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے ہے۔ پاکستان اڑان بھر رہا ہوتا تو غربت میں کمی آتی اور سندھ حکومت کراچی کی سڑکیں ہی بنوا دے تو سڑکوں کی ترقی ہی نظر آ جائے گی۔

پاک افغان کشیدگی اور ٹرمپ کا کردار

ایم جے گوہر

پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی کے خاتمے، جنگ بندی جاری رکھنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے استنبول میں قطر اور ترکیہ کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کے بعد سرِدست اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دونوں ممالک جنگ بندی جاری رکھیں گے۔ چھ روزہ مذاکرات کے بعد جو اعلامیہ جاری کیا گیا ہے، اس کے مطابق 25 سے 30 اکتوبر تک پاک افغان مذاکرات کا اول مقصد دوحہ قطر میں ہونے والے مذاکرات کے نتیجے میں جنگ بندی معاہدے کو مزید مستحکم بنانا تھا۔

استنبول اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ جنگ بندی پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے نگرانی کا مشترکہ نظام تشکیل دیا جائے گا اور خلاف ورزی کرنے والے ملک پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ جنگ بندی کے قواعد وضوابط طے کرنے اور دوطرفہ امن کو یقینی بنانے کے لیے مذاکرات کا تیسرا دور 6 نومبر سے استنبول میں ہوگا جس میں معاملات کو حتمی شکل دیے جانے کا امکان ہے۔

افغان طالبان کے ساتھ دوحہ قطر سے استنبول ترکیہ تک ہونے والے دو مذاکراتی دور کے بعد بھی معاملات کا طے نہ پانا، اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ افغان طالبان دہشت گردی کے خلاف پاکستان کے جائز مطالبات پر بالخصوص کالعدم ٹی ٹی پی کے خلاف موثر، ٹھوس اور عملی اقدام کے حوالے سے پوری طرح سنجیدہ نہیں ہیں۔

پاکستان کی جانب سے دوٹوک لفظوں میں افغان حکومت پر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ان کی سرزمین پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے لیے استعمال کی گئی تو پاکستان کسی صورت برداشت نہیں کرے گا اور اپنی سلامتی ودفاع کو یقینی بنانے کے لیے افغانستان کے اندر دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔

باخبر اطلاعات کے مطابق پاک افغان مذاکرات کے دوران اگرچہ پاکستان نے دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے لیے واضح موقف اختیار کیا جب کہ افغان مذاکرات کار اپنے رویوں، لہجے اور موقف میں غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کر کے مذاکراتی عمل کے دوران ٹھوس بات کرنے سے گریزاں نظر آئے جس سے یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ افغان طالبان معاہدہ کرنے کے باوجود اس کی تمام شقوں پر کماحقہ عمل درآمد کرانے میں سنجیدہ نہیں ہیں جس کا اندازہ طالبان حکومت کے وزیر داخلہ سراج الدین حقانی کے اس بیان سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جس میں انھوں نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان میں کشیدگی پیدا کرنے کے بجائے اپنے اندرونی سیکیورٹی مسائل کو حل کرے۔ افغان سفیر نے بھی ایک غیر سنجیدہ بیان دے کر سفارتی آداب کی خلاف ورزی کی جس پر پاکستان نے احتجاج کیا جو ناقابل فہم نہیں۔

6 نومبر کو استنبول میں ہونے والے پاک افغان مذاکرات کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ البتہ مذاکرات کے باوجود جنگ بندی تو ہو گئی لیکن پاکستان میں دہشت گردی کا سلسلہ نہ رک سکا۔ چار روز پیشتر بلوچستان کے مختلف علاقوں میں دہشت گردوں اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں بھارتی پراکسی فتنہ الہندوستان کے اہم کمانڈر سمیت 24 دہشت گرد ہلاک ہو گئے، اسی طرح خیبر پختونخوا میں بھی سیکیورٹی فورسز کے جوانوں نے متعدد دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔

دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات کے تناظر میں فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر نے بڑی وضاحت کے ساتھ ایک مرتبہ پھر یہ کہا ہے کہ افغان سرزمین سے ہونے والی دہشت گردی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ عسکری قیادت کا یہ دوٹوک اعلان ہے کہ ملک کے دونوں اہم صوبوں کے پی کے اور بلوچستان میں فتنہ الخوارج (ٹی ٹی پی) اور فتنہ الہندوستان (بی ایل اے) کے دہشت گردوں کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کر کے دونوں صوبوں کو دہشت گردی سے پاک کیا جائے گا۔

وزیراعظم میاں شہباز شریف نے بھی اعتراف کیا کہ دہشت گردی کے خلاف کے پی کے عوام کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں اور صوبے کو دہشت گردوں سے پاک کرنے کے لیے میں سب کو ساتھ لے کر چلوں گا۔ افغان طالبان کو اب یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بھارتی پشت پناہی میں اپنی سرزمین کو دہشت گردوں کی پناہ گاہ بنا کر خود اپنی راہ میں مشکلات کھڑی کر رہا ہے بعینہ خطے کے امن کو بھی نقصان پہنچانے کا سبب بن رہا ہے، قطر اور ترکیہ کی ثالثی قابل تعریف لیکن خطے کے امن کے لیے چین، ایران، روس اور امریکا کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، صدر ٹرمپ نے پاک بھارت جنگ بندی میں جو کردار ادا کیا پاکستان اور دنیا اس کی معترف ہے۔ ٹرمپ کو پاک افغان جنگ بندی میں بھی کردار ادا کرنا ہوگا۔

ایک حقیقت سو افسانے

اشفاق اللہ جان ڈاگیوال

پاکستان، افغانستان اور دوسرے مسلمان ممالک کے ہاتھوں روس کی شکست کا سہرا یونیورسٹی آف نبراسکا کے شعبہ ''سینٹر فار افغانستان اینڈ ریجنل اسٹڈیز'' کے سر باندھنا ناانصافی اور حقائق کے خلاف ہے۔ کہا گیا کہ یونیورسٹی آف نبراسکا نے افغانوں کو بتایا کہ وہ بہادر، نڈر اور ناقابل تسخیر ہیں اور یہ ٹاسک ان کو سی آئی اے نے دیا تھا۔

بھائی کسی قوم کی بہادری، ناقابل تسخیری یا بزدلی کے لیے ان کا ماضی کافی ہوتا، اس کا یقین دلانے کے لیے کسی یونیورسٹی یا ایجنسی کی ضرورت نہیں ہوتی، بہادر اور ناقابل تسخیر کہلوانے کے لیے اپنے سر کٹوانے اور دوسروں کے سر کاٹنے پڑتے ہیں، یہ سرویز کرنے اور سبق پڑھانے سے نہیں بنتے۔ نہ بہادری، ناقابل تسخیری اور غیرت کے انجکشن اور ویکسین ملتے ہیں یہ خصلتیں نسل در نسل ڈی این اے میں منتقل ہوتی ہیں۔

کہا گیا کہ سی آئی اے نے یونیورسٹی آف نبراسکا کو پاکستان کے تعلیمی اداروں کے لیے مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کا سلیبس بنانے کا ٹاسک دیا تو انھوں نے اس میں جہاد سے متعلق آیات' احادیث اور واقعات اکٹھے کر دیے۔

میں یہ پوچھنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ نبی رحمت العالمین، خاتم النبین حضرت محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب العالمین کی طرف سے نازل ہونے والے قرآن مجید فرقان حمید میں مسلمانوں پر حملہ آور کفار کے خلاف جہاد کا حکم متعدد بار دیا گیا ہے اور بحیثیت مسلمان ہمارے لیے قرآن پاک کے بسم اللہ کے ''ب'' سے لے کر الناس کے ''س'' تک ایمان لانا لازم ہے، ایک بھی حرف کے انکار کرنے سے بندہ ایمان سے فارغ اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے پھر کلمہ طیبہ کے نام پر بنے پاکستان کے اسکولوں میں اسلامیات کے نصاب میں جہاد سے متعلق آیات کو مسلمان طلبا کے نصاب میں شامل کرنے کو سی آئی اے کی فرمائش پر یونیورسٹی آف نبراسکا کی سازش کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

یہ بھی بتایا گیا کہ ''امریکا نے پاک افغان سرحد پر سیکڑوں مدارس بنوائے' ان کے لیے نئے علماء کرام اور اساتذہ کا بندوبست کیا گیا۔ پاک افغان سرحد پر جو مدارس پہلے سے موجود تھے وہی رہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ پاک افغان سرحد پر مجاہدین کے لیے پاک فوج کی سرپرستی میں ٹریننگ سینٹر قائم کیے گئے۔

یہ بھی کہا گیا مدارس کے سلیبس سے انسانیت، رواداری اور برداشت نکال کر جہادِ کفر سے مقابلہ اور توہین مذہب ڈال دیا گیا''۔ میرا یقین ہے جو بندہ مدارس کے نصاب سے واقف نہ ہو وہ تو یہ بات بغیر تحقیق کے مان سکتا ہے مگر یہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ بغیر تحقیق اور زمینی حقایق کے خلاف قرآن وسنت کی ترویج واشاعت کے اداروں کو اتنے منفی انداز میں پیش نہیں کرنا چاہیے، اگر کسی کو شک ہو تو ان کے لیے میرا مشورہ ہے کہ وہ وقت نکال کر مدارس میں کچھ وقت گزاریں، وہاں زیر تعلیم روکھی سوکھی کھانے والے غریب و مفلس گھرانوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کی انسانیت' رواداری اور برداشت کا موازنہ عصری علوم کے سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں پڑھنے والے طلبا سے کریں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ ان پر واضح ہو جائے گا کہ کردار، احترام انسانیت اور ادب و تعظیم کے علمبردار مدارس کے بوری نشین طلباء اپنی مثال آپ ہیں۔

جہادی سی آئی اے کی ہدایت پر یونیورسٹی آف نبراسکا نے مدارس کے نصاب میں شامل نہیں کیا، یہ اللہ رب العزت نے رسول مقبول حضرت محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی قرآن مجید فرقان حمید میں مسلمانوں پر فرض کیا اور مدارس میں علوم شریعہ (قرآن وسنت) پڑھائے جاتے ہیں۔

میں 1994ء سے 1997ء تک جہاد افغانستان کی برکت سے آزادی حاصل کرنے والے وسطی ایشیا کے ممالک میں رہا ہوں، اپنے مشاہدے کے علاوہ وہاں کے ہزاروں مسلمانوں سے سن چکا ہوں کہ سویت دور میں مساجد و مدارس کے ساتھ کیا کچھ کیا گیا تھا اور مسلمانوں کی مذہبی اقدار و روایات کو مسخ کرنے میں کس حد تک گئے تھے۔ مگر افسوس کہ سویت یونین کی اسلام دشمنی، دھریت کو بھی یونیورسٹی آف نبراسکا کی سازش بنا کر پیش کر دیا۔

سویت یونین 9 ہزار 5 سو مربع کلومیٹر رقبہ ہڑپ کرنے کے بعد افغانستان میں داخل ہوا اور پاکستان کی طرف بڑھ رہا تھا تو افواج پاکستان کے سپریم کمانڈر عالم اسلام کے مقبول ترین آرمی چیف جنرل محمد ضیاء الحق شہید اور مجاہد اعظم جنرل اختر عبدالرحمان شہید رحمہ اللہ جیسے ان کے رفقاء کی سرپرستی میں اگر ایک طرف روس کو سبق آموز شکست دی گئی تو دوسری طرف روس سے 9500 مربع کلومیٹر رقبہ پر مشتمل وسطی ایشیا کے 9 اسلامی ممالک کو آزاد کرایا اور یہ وہ کارنامے ہیں جس پر پوری امت مسلمہ کو پاکستان اور افغانستان دونوں کا احسان مند ہونا چاہیے۔ اگر ہم سویت یونین کو چھینٹا لگانے میں افغانستان کے مجاہدین کا ساتھ نہ دیتے اور خدانخواستہ سویت یونین افغانستان پر قبضہ کر لیتا تو یہ ہمارے لیے افغانستان پر سویت یونین کے حلیف مشرک ریاست ہندوستان کے قبضے کے مترادف ہوتا اور ہماری 1640 کلومیٹر کی یہ سرحد سوویت یونین اور ہندوستان کے ساتھ ہوتی، ذرا سوچیں کہ مشرق و مغرب میں ہندوستان ہوتا تو کیا ہوتا؟

ریاست پاکستان کو دئے گئے تین مشوروں میں سے ہر محب وطن پاکستانی کی طرح ''پاکستان کو ہارڈ اسٹیٹ'' بنانے والے مشورے سے سو فیصد متفق ہوں، ہارڈ اسٹیٹ بن کر ہر پاکستان دشمن کو نشان عبرت بنانا ہوگا مگر باقی مشورے مکمل طور پر سمجھ نہیں سکا۔ مثلاً ''عبادت کی اجازت صرف مسجد اور گھر میں ہونی چاہیے' سڑک' سرراہ یا کسی عوامی مقام پر عبادت پر پابندی ہونی چاہیے، اگر وہ عبادات کی جگہ مذہبی رسومات (جلسے، جلوسوں) کی بات کرتے تو معقول بات ہوتی۔

اصولاً مساجد اور مدارس کا انتظام ریاست کے پاس ہونا چاہیے مگر اس کے لیے متعلقہ افراد کی اہلیت اور قرآن وحدیث پر عبور ضروری ہے، جب ریاست کے ذمے داران میں ایسے لوگ موجود ہوں جن کا سر دست فقدان ہے۔

اگر حکومتی سرپرستی میں چلنے والے عصری علوم کے اداروں اور خاص کر بہاولپور کی عظیم دینی درسگاہ کا حشر حکومتی تحویل میں جانے کے بعد دیکھا جائے تو انشاء اللہ کوئی بھی مدارس کو قومی تحویل میں دینے کا مشورہ نہیں دے گا۔ جاوید چوہدری صاحب نے ایک طرف تو عوام کو لڑائی سے ہٹانے اور کتابیں پڑھنے اسپورٹس اور ڈیبیٹس پر لگانے، شہروں میں جم اور جاگنگ ٹریکس بنانے کے معقول مشورے دیے اور دوسری طرف وہ نسل نو کو فلموں اور موسیقی اور بسنت جیسے خونی ہندو تہواروں سے پابندی اٹھانے کو قومی مسائل کا حل بتا رہے ہیں۔ مارنے اور دوسرے کے ہاتھوں مرنے سے بچنے کے معقول مشورے کے ساتھ انھوں نے ''کڑاہی گوشت'' کھانے کو بھی اچھا نہیں قرار دیا مگر پتہ نہیں مقبول زمانہ روایتی پکوان ''افغانی پلاؤ'' کیسے بھول گئے۔

خیبر پختونخوا کی خبریں

پاسپورٹ دفتر مردان 9230560
سوئی ناردرن گیس مردان 880019
ریسکیو مردان 9230770,1122
کنٹونمنٹ بورڈ دفتر مردان 9230261
کمشنر مردان ڈویژن 9230572=9230573
ڈپٹی کمشنر مردان 9230048
ڈی ایچ کیو ہسپتال مردان 9230147
مردان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال مردان 9230051
ڈی آئی جی مردان 9230112
ڈی پی او مردان دفتر 9230109
ایس پی آپریشن مردان 9230117
ڈی ایس پی ٹریفک وارڈن مردان 0937-930616
پال رابطہ مردان 9230120
ڈی ایس پی سٹی مردان 9230108
تھانہ صدر 9230130
تھانہ ہوتی 9230244
تھانہ بار ہوتی 561245
تھانہ سٹی 9230125
تھانہ شہباز گڑھی 580172
تھانہ شیخ ملتون ٹاؤن 868235
ہیلپ لائن 1199ء
تھانہ رستم 800124
تھانہ جبر 542112
تھانہ طورو 860320
تھانہ چورہ 775981
تھانہ گڑھی کپورہ 846113
تھانہ تخت بھائی 551001
ساڑو شاہ 503001
کنٹرول روم پولیس لائن مردان 9230065
ایف آئی اے تھانہ 9230077
سنٹرل جیل مردان 840625

محکمہ تعلیم مردان

ڈی ای او مردانہ 9230151
ڈی ای او زنانہ 9230156
کامرس کالج مردان 9230220
جنرل پوسٹ آفس مردان 9230031
ایکسائز دفتر مردان 9230258
فضل حق کالج مردان 9230070=9230084
عبدالولی خان یونیورسٹی مردان 9230618=9230620
واپڈا ایکسین مردان 9230155
محکمہ خوراک مردان 9230225
ٹی ایم اے دفتر مردان 9230104
مردان بورڈ 9230250=9230251
گورنمنٹ گرلز کالج مردان 9230218

ملگری وکیلان کا موجودہ پینل آزمودہ پینل ہے، ملک شاہ حسین

پشاور میں وکلا برادری کیلئے کالونی لائے، ڈسٹرکٹ بار اور بار کونسل کے لیے فنڈز کو مستقل کیا

بنوں (ڈسٹرکٹ رپورٹر) ملگری وکیلان کا موجودہ پینل آزمودہ پینل ہے ہماری کارکردگی کے نتیجے میں وکلا کے لیے کالونی ڈسٹرکٹ بار اور بار کونسل کے لیے فنڈز مستقل کرنا اور جونیئر وکلا کے لیے ٹریننگ کا انتظام جس میں 103 وکلا کو ٹریننگ دی گئی شامل ہے یہ ہماری پینل تھی کہ ہم پروفیشنل لا ایکٹ لائے جس میں وکلا کے لیے سہولت فراہم کی گئی ہے ان خیالات کا اظہار بار کونسل کے انتخابات میں حصہ لینے والے ملگری و کیلان پینل کے امیدواروں ملک شاہ حسین خان ایڈوکیٹ سردار حشمت نواز سدوزئی ایڈوکیٹ احمد علی خان ایڈوکیٹ سپریم کورٹ اور لکی کے امیدوار ظفر اقبال ایڈوکیٹ نے بنوں میں وکلا برادری سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے مخالفین نے ایسے وقت میں ڈسٹرکٹ بار اور ہائی کورٹ بار کے لیے فنڈز کے چیکس تقسیم کیے ہیں کہ انتخابات کا عمل جاری ہے جس کے ہم مذمت کرتے ہیں۔

ہارڈ بال کرکٹ لیگ کا فائنل اختتام پذیر

جس میں باجوڑ نے ایف آر ڈی آئی خان کو 73 رنز سے شکست دے کر ٹائٹل اپنے نام کر لیا

شمالی وزیرستان (صباح نیوز) شمالی وزیرستان کے یونس خان اسٹیڈیم میرانشاہ میں پاک فوج کے زیر اہتمام KPK T20 ہارڈ بال کرکٹ لیگ کا فائنل شاندار انداز میں اختتام پذیر ہوا، جس میں باجوڑ نے ایف آر ڈی آئی خان کو 73 رنز سے شکست دے کر ٹائٹل اپنے نام کر لیا۔ باجوڑ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 231 رنز کا بڑا ہدف دیا، جس کے تعاقب میں ایف آر ڈی آئی خان کی ٹیم 158 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ شاندار بیٹنگ اور عمدہ بولنگ کے باعث باجوڑ کے کھلاڑیوں نے میدان مار لیا۔ تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر قومی کرکٹ اسٹار شاہد آفریدی نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ فائنل میچ اور انعامی تقریب میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شائقین کرکٹ کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ مقامی عوام نے کھیلوں کے فروغ کے لیے پاک فوج کی کاوشوں کو سراہا۔

پولیس کی کارروائی، غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث گروہ گرفتار

پولیس نے موبائل فون اور دیگر شواہد قبضے میں لے کر مزید تفتیش شروع کر دی

لوئر دیر (آئی این پی) ڈی پی او لوئر دیر تیمور خان PSP کی خصوصی ہدایت پر ایس ایچ او تھانہ تیمرگرہ انسپکٹر محمد اکرام اللہ نے پولیس ٹیم کے ہمراہ آفریدی ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ پر کارروائی کرتے ہوئے غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث گروہ کو بے نقاب کیا۔ کارروائی کے دوران ایک خاتون ساکن پشاور اور ہوٹل منیجر سبحان اللہ ولد علی مون خان ساکن باشن درہ اپر دیر کو موقع پر گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے موبائل فون اور دیگر شواہد قبضے میں لے کر مزید تفتیش شروع کر دی۔ ڈی پی او لوئر دیر تیمور خان PSP نے واضح کیا کہ ایسے جرائم میں ملوث افراد کے خلاف بلا امتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں اخلاقی بگاڑ اور سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے پولیس ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ ڈی پی او لوئر دیر تیمور خان PSP کی خصوصی ہدایت پر ایس ایچ او تھانہ تیمرگرہ انسپکٹر محمد اکرام اللہ نے پولیس ٹیم کے ہمراہ آفریدی ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ پر کارروائی کرتے ہوئے غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث گروہ کو بے نقاب کیا۔ کارروائی کے دوران ایک خاتون ساکن پشاور اور ہوٹل منیجر سبحان اللہ ولد علی مون خان ساکن باشن درہ اپر دیر کو موقع پر گرفتار کیا۔

ٹرمپ نے جنوبی کوریا کو پہلی جوہری آبدوز بنانے کی اجازت دیدی

ڈیرہ، چھاتی کے سرطان کے حوالے سے دینار کینسر ہسپتال میں اختتامی تقریب کا انعقاد

دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی بھرپور شرکت کی اور شرکاء کو آگاہی دی

ڈیرہ اسماعیل خان (بیورو رپورٹ) چھاتی کے سرطان سے آگاہی کے عالمی مہینہ کے حوالے سے دینار کینسر ہسپتال میں اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں سابق وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا سردار علی امین خان گنڈہ پور کی اہلیہ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں شعبہ طب کے علاوہ دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی بھرپور شرکت کی۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے زیر انتظام روبعمل دینار کینسر ہسپتال میں منعقدہ اس تقریب کا آغاز ادارے کی ڈائریکٹر محترمہ ڈاکٹر نبیلہ جاوید کے خطبہ استقبالیہ سے کیا گیا جنہوں نے شرکا کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ بریسٹ کینسر کے حوالے سے ادارے کی اب تک کی کارکردگی پیش کی اور ساتھ ہی انہوں نے اس مرض سے آگاہی کے متعلق اپنی کی جانے والی کاوشوں پر بھی روشنی ڈالی۔ دیگر مقررین نے جہاں بریسٹ کینسر کی آگاہی کی اہمیت پر زور دیا وہیں انہوں نے اس ضمن میں دینار کینسر ہسپتال کی خدمات کی بھی تعریف کی۔ مقررین نے دینار کینسر ہسپتال کی موجودگی کو نہ صرف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان بلکہ گرد و نواح کے دیگر اضلاع کے لئے بھی ایک نعمت قرار دیا۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے جغرافیائی محل وقوع کو دیکھا جائے تو یہ نہ صرف خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع بلکہ مشرقی وجنوبی جانب پنجاب جبکہ جنوب مغربی جانب وزیرستان اور بلوچستان کے اضلاع کے لئے ایک مرکزی مقام کا درجہ رکھتا ہے۔

سوات کے مختلف علاقوں میں سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن

مشکوک افراد یا سرگرمیوں کی حوالے سے پولیس کو بروقت اطلاع دینے کی ہدایت

سوات (بیورو رپورٹ) ڈی پی او سوات محمد عمر خان کے احکامات کے مطابق سوات پولیس کا ضلع بھر کے مختلف علاقوں میں سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشنز کا سلسلہ جاری۔ ڈی ایس پی سرکل مٹہ نصیر باچا کے نگرانی میں تحفظ عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے تھانہ گوالیری پولیس نے ماڈل ڈاگ، روڈ ینگار، چاڑما و دیگر مضافات میں سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن کا انعقاد کیا۔ سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن میں ایس ایچ او تھانہ گوالیری محیب اللہ سمیت آپریشن پولیس، لیڈی پولیس، ڈی ایس ایس پی، سی ٹی ڈی کے جوانوں نے حصہ لیا۔ علاقے کے معززین سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں سیکورٹی صورتحال سے آگاہ کیا گیا اور مشکوک افراد یا سرگرمیوں کی حوالے سے پولیس کو بروقت اطلاع دینے کی ہدایت کی گئی۔ سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن کا بنیادی مقصد حالیہ سیکیورٹی صورتحال میں سماج دشمن اور جرائم پیشہ عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی اور ان کی بیخ کنی کرنا ہے۔

خرلاچی بارڈر کی 19 روزہ بندش سے تجارت اور مریض متاثر

دونوں ممالک میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے

پاراچنار (این این آئی) پاک افغان خرلاچی بارڈر سرحدی کشیدگی کے باعث گزشتہ 19 روز سے بند ہے، جس کے نتیجے میں تاجروں، مزدور طبقے اور افغانستان سے علاج کے لیے آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ افغان شہریوں نے میڈیا سے گفتگو میں بتایا کہ سرحد کی بندش کے باعث مریضوں کو ضلع کرم آنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ماضی میں پاکستانی حکام انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مریضوں کو عارضی اجازت نامے جاری کرتے تھے، تاہم اب سرحد کی مسلسل بندش نے ان کے لیے علاج کے دروازے بند کر دیے ہیں۔ تاجر برادری نے بتایا کہ خرلاچی بارڈر کے ذریعے پاکستان اور افغانستان کے درمیان کپڑا، پھل، خشک میوہ جات، اجناس، مویشی اور دیگر اشیائے خورد و نوش کی تجارت ہوتی تھی۔ سرحد بند ہونے سے نہ صرف دوطرفہ تجارت متاثر ہوئی بلکہ دونوں ممالک میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

جنوبی وزیرستان میں مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی

اشیائے خورد و نوش، سبزی اور پھلوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں

جنوبی وزیرستان (مانیٹرنگ ڈیسک) خیبر پختونخوا کے ضلع جنوبی وزیرستان میں مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی، اور ملک بھر کی طرح یہاں کے عوام بھی شدید پریشانی کا شکار ہیں، قلیل آمدن میں گھر کے اخراجات پورے کرے کہ ایک مزدور گھر کا کرایہ، بجلی کا بل اور بچوں کے تعلیمی اخراجات پورے کرے۔ اشیائے خورد و نوش، سبزی اور پھلوں کی قیمتیں جو پہلے ہی آسمان سے باتیں کر رہی تھیں، آج قابو سے باہر ہو گئی ہیں، جس کی وجہ سے جنوبی وزیرستان میں مہنگائی کا آج یہ عالم ہے کہ متوسط طبقہ کے لوگ بھی دہائیاں دینے لگے ہیں۔ ان مشکل حالات میں غریب عوام دو وقت کی روٹی کے لئے پریشان ہیں، ان حالات میں اہالیان علاقہ نے کہا ہے کہ محکمہ فوڈ کی جانب سے چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی برابر ہے، جس کی جب مرضی دکان میں پڑی چیز کی قیمت بڑھا دیتا ہے۔

بینک بھارت کا مگر وائی فائی کا نام پاکستان زندہ باد؛ مودی سرکار میں کھلبلی مچ گئی

اسٹیٹ بینک کے وفد کا ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دورہ

ادارے کی جانب سے تیار کردہ ہائبرڈ سولر ٹنل ٹیکنالوجی پر تفصیلی بریفنگ دی گئی

ڈیرہ اسماعیل خان (بیورو رپورٹ) اسٹیٹ بینک آف پاکستان (SBP-BSC) کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ (ARI) ڈیرہ اسماعیل خان کے فوڈ ٹیکنالوجی سیکشن کا دورہ کیا۔ وفد میں ریجنل چیف منیجر اسٹیٹ بینک وقار علی، ڈپٹی چیف منیجر راحیل زیب درانی، اسسٹنٹ چیف منیجر محمد عامر اعجاز اور ڈائریکٹر ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ عبدالقیوم خان شامل تھے۔ وفد کا استقبال سربراہ فوڈ ٹیکنالوجی سیکشن ڈاکٹر شہزادہ ارشد سلیم سدوزئی نے کیا۔ انہوں نے وفد کو ادارے کی جانب سے تیار کردہ ہائبرڈ سولر ٹنل ٹیکنالوجی پر تفصیلی بریفنگ دی۔ یہ جدید نظام خاص طور پر ڈھکی کھجور کے پکنے اور خشک کرنے کے عمل کو بہتر اور تیز بنانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شہزادہ ارشد سلیم سدوزئی نے بتایا کہ اس ٹیکنالوجی سے کھجور کی ریپننگ اور ڈرائنگ کا عمل، جو عام طور پر کئی ہفتے لیتا تھا، اب صرف چار سے پانچ دنوں میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ کار سے پیداوار کے معیار اور مقدار میں بہتری آئی ہے، توانائی کی بچت ہوتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر ودود نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرلی

ڈیرہ اسماعیل خان (بیورو رپورٹ) صوابی کے گاؤں زروبی کے قابل فخر سپوت، خوش اخلاق اور باصلاحیت افسر لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر ودود نے بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد سے میڈیا اسٹڈیز میں پی ایچ ڈی (PhD) کی ڈگری مکمل کر لی ہے، فائنل تھیسز ڈیفنس کی صدارت پروفیسر عرفان قیصرانی، قائمقام ڈین فیکلٹی آف ہیومنٹیز اینڈ سوشل سائنسز نے کی، پروفیسر ڈاکٹر خالد سلطان (نمل اسلام آباد) اور ڈاکٹر واجد ذوالقرنین (ضیاء الدین یونیورسٹی اسلام آباد) نے بطور بیرونی ممتحن شرکت کی، تھیسز کے نگران پروفیسر ڈاکٹر شبیر حسین تھے، جبکہ پروفیسر ڈاکٹر عمر حیات ڈائریکٹر پی جی پی نے بھی اس موقع پر شرکت کی۔

پوری دنیا شہباز شریف اور فیلڈ مارشل کی گرویدہ بن چکی، چوہدری ریاض

پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں مسلم لیگ ن کا بڑا کردار ہے، ضلعی جنرل سیکرٹری (ن) لیگ

ڈیرہ اسماعیل خان (بیورو رپورٹ) پاکستان مسلم لیگ ن کے ضلعی جنرل سیکرٹری چوہدری ریاض ایڈووکیٹ نے کہا کہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی کامیاب پالیسیوں سے پوری دنیا ان کی گرویدہ بن چکی ہے کل جنوبی کوریا میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میاں محمد شہباز شریف اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں اور فیلڈ مارشل عاصم منیر دنیا کے بہترین جنگجو ہیں جنہوں نے اپنی کامیاب حکمت عملی سے بھارت کے سات رافیل کو نیست و نابود کر دیا انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں مسلم لیگ ن کا بڑا کردار ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ ن کا منشور عوام کی خدمت اور پاکستان میں بڑے بڑے منصوبوں پر عملدرآمد کرنا انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے دو سالوں میں اتنے بڑے منصوبوں پر کام کیا کہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بننے والے تمام میگا پراجیکٹس میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے بنائے ہیں۔

ٹانک اڈہ، نامعلوم افراد کی فائرنگ، ایک شخص جاں بحق

ڈیرہ اسماعیل خان (مانیٹرنگ ڈیسک) ٹانک اڈا کے مقام پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک شخص موقع پر جاں بحق ہو گیا، جبکہ ارتکاب جرم کے بعد نامعلوم حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ٹانک اڈا کے مقام پر فائرنگ سے ایک شخص موقع پر جاں بحق ہونے کے اس واقعے کے فوری بعد ریسکیو ٹیم نے پہنچ کر لاش کو ہسپتال منتقل کر دیا، پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی، اور علاقے میں سرچ آپریشن شروع کر دیا۔

پشاور، اسلامیہ کالج پشاور میں اساتذہ کرام کے درمیان سپورٹس گالا میں شریک کھلاڑیوں کا مہمان خصوصی کے ہمراہ گروپ فوٹو

غزہ کی پٹی اسرائیل کے لیے خطرہ نہیں بنے گی: نیتن یاہو کی یقین دہانی

تل ابیب (این این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے یقین دلایا ہے کہ اب غزہ کی پٹی اسرائیل کے لیے کسی خطرے کا باعث نہیں بنے گی۔ نیتن یاہو نے کریات گات میں امریکی ہیڈکوارٹر کے دورے کے دوران کہا کہ اسرائیل کا ہدف حماس کو غیر مسلح کرنا اور غزہ کو ایک غیر عسکری علاقے میں تبدیل کرنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تل ابیب واشنگٹن کے ساتھ مل کر ایک ایسے منصوبے پر کام کر رہا ہے جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے مطابق غزہ کی صورت حال کو تبدیل کرے گا۔ نیتن یاہو نے مزید کہا کہ ہم مرحلہ وار غیر مسلح کرنے پر کام کر رہے ہیں۔

ٹرمپ پر تنقید، نوبل انعام یافتہ نائجیرین مصنف کا امریکی ویزا منسوخ

لاگوس (آئی این پی) نوبل انعام یافتہ نائجیرین ادیب اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ناقد، وولے شوئینکا نے انکشاف کیا ہے کہ ان کا امریکی ویزا منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لاگوس میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے 91 سالہ ادیب نے بتایا کہ ان کا ویزا ایک تقریر میں ڈونلڈ ٹرمپ کا موازنہ یوگنڈا کے آمر عیدی امین سے کرنے پر منسوخ کیا گیا، میرے پاس اب کوئی ویزا نہیں، مجھے پابندی کا سامنا ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ عیدی امین ایک بین الاقوامی قد کاٹھ رکھنے والے شخصیت تھے، ایک ریاستی رہنما تھے، اسلئے جب میں نے ڈونلڈ ٹرمپ کو عیدی امین کہا تو میں سمجھا کہ میں ان کی تعریف کر رہا ہوں لیکن دراصل وہ ایک آمر جیسا برتا کر رہے ہیں۔ نوبل انعام یافتہ مصنف نے مزید بتایا کہ امریکی قونصل خانے نے مجھے پاسپورٹ کے ساتھ بلایا تاکہ ویزا منسوخ کیا جا سکے۔ عیدی امین یوگنڈا کے وہ فوجی حکمران تھے جنہوں نے 1971ء سے 1979 تک حکومت کی اور اپنے جابرانہ طرزِ حکمرانی اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے باعث بدنام ہوئے۔

عالمی پابندیوں کو روندنے والی روس ایران ریلوے لائن کی تیاری

ماسکو (آئی این پی) ایران اور روس نے ایک ریلوے لائن کی تعمیر کا آغاز کر دیا جو مغربی پابندیوں کے اثرات کو محدود کر سکتی ہے۔ یہ منصوبہ راشت سے آستارا تک پھیلا ہوا ہے اور بین الاقوامی شمال، جنوب ٹرانسپورٹ کاریڈور کا اہم حصہ ہے۔ عالمی میڈیا کے مطابق ریلوے لائن کی لمبائی 162 کلومیٹر ہے اور اس کے مکمل ہونے پر نقل و حمل کے اخراجات میں 30 فیصد کمی اور شپمنٹ کے وقت کو 37 دن سے کم کر کے 19 دن تک لایا جا سکے گا۔ منصوبے کی مالی معاونت زیادہ تر روس فراہم کر رہا ہے، اور اس کی لاگت تقریباً 1.6 ارب یورو ہے۔ روسی انجینئرز اس منصوبے کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ منصوبہ ایران - روس جامع اسٹریٹجک شراکت داری معاہدے کے تحت بنایا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس ریلوے سے دونوں ممالک سالانہ تقریباً 20 ملین ٹن سامان منتقل کر سکیں گے، جس میں تیل، گیس، اسٹیل اور خوراک شامل ہے۔

بنگلہ دیش میں عام انتخابات آئندہ سال فروری میں ہونگے

شیخ حسینہ کی الیکشن میں حصہ لینے سے روکنے پر بائیکاٹ کی دھمکی

ڈھاکہ (آئی این پی) بنگلہ دیش کی عبوری حکومت نے ملک میں عام انتخابات اگلے سال فروری میں کروانے کا اعلان کیا ہے۔ بنگلا دیش کی سابق وزیراعظم اور عوامی لیگ کی سربراہ شیخ حسینہ نے دھمکی دی ہے کہ ان کی جماعت پر پابندی کے بعد لاکھوں حامی آئندہ سال ہونے والے انتخابات کا بائیکاٹ کریں گے۔ شیخ حسینہ اگست 2024 سے بھارت میں ہیں، اور جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق بنگلا دیش کی جلاوطن سابق وزیراعظم شیخ حسینہ نے کہا کہ وہ عوامی لیگ کی جماعت کے بغیر ہونے والے کسی بھی انتخابی حکومت کا حصہ نہیں بنیں گی اور نہ ہی بنگلا دیش واپس آئیں گی۔ انہوں نے کہا، عوامی لیگ پر پابندی نہ صرف غیر منصفانہ ہے۔

سوڈان، دارفور میں ریپڈ سپورٹ فورسز کا اسپتال پر حملہ، 460 افراد کو قتل کر دیا

دہلی میں مصنوعی بارش کروانے کا تجربہ ناکام

اپوزیشن کی کڑی تنقید، حکومت پر سرکاری پیسہ ضائع کرنے کا الزام

نئی دہلی (آئی این پی) بھارتی دارالحکومت نئی دہلی میں فضائی آلودگی پر قابو پانے کیلئے حکومت کی جانب سے کلاؤڈ سیڈنگ کے ذریعے مصنوعی بارش کرانے کا تجربہ کیا گیا، تاہم شہر کے کسی حصے میں بارش نہ ہو سکی۔ بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق دارالحکومت میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور دھند کے خاتمے کیلئے حکومت کی جانب سے مصنوعی بارش کروانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جس کے بعد کی گئی کلاؤڈ سیڈنگ کے باوجود بارش نہ ہو سکی۔ ہندوستان ٹائمز کے مطابق نئی دہلی میں کیے گئے کلاؤڈ سیڈنگ کے حالیہ تجربے پر تقریباً 1 کروڑ 28 لاکھ روپے خرچ کیے گئے، تاہم یہ مہنگا تجربہ مصنوعی بارش لانے میں ناکام رہا۔ تجربے کے دوران مخصوص طیارے کے ذریعے نئی دہلی کے مختلف علاقوں میں سلور آئیوڈائیڈ سے بھرے شعلے فضا میں چھوڑے گئے۔ ان دو الگ تجربات میں سے کسی سے بھی بارش نہیں ہوئی۔ کلاؤڈ سیڈنگ ایک موسمیاتی طریقہ کار ہے، جس میں بادلوں میں مخصوص کیمیکل شامل کر کے مصنوعی طور پر بارش پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سلور آئیوڈائیڈ، پوٹاشیم آئیوڈائیڈ اور سوڈیم کلورائیڈ جیسے کیمیکلز کو بادلوں میں بیج کے طور پر شامل کیا جاتا ہے، تاکہ پانی کے بخارات اِن ذرات کے گرد جمع ہو کر بارش کے قطرے تشکیل دیں۔

10 فیصد ٹیرف کی کمی کے ساتھ ٹرمپ کا اگلے برس چین کے دورے کا اعلان

سعودی عرب شام میں سرمایہ کاری لانے کی کلید ہے، احمد الشرع

سعودی عرب خوشحالی، استحکام اور وسیع ترقی کی طرف گامزن ایک اہم مملکت ہے، خطاب

دمشق (این این آئی) شام کے صدر احمد الشرع نے سعودی عرب کی شام میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے دنیا بھر سے دعوت دیے جانے کو سراہا اور کہا شام میں سرمایہ کاری لانے کے لیے سعودی عرب ایک کلید کا کردار ادا کر رہا ہے۔ بشار الاسد رجیم کے زمانے سے بین الاقوامی تنہائی میں پڑا شام بین الاقوامی سرمایہ کاروں سے محروم ہو گیا تھا۔ انہوں نے سعودی میزبانی میں منعقدہ 'فیوچر انویسٹمنٹ اینیشیو کانفرنس' سے خطاب کرتے ہوئے کہا جب آٹھ دسمبر کو بشار الاسد کی حکومت کے بعد ہم نے حکومت سنبھالی تو پہلا غیر ملکی دورہ سعودی عرب کا ہی کیا کہ ہمیں اندازہ تھا کہ کلید یہی ہے۔ صدر احمد الشرع کے اس خطاب کے دوران سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان بھی کانفرنس میں موجود تھے۔ الشرع نے کہا سعودی عرب خوشحالی، استحکام اور وسیع ترقی کی طرف گامزن ایک اہم مملکت ہے۔ ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان طویل عرصے سے خطے کو اپنے مختلف تجربے سے روشناس کرا رہے ہیں۔ ان کا ویژن 2030 نہ صرف سعودی عرب کی ترقی و خوشحالی کو پائیداری کی منزلوں کی طرف لے کے چل رہا ہے۔

امریکہ، کیک کے آخری ٹکڑے پر جھگڑا، خاتون نے 25 سالہ شادی ختم کر دی

واشنگٹن (آئی این پی) امریکہ میں شادی کی سالگرہ کے موقع پر کیک کے آخری ٹکڑے نے ایک جوڑے کی 25 سالہ شادی ختم کر دی۔ 46 سالہ خاتون نے اپنی کہانی ریڈیٹ پر شیئر کی، جو فوراً وائرل ہو گئی اور سوشل میڈیا پر صارفین کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ خاتون نے بتایا کہ وہ اور ان کے 48 سالہ شوہر طویل عرصے سے اکثر ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ میرے شوہر نے شادی کی سالگرہ پر ہمارے جھگڑے کو ختم کرنے کی خاطر ٹرپ پلان کیا۔ انہوں نے لکھا کہ شادی کی سالگرہ پر امید کی تھی کہ ایک چھوٹا سا ٹرپ ہمارے تعلقات کو بہتر کرے گا، لیکن مجھے اس وقت سخت مایوسی ہوئی جب میرے شوہر نے اسی ہوٹل کا انتخاب کیا جس کے حوالے سے ہم نے سوچا تھا کہ ہم یہاں کبھی نہیں جائیں گے جیسے ہی ہم ہوٹل پہنچے، ماضی کی یادیں اور اختلافات دوبارہ ابھر آئیں۔ خاتون نے بتایا کہ میں نے اپنا موڈ ٹھیک کر لیا اور اس بات کی قدر کی کہ اس بار شوہر نے پلاننگ خود کی تھی۔ مگر ہوٹل پہنچتے ہی شوہر کا مزاج بگڑ گیا رات کے کھانے کے لیے انہوں نے مجھے ڈشز منتخب کرنے کو کہا، میں نے تین ڈشز منتخب کیں اور بتایا۔

☆☆☆☆

الفاشر پر ریپڈ سپورٹ فورسز کے حملوں میں 1500 افراد ہلاک، عالمی مذمت

ییل یونیورسٹی کی ہیومینیٹیرین ریسرچ لیب نے الفاشر میں اجتماعی قتلِ عام کے شواہد حاصل کیے ہیں

خرطوم (آئی این پی) افریقی ملک سوڈان کے شہر الفاشر میں ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے تازہ حملوں میں تین روز کے دوران کم از کم 1500 شہری مارے گئے۔ بین الاقوامی اداروں نے ان واقعات کو "حقیقی نسل کشی" قرار دیتے ہوئے عالمی برادری سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق سوڈان ڈاکٹرز نیٹ ورک نے بتایا کہ آر ایس ایف نے شہر سے فرار کی کوشش کرنے والے عام شہریوں پر حملے کیے، جن میں سینکڑوں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ تنظیم کے مطابق یہ حملے دانستہ اور منظم نسل کشی کا حصہ ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ دنیا ایک ایسے قتلِ عام کی گواہ بن رہی ہے جو پچھلے ڈیڑھ سال سے جاری خونریزی کا تسلسل ہے، جب 14 ہزار سے زائد افراد بمباری، بھوک اور ماورائے عدالت قتل کا نشانہ بنے تھے۔ رپورٹس کے مطابق ییل یونیورسٹی کی ہیومینیٹیرین ریسرچ لیب نے الفاشر میں اجتماعی قتلِ عام کے شواہد حاصل کیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق آر ایس ایف نے 17 ماہ کے محاصرے کے بعد الفاشر پر قبضہ کر لیا ہے جو دارفور میں فوج کا آخری مضبوط گڑھ تھا۔ سوڈانی حکومت کا کہنا ہے کہ شہر میں دو ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ امدادی اداروں نے جنسی تشدد، شہریوں پر فائرنگ اور گھروں پر حملوں کی تصدیق کی ہے۔ ادھر عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ ٹیڈروس ایڈہانوم نے بتایا کہ الفاشر کے سعودی زچہ و بچہ اسپتال میں 460 سے زیادہ افراد کو قتل کیا گیا، جن میں مریض، ان کے اہل خانہ اور طبی عملہ شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆

رات کے تیماردار......اور بے حسی کا منظر

انجینئر بخت سید یوسفزئی
(بریڈفورڈ، انگلینڈ)
engr.bakht@gmail.com

تحریر: انجینئر بخت سید یوسفزئی۔ قلمِ حق

کبھی کسی ہسپتال کی رات دیکھی ہے؟ وہ رات جب مریض نیم جاں پڑا ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ایک تیماردار تھکن سے چور، چپ چاپ اس کی سانسوں کی گنتی کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں نیند نہیں، بلکہ فکر، تھکن، اور بے بسی کا سایہ ہوتا ہے۔ ان راتوں میں جب ساری دنیا سکون سے سو رہی ہوتی ہے، ہسپتالوں کے ان وارڈز میں کچھ آنکھیں جاگ رہی ہوتی ہیں، جو اپنے پیاروں کی خدمت میں مصروف ہوتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دن رات کے فرق کو بھول چکے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے صرف ایک ہی مقصد رہ جاتا ہے، مریض کی زندگی۔ لیکن افسوس اس وقت ہوتا ہے جب ایسے تیمارداروں کو آرام کی جگہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔ یخ زمین، تنگ وارڈ، اور سخت کرسیاں ان کا سہارا بن جاتی ہیں۔ وہ تھکن سے نڈھال ہو کر زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہیں، مگر دل مطمئن نہیں ہوتا، کیونکہ مریض کی ذرا سی حرکت پر وہ فوراً جاگ اٹھتے ہیں۔ پھر رات کا وہ پہر آتا ہے، جب صفائی کرنے والے آ جاتے ہیں۔ زمین گیلی کی جاتی ہے، جھاڑو پھیرے جاتے ہیں، اور ان بے آرام تیمارداروں کو جاگنا پڑتا ہے۔ وہ سہمے ہوئے کسی کونے میں کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کہیں ان کا کمبل یا بستر گندا نہ ہو جائے۔ صفائی عملہ اپنا فرض ضرور ادا کرتا ہے، مگر افسوس اس بات پر ہے کہ یہ کام رات کے اس وقت کیوں کیا جاتا ہے، جب بے بس لوگ تھوڑی سی نیند کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس وقت جب ان کے وجود تھکن سے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ یہ منظر دل چیر دینے والا ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اپنی گود میں مریض کا ہاتھ تھامے بیٹھے ہوتے ہیں، کچھ کی آنکھوں میں آنسو خشک ہو چکے ہوتے ہیں، اور کچھ دیوار سے ٹیک لگا کر نیند اور جاگ کے درمیان لٹکے ہوتے ہیں۔ پھر کوئی شور مچتا ہے، کوئی مریض کراہتا ہے، کوئی نرس دوڑتی ہے، اور تیماردار پھر سے ہوش میں آ جاتا ہے۔ نیند ایک بار پھر بھاگ جاتی ہے، اور جاگنا ان کا مقدر بن جاتا ہے۔ یہ تیماردار دراصل خاموش مجاہد ہیں۔ نہ کسی کو ان کی قربانی نظر آتی ہے، نہ ان کی تھکن۔ وہ ہسپتال کے کمزور بلب کے نیچے، امید کی لو جلائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے علاقے مینگورہ سوات جیسے بڑے ضلع میں، جہاں ہزاروں لوگ روز علاج کے لیے آتے ہیں، وہاں ایک بڑے ہسپتال میں تیمارداروں کے لیے آرام گاہ نہ ہونا ایک لمحہ فکریہ ہے۔ یہ صرف سہولت نہیں بلکہ ایک انسانی ضرورت ہے۔ منتخب نمائندوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ ان لوگوں کے لیے بھی کچھ انتظام ہو، جو دن رات ہسپتالوں میں اپنے مریضوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کے لیے کوئی پرسکون گوشہ، جہاں وہ چند لمحے سانس لے سکیں۔ یہ لوگ کسی بھی نظام کا سب سے مظلوم طبقہ ہیں۔ وہ نہ ڈاکٹر ہیں، نہ مریض، مگر ان کی قربانی دونوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ وہ بے نام خادم ہیں جو ہر رات موت اور زندگی کے درمیان جھولتے رہتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں ان کی کوئی آواز نہیں۔ کوئی ان سے نہیں پوچھتا کہ وہ خود کب سوئے تھے، کب کھایا تھا، کب تھوڑا سا آرام کیا تھا۔ ایسے میں جب رات کے وقت صفائی کرنے والا آتا ہے اور شور مچاتا ہے، تو وہ لمحہ کسی قیامت سے کم نہیں ہوتا۔ تیماردار جاگ اٹھتا ہے، اپنی چادر سمیٹتا ہے، اور کونے میں جا کر پھر بیٹھ جاتا ہے۔ ان کے چہروں پر تھکن، آنکھوں میں آنسو، اور دل میں ایک دعا ہوتی ہے، "اے اللہ، میرے پیارے کو شفا دے، میں سب سہہ لوں گا۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی بیمار کی تیمارداری کرتا ہے، وہ اللہ کی رحمت میں ڈوبا رہتا ہے۔" (حدیث: ترجمہ) یہی وہ حقیقت ہے جو ان جاگتی راتوں کو عبادت بناتی ہے۔ ان کے ہر لمحے کو نیکی میں بدل دیتی ہے۔ ہمیں بطور معاشرہ، ان خاموش خدمت گاروں کی قدر کرنی چاہیے۔ ان کے لیے سہولتیں پیدا کرنی چاہئیں۔ ہسپتالوں میں مخصوص جگہیں ہونی چاہئیں جہاں تیماردار کچھ دیر آرام کر سکیں، وضو کر سکیں، اور دعا کر سکیں۔ یہ صرف انسانیت کا تقاضا نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور دینی فریضہ بھی ہے۔ کیونکہ جو کسی کی تکلیف میں سہارا بنتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک خاص مقام پاتا ہے۔ جب ہم ہسپتال کے ان مناظر پر غور کرتے ہیں، تو سمجھ آتی ہے کہ اصل انسانیت وہیں سانس لیتی ہے، جہاں کوئی اپنے آرام کو قربان کر کے کسی دوسرے کی زندگی کے لیے جاگتا ہے۔ راتیں گزر جاتی ہیں، سحر ہو جاتی ہے، لیکن تیماردار کے چہرے پر وہی تھکن باقی رہتی ہے۔ وہ ناشتہ بھی بھول جاتا ہے، مگر مریض کی مسکراہٹ اسے نئی طاقت دے دیتی ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو کسی پیمانے میں نہیں سماتی، یہ وہ قربانی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اللہ کرے کہ ہمارے حکمران، ہمارے ادارے، اور ہم سب، ان لوگوں کے احساس کو سمجھیں۔ ان کے لیے آسانیاں پیدا کریں، تاکہ کوئی تیماردار آئندہ یخ زمین پر نہ سوئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوسروں کے درد کو محسوس کرنے والا دل عطا فرمائے، اور ان بے آرام تیمارداروں کو صبر، ہمت، اور اپنے پیاروں کی صحت و شفا نصیب فرمائے۔ آمین۔

Sports

کھیل کھلاڑی

فیصل آباد میں انٹرنیشنل کرکٹ کی 17 سال بعد واپسی، شاہین اور پروٹیز کے درمیان پہلا ون ڈے آج ہوگا

اس سے قبل اس وینیو پر 16 ون ڈے انٹرنیشنل کھیلے جا چکے ہیں

لاہور (سپورٹس ڈیسک) ویرانی بنی بھولی بسری یاد فیصل آباد کا میدان پھر آباد ہوگیا، 17 سال بعد وینیو پر انٹرنیشنل میچ کی تیاریاں مکمل ہو گئیں، پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان ون ڈے سیریز کا پہلا مقابلہ آج ہوگا۔ گرین شرٹس فتح کی راہ پر گامزن رہنے کیلیے پراعتماد ہیں، شاہین شاہ آفریدی نے نئی طرز میں کپتانی کے کامیاب آغاز کیلیے کمر کس لی ہے۔ بیٹنگ لائن کو ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، ٹاپ آرڈر پر ٹیم کو مضبوط بنیاد فراہم کرنے کی ذمہ داری عائد ہوگی، بولنگ اٹیک بھی حریف سائیڈ کے جلد قدم اکھاڑنے کی کوشش کرے گا۔ گزشتہ روز دونوں ٹیموں نے ٹریننگ سیشن میں تیاریوں کو حتمی شکل دے دی، ٹرافی کی رونمائی بھی کردی گئی، شاہین اور جنوبی افریقی ہم منصب میتھیو بریٹزکی دونوں ہی اسے اپنا بنانے کیلیے بے چین ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان 3 ون ڈے میچز کی سیریز کا آغاز منگل کو فیصل آباد کے اقبال اسٹیڈیم میں ہو رہا ہے، اس سے قبل 2 ٹیسٹ کی سیریز 1-1 سے برابر رہی جبکہ ٹی 20 میں گرین شرٹس نے 1-2 سے کامیابی حاصل کی تھی۔ پلیئرز اب ون ڈے سیریز میں بھی حریف کو قابو کرنے کیلیے پراعتماد ہیں، شاہین شاہ آفریدی ون ڈے کپتانی کی شروعات کریں گے، انھیں محمد رضوان کی جگہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ پاکستان نے اس سیریز کیلیے مضبوط اسکواڈ کا انتخاب کیا ہے، فخر زمان کی واپسی ہوگئی جو ٹی 20 سیریز میں شریک نہیں ہو سکے تھے، شاہین شاہ آفریدی، حارث رؤف اور نسیم شاہ ون ڈے کرکٹ میں نویں مرتبہ ایک ساتھ بولنگ کریں گے۔ یہ تینوں بولرز پہلی بار ایشیا کپ 2023 میں ساتھ میدان میں اترے تھے، گزشتہ برس ان تینوں نے آسٹریلیا میں پاکستان کو ون ڈے سیریز جتوانے کے ساتھ جنوبی افریقہ کو اس کے ملک میں وائٹ واش کیا تھا۔ دونوں حریفوں کے خلاف مجموعی طور پر 5 میچز میں انھوں نے گرنے والی 47 وکٹوں میں سے 31 اڑائی تھیں۔

بی سی سی آئی کا ورلڈ کپ فاتح ویمنز ٹیم سے شرمناک صنفی امتیاز سامنے آگیا

خواتین ٹیم کیلیۓ مردوں کے مقابلے میں 59 فیصد کم انعام کا اعلان

لاہور (سپورٹس ڈیسک) بھارتی کرکٹ بورڈ (بی سی سی آئی) کا ورلڈ کپ فاتح خواتین کرکٹ ٹیم کے ساتھ شرمناک صنفی امتیاز سامنے آگیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق بورڈ نے ورلڈ کپ جیتنے والی قومی خواتین ٹیم کے لیے 51 کروڑ بھارتی روپے انعام کا اعلان کیا ہے جو 2024 میں ٹی 20 ورلڈ کپ جیتنے والی مردوں کی ٹیم کو دیے گئے 125 کروڑ بھارتی روپے کے مقابلے میں تقریباً 59 فیصد کم ہے۔ کرکٹ شائقین اور مبصرین نے بی سی سی آئی کے اس فیصلے کو ''شرمناک صنفی امتیاز'' قرار دیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ جس ملک میں خواتین نے پہلی بار عالمی سطح پر کرکٹ کا سب سے بڑا اعزاز جیتا وہاں انہیں مردوں کے مقابلے میں آدھا انعام دینا واضح ناانصافی ہے۔ سوشل میڈیا پر بھارتی بورڈ کے خلاف سخت ردعمل سامنے آیا ہے جہاں صارفین کا کہنا ہے کہ بی سی سی آئی نے خواتین کرکٹ کی تاریخی فتح کی اہمیت گھٹا دی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ فیصلہ اس تاثر کو مزید مضبوط کرتا ہے کہ بی سی سی آئی خواتین کرکٹ کو اب بھی ثانوی حیثیت دیتا ہے۔ بھارتی میڈیا کے بعض حلقوں نے اسے ''ڈبل اسٹینڈرڈ'' اور ''خواتین کے ساتھ کھلی ناانصافی'' قرار دیا ہے۔ بھارتی ویمنز ٹیم نے گزشتہ روز ممبئی میں جنوبی افریقہ کو 52 رنز سے شکست دے کر پہلی مرتبہ ورلڈ کپ جیت کر تاریخ رقم کی تھی۔

پاکستان رواں ماہ پہلی بار اے ٹی پی چیلنجر زایونٹ کی میزبانی کرے گا، اعصام الحق

نوجوان کھلاڑیوں کا مستقبل تابناک ہے اور ہم گرینڈ سلیم میں ان کی شمولیت کے لیے پرامید ہیں، اعصام الحق

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان ٹینس فیڈریشن کے صدر اعصام الحق نے کہا ہے کہ پاکستان رواں ماہ پہلی بار اے ٹی پی چیلنجر زایونٹ کی میزبانی کرے گا۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اعصام الحق نے کہا کہ یہ ایونٹ 24 نومبر سے اسلام آباد میں منعقد ہوگا جو پاکستان کے لیے ایک بڑا اعزاز ہے، اس سے دنیا میں پاکستان کا سافٹ امیج اجاگر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کرکٹ کے بعد ٹینس وہ دوسرا کھیل بن چکا ہے جس میں سب سے زیادہ غیر ملکی کھلاڑی پاکستان آرہے ہیں۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ دنیا میں پاکستان کا سافٹ امیج اجاگر کریں۔ پاکستان ٹینس فیڈریشن کے صدر نے مزید کہا کہ وزیرِ داخلہ محسن نقوی نے ٹینس کی ترقی کے لیے مثبت رسپانس دیا ہے اور پی ٹی ایف ٹینس کمپلیکس کی لیز کا مسئلہ بھی حل ہوگیا ہے۔ اس سلسلے میں محسن نقوی کے خصوصی شکر گزار ہیں۔ اعصام الحق نے بتایا کہ جونیئر پلیئرز کو پروموٹ کیا جارہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میکائل علی بیگ نے شاندار کارکردگی دکھائی ہے جبکہ شایان آفریدی نے انڈر 12 اور میکائل بیگ نے انڈر 16 کے مین راؤنڈ کے لیے کوالیفائی کیا ہے۔ پاکستان ٹینس فیڈریشن کے صدر نے کہا کہ نوجوان کھلاڑیوں کا مستقبل تابناک ہے اور ہم گرینڈ سلیم میں ان کی شمولیت کے لیے پرامید اعصام الحق نے بتایا کہ رواں سال ہم نے پانچ انٹرنیشنل ٹورنامنٹس کروائے اور بارہ ٹیمیں بیرون ملک بھجوائیں، جبکہ آئندہ سال سات آئی ٹی ایف ایونٹس منعقد کیے جائیں گے۔ اعصام الحق نے کہا کہ 2026ء پاکستان میں ٹینس کا مصروف اور شاندار سال ہوگا۔ آئندہ سال پاکستان میں ٹینس لیگ بھی منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم خواتین ٹینس کی ترقی پر بھی بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔

پاک سری لنکا ون ڈے سیریز کے ٹکٹس کی آن لائن فروخت شروع

ون ڈے میچز 11، 13 اور 15 نومبر کو راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں شیڈول ہیں

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان اور سری لنکا کے درمیان ون ڈے انٹرنیشنل سیریز کے ٹکٹس آج سے آن لائن فروخت کے لیے دستیاب ہوں گے۔ تفصیلات کے مطابق آن لائن ٹکٹس pcb.tcs.com.pk پر دستیاب ہیں۔ ایک شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 5 ٹکٹس حاصل کیے جاسکیں گے۔ ون ڈے میچز 11، 13 اور 15 نومبر کو راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں شیڈول ہیں۔ جنرل انکلوژرز کے ٹکٹس کی مالیت ابتدائی 2 میچز کیلیے 200 اور تیسرے میچ کیلیے 300 روپے ہوگی۔ فرسٹ کلاس انکلوژرز کے ٹکٹس 300 اور 400 روپے میں دستیاب ہوں گے جبکہ پریمیئم انکلوژرز کے ٹکٹس 400 اور 500 روپے کے ہیں۔ وی آئی پی انکلوژرز کے ٹکٹس 500 اور 600 روپے میں دستیاب ہوں گے جبکہ پی سی بی گیلری کے ٹکٹس کی قیمت 700 اور 850 روپے رکھی گئی ہے۔ پلاٹینم باکس سیٹس 8 ہزار اور 12 ہزار روپے کی ہوں گی جبکہ فار اینڈ باکس سیٹس 6 ہزار اور 8 ہزار روپے میں فروخت کی جائیں گی۔

ون ڈے سیریز کے آغاز سے قبل ہی جنوبی افریقا کو بڑا دھچکا

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان کے خلاف ون ڈے سیریز کے آغاز سے قبل ہی جنوبی افریقا کو بڑا دھچکا لگ گیا۔ تفصیلات کے مطابق جنوبی افریقا کے جارح مزاج نوجوان بلے باز ڈیوالڈ بریوس کندھے کے پٹھوں میں کھنچاؤ کے باعث پاکستان کے خلاف تین ون ڈے میچز کی سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ وہ ہفتے کو لاہور کے قذافی اسٹیڈیم میں تیسرے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کے دوران کندھے کی انجری کا شکار ہوئے تھے۔ بریوس بھارت کے خلاف ٹیسٹ سیریز کی تیاری کے لیے پاکستان میں جنوبی افریقی میڈیکل ٹیم کے ساتھ بحالی کے عمل سے گزریں گے۔

بابر اعظم کے پاس ون ڈے میں نیا ریکارڈ بنانے، کئی لیجنڈز سے آگے نکلنے کا سنہری موقع

لاہور (سپورٹس ڈیسک) قومی کرکٹ ٹیم کے لیجنڈری بلے باز بابر اعظم کے پاس ون ڈے سیریز میں نئے ریکارڈز بنانے اور کئی لیجنڈز سے آگے نکلنے کا سنہری موقع ہے۔ طویل عرصہ سے آؤٹ آف فارم بابر اعظم کی جنوبی افریقا کے خلاف آخری ٹی ٹوئنٹی میں جارحانہ 68 رنز کی میچ وننگ اننگز کے بعد شائقین کرکٹ نے ان سے ایک بار رنز کے انبار لگانے کی امیدیں باندھ لی ہیں۔ بابر اعظم اب تک 134 میچز کی 131 اننگز میں 19 سنچریاں بنا چکے ہیں۔ وہ اس سیریز میں دو سنچریز بنا کر لیجنڈ سعید انور کا پاکستان کی جانب سے سب سے زیادہ 20 ون ڈے سنچریز بنانے کا ریکارڈ توڑ سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بابر اعظم نہ صرف سعید انور کا ریکارڈ توڑ دیں گے بلکہ برائن لارا، مہیلا جے وردنے اور جو روٹ کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گے جن کی ون ڈے سنچریز کی تعداد 19 ہے۔ بابر اعظم کو انٹرنیشنل کرکٹ میں 15 ہزار رنز مکمل کرنے کے لیے 41 رنز درکار ہیں۔ اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں تو پاکستان کی جانب سے انٹرنیشنل کرکٹ میں 15 ہزار رنز بنانے والے پانچویں بلے باز بن جائیں گے۔

آئی سی سی کا چار روزہ اجلاس آج سے شروع ہوگا

لاہور (سپورٹس ڈیسک) انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کا چار روزہ اجلاس آج سے دبئی میں شروع ہو رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق آئی سی سی اجلاس میں ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے شیڈول سمیت اہم امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ آئی سی سی کے ایگزیکٹو اجلاس میں سمیر سید پاکستان کی نمائندگی کریں گے جبکہ بورڈ اجلاس میں چیئرمین پی سی بی محسن نقوی کی شرکت متوقع ہے۔ اجلاس میں کرکٹ ڈویلپمنٹ، ایشیا کپ کے معاملات اور آئی سی سی ویمنز ورلڈ کپ کی رپورٹ سمیت مستقبل میں شیڈول ایونٹس پر بات چیت متوقع ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق آئی سی سی اجلاس میں ایشیا کپ کی فاتح ٹیم کو ٹرافی نہ دینے کا معاملہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے عندیہ دیا تھا کہ آئی سی سی اجلاس میں میدان کھلا نہیں چھوڑیں گے۔

پاکستان کی اسرا وسیم جوجٹسوا ایتھلیٹس کمیشن کی رکن منتخب

منتخب اراکین کا تعلق پاکستان، یوکرین، آسٹریا، ایران، امریکا اور میکسیکو سے ہے

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان کی اسرا وسیم جوجٹسوا ایتھلیٹس کمیشن کی رکن منتخب ہوگئیں۔ جے جے آئی ایف ایتھلیٹ کمیشن عالمی سطح پر جوجٹسو ایتھلیٹس کے مفادات کی نمائندگی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ کمیشن کے دو منتخب اراکین کو جے جے آئی ایف بورڈ کے ووٹنگ ممبران کے طور پر مکمل حقِ رائے دہی حاصل ہے، جس سے ایتھلیٹس کی آواز کو براہِ راست پالیسی سازی اور فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کیا جاتا ہے۔ منتخب اراکین کا تعلق پاکستان، یوکرین، آسٹریا، ایران، امریکا اور میکسیکو سے ہے۔ ان انتخابات میں وہ تمام بین الاقوامی جوجٹسوا ایتھلیٹس شرکت کے اہل تھے، جنہوں نے گزشتہ چار برسوں میں جے جے آئی ایف سے منظور شدہ مقابلوں میں حصہ لیا۔ ووٹنگ گزشتہ روز تھائی لینڈ کے دارالحکومت بینکاک میں منعقد ہوئی۔ انتخابات کے بعد ایتھلیٹ کمیشن کے اجلاس میں اسرا وسیم (پاکستان) اور ڈیمیٹروٹرون (یوکرین) کو سادہ اکثریت سے ایتھلیٹ کمیشن کے نمائندہ اسپیکرز کے طور پر منتخب کیا گیا۔ یہ انتخاب جے جے آئی ایف کی قیادت اور رکن ممالک کے ایتھلیٹس کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے میں ایک اہم سنگِ میل ہے۔ جوجٹسو فیڈریشن حکام کے مطابق یہ پاکستان کے لیے باعث فخر ہے کہ بین الاقوامی فورم پر ہماری ایتھلیٹ پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔

پاکستان ہاکی ٹیم دورہ بنگلا دیش کیلیے 8 نومبر کو روانہ ہوگی

تمام لڑکے مکمل فٹ اور اچھی کارکردگی دکھانے کے لیے تیار ہیں، ہیڈ کوچ

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان ہاکی ٹیم دورہ بنگلا دیش کے لیے 8 نومبر کو روانہ ہوگی۔ تفصیلات کے مطابق کپتان عماد بٹ کی قیادت میں قومی ہاکی اسکواڈ لاہور سے ڈھاکا کی اڑان بھرے گا۔ ہیڈ کوچ طاہر زمان کا کہنا ہے کہ اسلام آباد میں جاری تربیتی کیمپ ایک دو روز میں ختم کر رہے ہیں تاکہ لڑکے اپنے گھروں کو جاسکیں۔ طاہر زمان نے کہا کہ ہوم گراؤنڈ اور کراؤڈ کے سامنے بنگلا دیش کی ٹیم کو آسان نہیں لیں گے۔ پرانے میچز کو دیکھ کر اپنی حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں، بھرپور تیاری کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کیمپ میں فٹنس میں بہتری لانے کے ساتھ پنالٹی کارنر، شوٹ آؤٹس، دفاع، گول کیپنگ، کاؤنٹر اٹیک اور گول کرنے کی مہارت پر کام کیا گیا ہے۔ ہیڈ کوچ نے کہا کہ تمام لڑکے مکمل فٹ اور اچھی کارکردگی دکھانے کے لیے تیار ہیں۔ طاہر زمان نے کہا کہ ہاکی پرو لیگ سے پہلے ہمارا اولین ہدف بنگلا دیش کے خلاف سیریز جیت کر ورلڈ کپ کوالیفائر میں جگہ پانا ہے۔ بنگلا دیش کے خلاف سیریز جیتنے کے بعد پرو ہاکی لیگ پر توجہ دیں انہوں نے مزید کہا کہ ڈھاکا پہنچنے کے بعد دو دن ٹریننگ کریں گے۔ ایک دن آرام کے بعد پہلا میچ 13 نومبر کو ہوگا۔

Showbiz

رونق میلہ

کراچی کی سڑکوں پر گاڑی چلانے پر عوام کیلئے چالان نہیں انعام ہونا چاہیے، نبیل ظفر

نبیل ظفر کا سندھ حکومت کے ای چالان سسٹم پر طنز

لاہور (شوبز رپورٹر) معروف اداکار نبیل ظفر کا کہنا ہے کہ کراچی کی سڑکوں پر گاڑی چلانے پر چالان نہیں بلکہ انعام ہونا چاہیے، یہ عوام کا مطالبہ ہے۔ سوشل میڈیا پر ای چالان سسٹم پر تبصرہ کرتے ہوئے نبیل ظفر نے کہا کہ کراچی جیسے شہر میں اگر کوئی ٹریفک، گڑھوں اور سڑکوں کی حالت کے باوجود اپنی گاڑی کو بحفاظت منزل تک پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے جرمانہ نہیں بلکہ انعام دیا جانا چاہیے۔ اداکار کا کہنا تھا کہ کراچی کے لوگوں کو روزانہ ٹریفک جام، ٹوٹی پھوٹی سڑکوں اور لاپرواہ ڈرائیورز کا سامنا کرنا پڑتا ہے،

کارتک آریان نے اپنی فٹنس کا راز بتادیا

لاہور (شوبز رپورٹر) بھارتی اداکار کارتک آریان نے اپنی فٹنس کے راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ گوشت کے بجائے مکمل سبزیوں پر مبنی غذا کا استعمال کرتے ہیں۔ ایک حالیہ پوڈکاسٹ گفتگو میں 34 سالہ کارتک نے اپنی صحت مند طرزِ زندگی کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ کارتک نے بتایا کہ ان کی فٹنس کا دارومدار مہنگی یا پیچیدہ ڈائیٹس پر نہیں بلکہ باقاعدگی سے سادہ خوراک کا استعمال اور روزمرہ کی زندگی میں نظم وضبط پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی فٹنس برقرار رکھنے کے لیے قدرت سے حاصل ہونے والے غذائی اجزاء پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے مطابق 'میں نے ویجیٹیرین ڈائیٹ پر باڈی بنائی ہے، پنیر کھایا، اسپراؤٹس کا استعمال کیا، پلانٹ بیسڈ پروٹین لیا اور رات کو ایک سوپ پی کر سو جاتا تھا'۔

شاہ رخ خان نے اپنی 60 ویں سالگرہ پر مداحوں سے معافی کیوں مانگی؟

شاہ رخ خان کی سالگرہ کے موقع پر ان کے ممبئی کے رہائشی مکان 'منت ہاؤس' کے باہر ہزاروں مداحوں کا ہجوم جمع تھا

لاہور (شوبز رپورٹر) بالی ووڈ کے بے تاج بادشاہ شاہ رخ خان نے اپنی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک انتہائی جذباتی پیغام کے ذریعے اپنے لاکھوں مداحوں سے معذرت کی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے مداحوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہ سیکیورٹی حکام کی ہدایات کی وجہ سے ان سے ذاتی طور پر ملاقات نہیں کرسکے۔ شاہ رخ خان نے اپنے پیغام میں لکھا کہ ''مجھے حکام کی طرف سے کہا گیا ہے کہ میں باہر آکر آپ تمام پیارے لوگوں سے نہیں مل سکوں گا جو میرا انتظار کر رہے ہیں۔'' انہوں نے مداحوں کی محبت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام سب کی حفاظت کے پیش نظر اٹھایا گیا تھا۔ اداکار نے اپنے مخصوص انداز میں لکھا ''میں آپ سب سے معذرت خواہ ہوں لیکن یہ اقدام سب کی حفاظت کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ مجھے سمجھنے کے لیے آپ کا شکریہ، یقین کریں آپ سب سے ملاقات نہ ہو پانے کا دکھ مجھے آپ سے زیادہ ہے۔'' انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہا ''میں آپ سب کو دیکھنے کا منتظر تھا کیونکہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں'۔

کراچی کی ہالووین پارٹیوں سے متعلق مشی خان کے تہلکہ خیز انکشافات

پارٹی میں مبینہ طور پر ہم جنس پرست افراد کو ان کے ساتھیوں سمیت مدعو کیا گیا تھا

لاہور (شوبز رپورٹر) اداکارہ اور اینکر مشی خان نے کراچی میں ہونے والی ہالووین پارٹیوں کے حوالے سے ایسے انکشافات کیے ہیں جنہوں نے سوشل میڈیا پر ہلچل مچا دی ہے۔ مشی خان سماجی اور اخلاقی موضوعات پر کھل کر اظہارِ خیال کرنے کے لیے جانی جاتی ہیں، انھوں نے اپنے تازہ ویڈیو بیان میں ان پارٹیوں کو ''کھلی فحاشی'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ تقریبات قانونی اور اخلاقی لحاظ سے قابلِ تشویش ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حال ہی میں کراچی میں ایک مخصوص ہالووین پارٹی منعقد ہوئی جس میں مبینہ طور پر ہم جنس پرست افراد کو ان کے ساتھیوں سمیت مدعو کیا گیا۔ مشی خان کے مطابق ''مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ تقریب اخلاقی حدود سے تجاوز کر گئی، مگر افسوس کہ حکام کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔'' اداکارہ نے مزید کہا کہ اگرچہ لوگ ان کی باتوں کو نصیحت سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں، لیکن وہ سچ بولنے سے گریز نہیں کریں گی۔ مشی کے مطابق ''یہ ہمارے معاشرے کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ ایسی پارٹیاں کھلے عام ہو رہی ہیں اور کوئی ان پر قدغن نہیں لگاتا۔'' مشی خان کے بیان کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل دیکھنے میں آیا۔ کئی صارفین نے ان کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ''بالکل درست'' بات کر رہی ہیں، جبکہ کچھ صارفین نے حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسی تقاریب کے خلاف فوری ایکشن لیں۔ دوسری جانب چند افراد نے اس معاملے کو ضرورت سے زیادہ اچھالنے پر تنقید بھی کی۔

پاریش راول نے نیشنل ایوارڈز سے متعلق بڑا انکشاف کردیا

اداکار کو 1993 میں نیشنل ایوارڈ سے نوازا گیا تھا

لاہور (شوبز رپورٹر) معروف بھارتی اداکار پاریش راول نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کے نیشنل ایوارڈز جیسے معتبر اعزازات بھی لابنگ سے مکمل طور پر پاک نہیں ہیں۔ ایک حالیہ پوڈکاسٹ میں راول نے بتایا کہ جس طرح آسکر ایوارڈز میں لابنگ ہوتی ہے اور اثرورسوخ کی بنیاد پر ایوارڈز خریدے یا دیے جاتے ہیں، ویسی ہی سرگرمیاں بھارت کے نیشنل ایوارڈز میں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ 1993 میں نیشنل ایوارڈ وصول کرنے والے اداکار کا کہنا تھا کہ اگرچہ نیشنل ایوارڈز میں لابنگ کا عنصر کم ہے، لیکن دیگر فلمی ایوارڈز کے مقابلے میں اسے زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے۔

صبا قمر نے الزامات عائد کرنے پر صحافی کیخلاف قانونی کارروائی کا اعلان کردیا

لاہور (شوبز رپورٹر) اداکارہ صبا قمر نے سینئر صحافی کیخلاف سنگین الزامات پر قانونی کارروائی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان دنوں اداکارہ صبا قمر اپنے دو ڈراموں 'پامال' اور 'کیس نمبر 9' کے باعث خبروں میں ہیں۔ حال ہی میں ان کے کراچی سے متعلق ایک بیان پر بھی سوشل میڈیا پر بحث جاری تھی، جس کے بعد ایک صحافی نے ان کے بارے میں متنازع دعوے کیے ہیں جس نے سوشل میڈیا پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ مذکورہ صحافی نے ایک حالیہ انٹرویو میں کہا کہ صبا قمر 2003-2004 میں لاہور میں ایک ایسے گھر میں رہتی تھیں جو مبینہ طور پر ان کے کسی 'قریبی تعلق' والے شخص کا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ صبا اس شخص کی ہراسانی کے باعث نجی خبر رساں ادارے کے دفتر شکایت کے لیے آئی تھیں، جہاں ان کی پہلی ملاقات ہوئی۔

ڈکی بھائی جوا ایپ کیس؛ عدالت نے فریقین سے جواب طلب کرلیا

لاہور (شوبز رپورٹر) عدالت نے یوٹیوبر سعد الرحمن عرف ڈکی بھائی کے جوا ایپ کی تشہیر کے مقدمے میں فریقین کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کرلیا۔ لاہور ہائیکورٹ میں ڈکی بھائی کی جوا ایپ کی تشہیر کے مقدمے میں ضمانت بعد از گرفتاری کی درخواست پر سماعت ہوئی۔ جسٹس فاروق حیدر نے کیس کی سماعت کرتے ہوئے فریقین کو نوٹس جاری کردیا اور مزید کارروائی ملتوی کردی۔ درخواست گزار کی جانب سے ایڈووکیٹ عمران چدھڑ عدالت میں پیش ہوئے۔ سعد الرحمن نے اپنی درخواست میں موقف اختیار کیا کہ انہیں نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی (این سی سی آئی اے) نے بیرون ملک جاتے وقت ایئرپورٹ سے گرفتار کیا، حالانکہ انہیں کسی قسم کا نوٹس یا طلبی موصول نہیں ہوئی تھی۔

سلمان خان کی نئی تصویریں وائرل، ممکنہ نئی فلم پر مداحوں کے تبصرے

لاہور (شوبز رپورٹر) بالی ووڈ کے دبنگ اسٹار سلمان خان نے ایک بار پھر سوشل میڈیا پر تہلکہ مچا دیا۔ اداکار نے پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنی دو نئی شرٹ لیس تصاویر شیئر کیں جنہوں نے چند ہی لمحوں میں مداحوں کی توجہ کھینچ لی اور انٹرنیٹ پر وائرل ہوگئیں۔ سلمان خان نے تصاویر کے ساتھ ایک پراثر جملہ لکھا ''کچھ حاصل کرنے کے لیے کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔۔۔ یہ بغیر چھوڑے ہے۔'' یہ مختصر مگر معنی خیز جملہ مداحوں کے درمیان بحث کا موضوع بن گیا۔ کچھ لوگوں نے اسے سلمان کے فٹنس فلسفے سے جوڑا، جب کہ دیگر صارفین کا کہنا ہے کہ شاید اداکار اپنے نئے فلمی پروجیکٹ کے لیے اشارہ دے رہے ہیں۔ تصاویر میں سلمان خان دھوپ میں پسینے سے چمکتے بدن کے ساتھ کھڑے دکھائی دے رہے ہیں، بال جیل سے سیٹ ہیں اور ان کی باڈی لینگویج مکمل اعتماد ظاہر کرتی ہے۔

شاہ رخ خان اپنے بچوں کو فلمی کیریئر پر مشورہ کیوں نہیں دیتے؛ اداکار نے بتادیا

کنگ خان نے حال ہی میں اپنی 60 ویں سالگرہ منائی ہے

لاہور (سپورٹس ڈیسک) بالی ووڈ کے کنگ خان شاہ رخ اپنے بچوں کو فلم انڈسٹری سے متعلق کوئی مشورہ نہیں دیتے اور اس کی وجہ بتا کر اپنے مداحوں کو حیران کردیا۔ فلم ڈر اور بازیگر سے اپنا نام بنانے والے اور پھر دل والے دلہنیا لے جائیں گے سے دنیا بھر میں شہرت حاصل کرنے والے شاہ رخ خان ساٹھ سال کے ہوگئے۔ اپنی سالگرہ پر ایک خصوصی تقریب میں بات کرتے ہوئے شاہ رخ خان نے اپنے بچوں سہانا خان اور آریان خان کے بارے میں کھل کر بات کی۔ جب اداکار سے پوچھا گیا کہ آپ کے بچے بھی اب فلم انڈسٹری کا حصہ بن رہے ہیں تو کیا آپ ان کو مشورے بھی دیتے ہیں۔ کنگ خان نے مسکراتے ہوئے برجستہ کہا کہ نہیں، میں اپنے بچوں کو فلمی کیریئر کے حوالے سے کوئی مشورہ نہیں دیتا بس سراہتا ہوں۔ اس کی وجہ بتاتے ہوئے شاہ رخ خان نے کہا کہ تخلیقی لوگوں کو زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود اپنا راستہ بناتے ہیں۔

نیپالی گلوکار کا پاکستانی سنگر ریشماں کو زبردست خراج تحسین

آرٹس کونسل میں ورلڈ کلچر فیسٹیول کے دوران مدن کی شاندار پرفارمنس

لاہور (شوبز رپورٹر) نیپال سے تعلق رکھنے والے گلوکار مدن گوپال نے پاکستانی گلوکارہ المعروف مٹی کی آواز ریشماں کا شہرہ آفاق نغمہ اپنے انداز سے گا کر انہیں شاندار انداز سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ایکسپریس نیوز کے مطابق کراچی میں جاری ورلڈ کلچر فیسٹیول کے رنگا رنگ ماحول میں ایک ایسا لمحہ بھی آیا جب نیپالی گلوکار مدن گوپال نے پاکستان کی لیجنڈری گلوکارہ ریشماں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کا مشہور گیت 'لمبی جدائی' گایا۔ نیپالی گلوکار مدن گوپال جو کراچی میں جاری ورلڈ کلچر فیسٹیول میں دوسری بار پرفارم کر رہے ہیں اور اُن کا کہنا ہے کہ پاکستانیوں کی محبت انھیں دوبارہ یہاں پر کھینچ کر لائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں کھٹمنڈو سے 15 کلومیٹر دور پہاڑ پر سیر کے لیے گیا تو اس کے چاروں طرف جنگل تھا تیز چلتی ہوائیں ہر طرف سبزہ تھا وہاں مجھے ایسا لگتا آسمان سے میرے پاس ریشماں جی کا یہ گانا آیا تب ہی میں نے سوچا کہ یہ گانا پاکستان جا کر پرفارم کروں گا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس مرتبہ ورلڈ کلچر فیسٹیول سے چند ماہ قبل میرا یہ دل چاہ رہا تھا کہ میں مٹی کی سنگر ریشماں جی کو ٹریبیوٹ پیش کروں، میں نے ان کے گانے 'لمبی جدائی' میں اپنی کمپوزیشن شامل کر کے ایک میڈلے کی طرح پیش کیا۔ مدن گوپال نے اپنے میوزیکل شو میں نیپالی فوک اور پاکستانی موسیقار عماد رحمان صاحب کا کمپوز کیا نیپالی گانا بھی پیش کیا جو اردو اور نیپالی زبان پر مشتمل ہے۔

پاکستانی فلم انڈسٹری کے نامور پروڈیوسر چوہدری کامران اعجاز انتقال کرگئے

رائل پارک کو چوہدری کامران اعجاز نے فلم انڈسٹری کے حوالے سے ایک اہم مرکز بنایا

لاہور (شوبز رپورٹر) پاکستان فلم انڈسٹری کی معتبر شخصیت، نامور پروڈیوسر اور ڈسٹری بیوٹر چوہدری کامران اعجاز انتقال کر گئے۔ انہیں کچھ عرصہ قبل برین ہیمرج کا سامنا ہوا تھا، جس کا علاج جاری تھا لیکن وہ اس بیماری سے صحت یاب نہ ہو سکے۔ چوہدری کامران اعجاز نے اپنی زندگی میں کئی مشہور فلمیں تخلیق کیں جن میں 'سلطنت' 'بھائی لوگ' اور دیگر شامل ہیں۔ وہ پاکستان فلم انڈسٹری کی کئی تنظیموں کے صدر بھی رہے اور فلم انڈسٹری کے حوالے سے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ رائل پارک کو چوہدری کامران اعجاز نے فلم انڈسٹری کے حوالے سے ایک اہم مرکز بنایا اور اس علاقے کو زندہ رکھا۔ ان کی وفات سے پاکستانی فلم انڈسٹری ایک عظیم شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ چوہدری کامران اعجاز کی نماز جنازہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ ان کی وفات پر ان کے مداحوں اور فلم انڈسٹری کے ساتھیوں میں گہرے رنج وغم کی لہر دوڑ گئی ہے۔

بقیہ 1

اظہار خیال کرتے ہوئے اسحاق ڈار نے کہا کہ حکومت آئینی ترمیم لارہی ہے اور لائے گی اور یہ ہماری ترمیم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم سمیت اتحادیوں کو اعتماد میں لیں گے اور ہم 27 ویں ترمیم پر اپنے سب سے بڑے اتحادی پیپلز پارٹی کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اتحادیوں کو ساتھ لے کر چل رہی ہے، تجویز دیتا ہوں ترمیم پہلے سینیٹ میں پیش کی جائے کیونکہ قانون سازی کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ علی ظفر کو یقین دلاتا ہوں ترمیم پر بحث ہوگی، قانون کے مطابق 27 ویں آئینی ترمیم پیش کریں گے، بلاول نے ٹویٹ کیا وہ ہمارے اتحادی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چیئرمین سینیٹ اپنے چیمبر میں فیصلہ کرتے ہیں اور قائد حزب اختلاف کی تعیناتی بھی اُن کی ہی ذمہ داری ہے، میرے خیال میں یہ بالکل ہونی چاہیے، جتنی جلدی اپوزیشن لیڈر آئے اچھا ہے۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ پاکستان نے 2 ہزار میٹرک ٹن امداد غزہ بھیجی جبکہ امریکی صدر ٹرمپ نے غزہ امن منصوبے کے حوالے سے 8 ملک کے ساتھ مشاورت کی مگر اسرائیل امن معاہدے کی خلاف ورزی کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کو دس ہزار یا 25 ہزار دینے کا مجھے علم نہیں ہے، اگر ایسا ہے تو یہ افسوسناک ہے، آج سے چند سال پہلے 38 ہزار مدارس تھے جو آج ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ چکے ہیں۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ ملک میں دہشتگردی کے خاتمے کیلئے کئی آپریشن کئے گئے، 2018 تک ان آپریشنز کی وجہ سے ملک میں دہشتگرد حملے بہت کم ہوگئے، افغان طالبان کی حکومت آنے کے بعد چار سال دونوں ممالک کے مابین کوئی باضابطہ چیزیں نہیں ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ 20-21 کی حکومت جب آئی کہ پاکستان نے جا کر کہا ہم یہاں ایک چائے کے کپ کیلیے ہیں، اس وقت کی حکومت نے سو سے زائد ہارڈ کور دہشتگردوں کو جیلوں سے نکالا، ایسے لوگ جنہوں نے پاکستان کے جھنڈے جلائے، پرتشدد واقعات کئے، ایسی غلطیاں نہیں کرنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے جو مسائل ہیں وہ 2012 سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں، مجھے متقی صاحب کی کل چھ مرتبہ کال آئی، میں نے کہا ہمیں آپ سے صرف ایک چیز چاہیے کہ آپ کی سرزمین ہمارے خلاف استعمال نا ہو، میں نے کہا آپ نے مجھے بھی مشکل میں ڈال دیا ہے، حکومت نے کلیئر فیصلہ کیا ہوا ہے ہم آخری دم تک لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی ٹی پی فتنہ الہندوستان، بی ایل اے افغانستان میں موجود ہے، پاکستانی جب اپنے جنازے اٹھائیں گے تو دل دکھتا ہے، امید ہے 6 نومبر کو ہمارے مذاکرات آگے جائیں گے۔ اُن کا کہنا تھا کہ میں نے افغانستان جا کر ان کے ساتھ بات چیت کی اور معاہدے کئے، ان سے ایک ہی بات مانگی کہ افغانستان کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نا ہو، وہاں کوشش کی گئی کہ ٹرین شروع کی جائے جو افغانستان سے دیگر ممالک میں جائے، بدقسمتی ہے افغانستان میں جو موجودہ حکومت آئی ہے روزانہ پرتشدد واقعات بڑھے ہیں۔

بقیہ 2

کا مقابلہ اجتماعی عزم اور عملی اقدامات سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ خیبرپختونخوا براہِ راست ماحولیاتی اثرات کا سامنا کر رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں کو اس محاذ پر قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا جائے تاکہ وہ پائیدار ترقی اور ماحول دوست پالیسیوں کے حقیقی سفیر بن سکیں۔ تفصیلات کے مطابق گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے ان خیالات کا اظہار منگل کے روز اقرا یونیورسٹی اسلام آباد میں نیشنل کلائمیٹ کانفرنس آف یوتھ 2025 سے بطور مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں چیف ایگزیکٹو نیٹ یوتھ کلب برائے کلائمیٹ چینج (NYCCC) عمیر مفکر، طلبا و طالبات اور ماحولیاتی ماہرین نے شرکت کی۔ گورنر نے کہا کہ خیبرپختونخوا میں رواں برس ماحولیاتی تبدیلی کے خطرناک اثرات سامنے آئے، جنہیں کم کرنے کے لیے نوجوانوں کو قیادت سنبھالنا ہوگی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مقامی حکومتیں نوجوان تنظیموں کے ساتھ مل کر "گرین پاکستان" منصوبہ کو عملی جامع پہنائیں تاکہ ماحول دوست پالیسیوں کو حقیقت کا روپ دیا جاسکے۔

بقیہ 3

نشریاتی ادارے بی بی سی کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ عالمی ماحولیاتی انصاف پر غفلت باعثِ تشویش ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بڑی سطح پر کاربن اخراج کرنے والے ممالک موثر کمی کے اقدامات کرنے میں ناکام رہے ہیں جس سے جنوبی ایشیا غیر متوقع موسمی تبدیلیوں کی لپیٹ میں ہے۔ تفصیلات کے مطابق شیری رحمان نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک کی جانب سے مالی منتقلی میں تاخیر ماحولیاتی دبا میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں 40 ڈگری پر ایمرجنسی نافذ ہوتی ہے جبکہ پاکستان میں 53 ڈگری کی گرمی میں زندگی معمول کے مطابق چلتی ہے، جو عالمی ناانصافی کی علامت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کو منصوبہ سازی کے ساتھ ساتھ استعدادسازی پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ مزید کہا کہ پاکستان میں ماحولیاتی گورننس آڈٹ کی فوری ضرورت ہے اور سیلابی علاقوں میں غیر قانونی تعمیرات پر پابندی عائد کی جائے۔

بقیہ 4

بیکن ہاؤس سکول سسٹم کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر "تعلیم پر نئے سرے سے غور" کے عنوان سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ جو کام 1975 میں محض 19 طلبہ کے ساتھ شروع ہوا تھا، اب وہ چھ ممالک میں پھیلے تقریبا 3 لاکھ 97 ہزار طلبہ کے نیٹ ورک میں تبدیل ہو چکا ہے۔ انہوں نے اسے پاکستان کی تعلیمی اور ترقیاتی برتری کی متاثر کن داستان قرار دیا۔ انہوں نے بیکن ہاؤس کی بانی اور چیئرپرسن نسرین محمود قصوری کی دور اندیش قیادت اور پاکستان کے تعلیمی منظر نامے میں انقلابی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ قائم مقام صدر نے کہا کہ انہوں نے نہ صرف تعلیمی نظام میں انقلاب برپا کیا بلکہ خواتین کے لیے تعلیم اور سماجی ترقی میں قائدانہ کردار کا راستہ بھی ہموار کیا۔ تعلیم پر نئے سرے سے غور کے مرکزی موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے قائم مقام صدر نے کہا کہ آج کی تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی سے چلنے والی دنیا میں یہ موضوع نہایت متعلقہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل لرننگ اور عالمی تبدیلیوں نے تعلیمی مقاصد کو نئی شکل دے دی ہے جس نے تعلیم کو محض روزگار کا ذریعہ نہیں بلکہ عالمی سطح پر معنی خیز تبدیلی لانے کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے۔ سید یوسف رضا گیلانی نے بیکن ہاؤس کی جدت، ڈیجیٹل ٹولز، پراجیکٹ بیسڈ لرننگ اور ابتدائی عمر میں ہی کاروباری مہارت کو شامل کرنے کی پالیسی کو پاکستان کے روشن مستقبل کی ضمانت قرار دیا۔ انہوں نے سپارک ٹینک انکیوبیٹر، گوگل رفرنسڈ سکول کا درجہ اور خصوصی ضروریات والے بچوں کے لیے شمولیت پر مبنی تعلیم کے ادارے کے عزم جیسی پہلوؤں کی تعریف کی۔ انہوں نے بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، کنکورڈیا کالجز، ہوم برج اور دی ایجوکیٹرز جیسے منصوبوں کی بھی تعریف کی جنہوں نے ملک بھر میں لاکھوں خاندانوں کو معیاری تعلیمی مواقع فراہم کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محمود علی قصوری ویلفیئر ٹرسٹ اور لائٹ ہاؤس اور فنیج اس بات کی مثال ہیں کہ تعلیم محض علم کا حصول نہیں بلکہ کردار سازی، مساوات اور سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ اساتذہ کو قوم کے حقیقی معمار قرار دیتے ہوئے قائم مقام نے ان کی خدمات کو سراہا اور طلبہ پر زور دیا کہ وہ علم کی تلاش جاری رکھیں اور سوالات کرتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ والدین کا تعلیم پر اعتماد پاکستان کے مستقبل میں سب سے مضبوط سرمایہ کاری ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے جو قومی ترقی، جمہوری استحکام اور محفوظ مستقبل کے لیے نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے سائنسی، تکنیکی اور تخلیقی تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے اور ملک کے ہر علاقے میں بچوں کے لیے معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ قائداعظم محمد علی جناح کے تاریخی الفاظ کو دہراتے ہوئے سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ تعلیم کے بغیر ایک قوم تاریکی میں بھٹکتی ہے جبکہ تعلیم روشنی اور بقا کی ضمانت ہے۔ بیکن ہاؤس کے وژن 2050 کو امید اور ترقی کی روشنی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب پرائیویٹ سیکٹر خدمت اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ قومی ترقی کا ایک اہم شراکت دار بن جاتا ہے۔ اپنے خطاب کے اختتام پر انہوں نے بیکن ہاؤس کو اس کی گولڈن جوبلی پر مبارکباد پیش کی اور دعا کی کہ اگلے پچاس سال تعلیم میں مسلسل جدت، برتری اور مساوات لے کر آئیں۔

بقیہ 5

کہا ہے کہ 27 ترمیم پر بانی پی ٹی آئی سے مشاورت کے بعد باقاعدہ ردعمل دیں گے۔ اڈیالہ جیل کے باہر میڈیا سے گفتگو میں بیرسٹر گوہر نے کہا کہ سیاسی کمیٹی میں اس پر حکمت عملی طے کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ہی 27 ویں ترمیم نے ملک میں دراڑیں ڈالی ہوئی ہیں، ایسے میں ایک نئی ترمیم سامنے لائی جارہی ہے، روایت ہے کہ آئین میں ترامیم اتفاق رائے سے کی جاتی ہیں۔

بقیہ 6

جارہے ہیں، بلیو اکانومی پاکستانی معیشت کے لیے گیم چینجر ثابت ہوگی۔ وزیرخزانہ نے یہ بات کراچی میں جاری پاکستان انٹرنیشنل میری ٹائم ایکسپو اینڈ کانفرنس 2025 (پی آئی ایم ای سی-25) کے دوسرے ایڈیشن میں آن لائن خطاب کے دوران کہی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ میری ٹائم ایکسپو اور کانفرنس کے لیے پاک بحریہ اور وزارت بحری امور مبارکباد کے مستحق ہیں، یہ تقریب پاکستان کے لیے گیم چینجر ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بطور ملک ہم اس وقت ایک اچھی پوزیشن میں ہیں کیوں کہ کئی عوامل اکٹھے ہو کر ایک مثبت صورتحال پیدا کر رہے ہیں، میعادی استحکام اور جغرافیائی سیاسی پس منظر نے ملکی معیشت کو مضبوط بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے روایتی شراکت دار، جنہوں نے ہر مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا، اب اس پوزیشن میں ہیں کہ ہم ان تعلقات کو مزید مستحکم کر سکیں، ہمیں حکومت سے حکومت (جی ٹو جی) بات چیت سے آگے بڑھ کر تجارت اور سرمایہ کاری کے بہا کو فروغ دینا چاہیے۔ اپنے خطاب میں وزیر خزانہ نے کہا کہ پاکستان کو اپنی معاشی پالیسیوں کے لیے بیرونی سطح پر توثیق ملی ہے، 2 سے 3 سال کے وقفے کے بعد تینوں بڑی عالمی ریٹنگ ایجنسیاں اس وقت ایک مقف پر متفق ہیں، نہ صرف اس لحاظ سے کہ انہوں نے رواں سال پاکستان کی ریٹنگ میں بہتری دکھائی ہے بلکہ ان کا مجموعی معاشی آؤٹ لک بھی مستحکم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اس وقت آئی ایم ایف پروگرام کا حصہ ہے، اور چند ہفتے قبل اسٹاف لیول معاہدے کا اعلان ہونا پاکستانی حکام پر اعتماد کی علامت ہے۔ وزیرخزانہ کے مطابق تجارت اور سرمایہ کاری میں متوقع اضافہ آئندہ مہینوں میں ملک کو پائیدار ترقی کی جانب لے جائے گا۔ بلیو اکانومی پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کی شروعات نسبتاً محدود سطح سے ہوئی ہے، ہم اس وقت قومی مجموعی پیداوار (جی ڈی پی) کا تقریبا 4.0 سے 5.0 فیصد بلیو اکانومی سے حاصل کر رہے ہیں، جو کہ تقریبا ایک ارب ڈالر کے برابر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کا موجودہ جی ڈی پی 411 ارب ڈالر ہے، لیکن ملک کی حقیقی معاشی صلاحیت 30 کھرب (3 ٹریلین) ڈالر تک پہنچ سکتی ہے، یہ دیکھنا حوصلہ افزا ہے کہ وزارتِ بحری امور نے ایک واضح ہدف مقرر کیا ہے، جو اگرچہ بلند لیکن بالکل قابلِ حصول ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا 2047 تک بلیو اکانومی کو 100 ارب ڈالر تک پہنچانے کا مقصد انقلابی اور درست وژن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ہدف تک پہنچنے کے بنیادی ستون مضبوط ہیں، جن میں پہلا ستون ماہی گیری اور آبی زراعت میں مہارت کا حصول ہے، پاکستان کی سمندری خوراک (سی فوڈ) کی برآمدات اس وقت 50 کروڑ ڈالر ہیں، اسے اگلے 3 سے 4 سال میں 2 ارب ڈالر تک بڑھانا ایک قابل حصول ہدف ہے۔ وزیرخزانہ نے یقین دہانی کرائی کہ بطور وزیرخزانہ، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پالیسی میں تسلسل یقینی بنایا جائے گا، جو ہم کہیں گے، اس پر عمل بھی ہوگا، یہی تسلسل اس سفر کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسرا اہم ستون بندرگاہوں اور لاجسٹکس کی جدید کاری اور ڈیجیٹل نظام کا فروغ ہے، اسی طرح قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کے لیے جدید مالیاتی ذرائع تلاش کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے گرین بانڈز جاری کر چکے ہیں، لیکن اب ہم بلو بانڈز اور مرکب مالیاتی نظام (blended financing) کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے منصوبوں کو فنڈ کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ محمد اورنگزیب نے مزید کہا کہ میرین بائیوٹیکنالوجی اور علاقائی تعاون بھی ترقی کے نئے مواقع فراہم کر رہے ہیں، جن کا مقصد بلیو اکانومی کے اصولوں کو پاکستان کی مجموعی معاشی تبدیلی کے ایجنڈے میں شامل کرنا ہے۔ آخر میں وزیر خزانہ نے پی آئی ایم ای سی کانفرنس میں شریک تمام ماہرین اور وفود کو ثمرآور اور تعمیری مکالمے کی نیک خواہشات پیش کیں اور کہا کہ وہ کانفرنس کے اختتام پر تجاویز اور آرا کے منتظر ہیں۔

بقیہ 7

کرپشن کا خاتمہ ممکن نہیں، جب تک کرپٹ افسران و اہلکاروں کو جیل کی کال کوٹھڑی میں بند نہیں کیا جاتا اس وقت تک کرپشن کا خاتمہ ممکن نہیں۔ تحریک انصاف نظریاتی کا نعرہ کرپشن کی سزا موت کو قانون بنا کر اس پر عملدرآمد کر کے ہی ہم کرپشن کے خاتمے کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اختر اقبال ڈار نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی نے 100 دن میں کرپشن کے خاتمے کا اعلان کیا تھا مگر 100 دن میں ہی کرپشن کے میگا سکینڈل منظر عام پر آئے، بشریٰ بی بی، گوگی، بزدار سمیت پی ٹی آئی کے بعض وزراء اور ارکان اسمبلی نے ترقیاتی کاموں میں کرپشن کے عالمی ریکارڈ بنائے۔ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخواہ، پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں تمام ترقیاتی کاموں کی مکمل فزیکل چیکنگ کروا کر بوگس کاموں کے عوض وصولی کرنے والے ٹھیکیداروں اور اہلکاروں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ شیخوپورہ جیسے چھوٹے شہر میں بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ، پبلک ہیلتھ، ہائی وے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ میں گزشتہ 10 سال کے ترقیاتی کاموں کے ریکارڈ کو قبضے میں لے کر اربوں کی کرپشن کرنے والے اہلکاروں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

بقیہ 8

تقریبا 380 ملین افراد غربت کا شکار ہیں اور خطہ موسمیاتی تبدیلیوں کے سنگین چیلنجز سے دوچار ہے، بڑی تعداد میں بچے غذائی قلت اور تعلیم سے محرومی کا سامنا کر رہے ہیں۔ وہ اسلام آباد میں پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (ایس ڈی پی آئی) کی 28 ویں سالانہ پائیدار ترقی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے جس کا موضوع "ابھرتی دنیا میں پائیدار ترقی کے غیر مرتب اور مرتب پیمانے" ہے۔ چار روزہ کانفرنس میں 45 سے زائد اجلاس ہوں گے جن میں ارکان پارلیمان، ماہرین معیشت، عالمی ماہرین ماحولیات، اور سفارت کار شرکت کر رہے ہیں۔ وفاقی وزیر پروفیسر احسن اقبال نے کہا کہ پاکستان رواں سال شدید سیلابی صورتحال سے دوچار ہوا، جس میں موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بعض اوقات آبی جارحیت کے اثرات بھی شامل ہو جاتے ہیں، نارووال میں آنے والا سیلاب اس کی ایک واضح مثال ہے۔ احسن اقبال نے کہا کہ یو این کی رپورٹ کے مطابق پائیدار ترقی کے صرف 17 فیصد اہداف درست سمت میں گامزن ہیں۔ اس تناظر میں کلائمیٹ فنانس کی منصفانہ تقسیم نہایت ضروری ہے تاکہ ترقی پذیر ممالک اس حوالے سے اپنے اہداف حاصل کر سکیں۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی نے کہا کہ وزیراعظم نے موسمیاتی مسائل کو معاشی مسائل قرار دیا ہے اور حکومت "اڑان پاکستان" پروگرام کے تحت پانی، خوراک، تعلیم، اور روزگار جیسے چیلنجز سے نمٹنے پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اس وقت ڈھائی کروڑ بچے سکول سے باہر ہیں۔ حکومت تعلیم کے فروغ کیلئے "ایجوکیشن ایمرجنسی" کے تحت جامع اقدامات کر رہی ہے تاکہ ہر بچے کو تعلیم کا حق فراہم کیا جا سکے۔ احسن اقبال نے کہا کہ حکومت پانچ ترجیحات (5 ایز) پر توجہ مرکوز کر رہی ہے جن میں برآمدات، انرجی، ماحول، مساوات اور تعلیم شامل ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ آبادی میں تیز رفتار اضافہ ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے، اگر ہم نے آبادی میں اضافے پر قابو نہ پایا تو وسائل پر دباؤ بڑھتا جائے گا۔ وفاقی وزیر نے مزید کہا کہ پاکستان کو ٹیکنالوجی اور اختراع کے فروغ سے اپنی معیشت کو مضبوط بنانا ہوگا تاکہ پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں کامیابی ممکن ہو۔

بقیہ 9

جسٹس شاہد کریم نے شہری ہارون فاروق سمیت دیگر کی درخواستوں پر سماعت کی، ڈپٹی کمشنر لاہور پیش ہوئے۔ عدالت نے استفسار کیا کہ آپ کا نوٹیفکیشن ہے کہ مارکیٹس 10 بجے بند کرنے کی خلاف ورزیاں جاری ہیں، یہ نوٹیفکیشن 2023 کا ہے اس پر عملدرآمد کرائیں آپ کا نوٹیفکیشن کیا کہتا ہے، جس پر ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ نوٹیفکیشن کے مطابق بازار 10 بجے اور ریسٹورنٹس 11 بجے بند ہوں گے۔ دوران سماعت عدالت نے ریمارکس دیئے کہ ایک تجویز ہے کہ ایک ماہ کے لئے اتوار کو تمام کمرشل سرگرمیاں بند کرنی چاہیے، ایک دو ماہ یا چار ہفتے ایسا کرنا پڑے گا، شادی ہالز پر بھی نظر رکھیں، پورے دس بجے ہالز بند ہونے چاہئیں، شادیوں پر ون ڈش کی خلاف ورزی بھی ہو رہی ہے لیکن اس کا ماحولیات سے تعلق نہیں۔ عدالت نے ہدایت کی کہ شہر میں پانچ منٹ کے لئے بھی ٹریفک بند نہیں ہونی چاہیے، اس حوالے سے ڈی سی لاہور کو رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت کر دی۔ دوران سماعت عدالت نے شہر میں واسا کے تعمیراتی پروجیکٹس پر تشویش کا اظہار کیا اور ریمارکس دیئے کہ پچھلے چھ مہینے سے واسا کے تعمیراتی کام جاری ہیں، جگہ جگہ تعمیراتی کام ہو رہا ہے، واسا بتائے کہ اس کے پروجیکٹ کب ختم ہوں گے، واسا کے پروجیکٹ شروع ہوتے ہیں ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ پائپ لائن ڈالنے کا پروجیکٹ لمبا نہیں ہونا چاہیے، آپ نے بڑے بڑے پائپ لاکر چھ ماہ پہلے سڑکوں پر رکھ دیئے، اس وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں یہ کیا طریقہ کار ہے، پورے لاہور میں اتنی مٹی کر دی گئی ہے جس کی کوئی حد نہیں، اتنی مٹی میں سموگ گن کیا کام کرلے گی۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ ہر بندہ اپنی ذمہ داری ادا کرے یہ میرا اکیلے کا کام تو نہیں، محکمہ ماحولیات واسا اور ایل ڈی اے کو جرمانے کیوں نہیں کرتے، واسا اپنے سارے پروجیکٹس کی تمام تفصیلات عدالت میں پیش کرے، بتایا جائے کنٹریکٹ کے مطابق یہ پروجیکٹ کب ختم ہونے تھے۔ بعدازاں عدالت نے سموگ کیس کی سماعت جمعے کے روز تک ملتوی کردی۔

بقیہ 10

ہے بلکہ وہ ایک ایسے نظریاتی آدمی تھے جنہوں نیساری انسانیت کے لئے امن و برابری اور تحمل و برداشت کو فروغ دینے کا درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ بابا گرونانک کی دائمی تعلیمات بشمول انسانیت سے محبت، بے لوث خدمت، بین المذاہب ہم آہنگی نسلوں کو رہنمائی فراہم کر رہی ہے اور ان کا اتحاد و یگانگت اور رواداری کا پیغام ایک پرامن اور انصاف پسند دنیا کو قائم کرنے کے لیے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کیلئے یہ باعث فخر ہے کہ پاکستان بابا گرونانک دیو جی کی زندگی اور تعلیمات سے متعلقہ متعدد گوردواروں بالخصوص گوردوارہ جنم آستان ننکانہ صاحب کی حفاظت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان تمام مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا غیر متزلزل عزم رکھتی ہے، اسی عزم کے مطابق حکومت ان تمام مذہبی مقامات کی حفاظت اور خراج عقیدت کے لئے آنے والے زائرین کی رسائی میں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہر سال دنیا بھر سے آنے والے سکھ یاتریوں کو ان مقدس مقامات پر خوش آمدید کہتا ہے اور ہر ممکن سہولیات فراہم کرتا ہے، آیئے آج کے اس پر مسرت دن کو مناتے ہوئے بابا گرونانک کے امن و رواداری اور باہمی ہم آہنگی کے پیغامات سے سبق حاصل کرتے ہوئے دنیا کو اتحاد و یگانگت، باہمی عزت اور امن کا گہوارہ بنائیں۔

بقیہ 11

استعمال یا غیر مجاز مقاصد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے، تمام گاڑیوں کا ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کیا جائے تاکہ نگرانی موثر اور شفاف بنائی جا سکے۔ سندھ کابینہ کی ذیلی کمیٹی برائے کفایت شعاری کا سندھ کے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن کی صدارت اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں صوبائی وزیر بلدیات سید ناصر حسین شاہ، وزیر برائے ایکسائز و ٹیکسیشن مکیش کمار چاؤلہ، وزیر برائے داخلہ، قانون و پارلیمانی امور ضیا الحسن لنجار، وزیر برائے جیل خانہ جات و ورکس اینڈ سروسز علی حسن زرداری، متعلقہ محکموں کے سیکریٹریز اور اعلی افسران شریک ہوئے۔ اجلاس میں مختلف محکموں کی جانب سے سرکاری گاڑیوں (وہیکلز) کی الاٹمنٹ اور استعمال سے متعلق تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا۔ وزارت قانون، پارلیمانی امور، بلدیات، داخلہ، اطلاعات، اینٹی کرپشن، اور یونیورسٹیز اینڈ بورڈز کے لیے نئی گاڑیوں کی خریداری، ضرورت، اور مالی اثرات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ شرجیل انعام میمن نے کہا کہ کابینہ نے کفایت شعاری کے اصولوں کو اپنی پالیسی کا بنیادی حصہ بنایا ہے، سرکاری گاڑیوں کی خریداری، مرمت، اور استعمال کے تمام مراحل میں شفافیت یقینی بنائی جائے گی، جن محکموں کو گاڑیوں کی اشد ضرورت ہے، انہیں سہولت دی جائے گی، غیر ضروری اخراجات سے گریز ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلی سندھ کی ہدایت کے مطابق تمام محکموں کو اپنے اخراجات میں کمی اور مالی نظم و ضبط پر عملدرآمد یقینی بنانا ہوگا۔ سینئر وزیر نے افسران کو ہدایت کی کہ ہر محکمے کی موجودہ گاڑیوں کی تعداد، حالت، اور ضرورت کے بارے میں مکمل رپورٹ پیش کی جائے تاکہ ضرورت کی بنیاد پر فیصلے کئے جا سکیں، سرکاری گاڑیوں کے ذاتی استعمال یا غیر مجاز مقاصد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ شرجیل انعام میمن نے کہا کہ تمام گاڑیوں کا ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کیا جائے تاکہ نگرانی موثر اور شفاف بنائی جا سکے۔

بقیہ 12

کوئی بھی ترمیم نہیں ہوسکتی ہے۔ منگل کو میڈیا سے گفتگو میں طلال چوہدری نے کہا کہ کسی بھی آئینی ترمیم کیلئے دوتہائی اکثریت درکار ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 27 ویں آئینی ترمیم بھی پیپلز پارٹی کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں ہے، قومی مفاد کی کسی بھی ترمیم میں اپوزیشن سمیت تمام جماعتوں کو شامل کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر مملکت برائے داخلہ نے کہا کہ ماضی میں فضل الرحمان کے ذریعے بانی پی ٹی آئی کو بھی آن بورڈ لیا مگر انہوں نے آخر میں ووٹ نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ 26 ویں ترمیم پر اسپیکر آفس میں اپوزیشن کے تمام تحفظات دور کیے تھے، 27 ویں ترمیم کیلئے دوسری سیاسی جماعتوں کو بھی آن بورڈ لیا جائے گا۔ طلال چوہدری نے کہا کہ بہتری کے لیے ترامیم کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے، پارلیمنٹ اگر قانون سازی نہیں کرے گی تو اور کیا کرے گی۔

بقیہ 13

سزا معطلی کیس کی جلد سماعت مقرر کرنے کی درخواست اسلام آباد ہائیکورٹ میں جمع کروادی۔ درخواست میں کہا گیا کہ جوڈیشل پالیسی کے مطابق ضمانت اور سزا معطلی کی درخواستوں کو ترجیحی بنیاد پر سنا جاتا ہے، درخواست گزار کے کیس کو بلا جواز پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ درخواست میں موقف اپنایا گیا کہ بانی پی ٹی آئی کی اہلیہ بشریٰ بی بی کا کیس مقرر نہ کرنا وٹیسن پروٹیکشن ایکٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کے منافی ہے۔ بشریٰ بی بی کی سزا معطلی کی درخواست جلد سماعت کے لیے مقرر کرنے کی استدعا کی گئی ہے جبکہ درخواست میں نیب کو فریق بنایا گیا ہے۔

بقیہ 14

شفاف ٹرائل ہونا چاہیے، جب کوئی جرم سرزد ہوتا ہے تو یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ آپ کس عہدے پر فائز ہیں، اس کی آڑ میں چھپا نہیں جاسکتا کہ آپ وزیر اعلیٰ ہیں، شہباز شریف کے ہتک عزت کے دعوی کیس کو 8 سال کا عرصہ گزر چکا ہے، عمران نیازی اس کیس میں 120 بار التواء لے چکے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ اس کیس میں حق اور سچ کی فتح ہوگی اور عمران نیازی کو رسوائی ہوگی، یہ پہلی بار نہیں ہے کہ بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہو رہے ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف کے عمران خان کے خلاف دائر ہتک عزت کیس میں بیان ریکارڈ کرانے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے جولائی 2017 میں عمران احمد نیازی کے خلاف ہتک عزت کا دعوٰی کیا تھا اور میں بطور گواہ اس میں پیش ہوا تھا۔ اس کیس کو آٹھ سال ہوگئے ہیں اور اس میں عمران نیازی نے 120 بار التواء کی تاریخ لی ہے۔ آج بھی ان کے وکیل مصروفیت کی بناء پر موجود نہیں تھے اور ہم نے درخواست کی کہ ہمارا بیان ریکارڈ کر لیا جائے اور جب وکیل ہوں تب جرح کر لی جائے۔ 2017 میں عمران نیازی جنہیں الزام خان بھی کہتے ہیں نے الزام لگایا کہ شہباز شریف نے انہیں کہا ہے کہ وہ پانامہ پیپر کے کیس کو واپس لے لیں میں آپ کو 10 ارب روپے دوں گا، جس طرح عمران نیازی نے اور بہت سے الزامات لگائے یہ بھی ان میں سے ایک تھا، شہباز شریف نے اسی وقت عمران نیازی کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا جس میں اب خاصی پیشرفت ہوچکی ہے، ہم نے حقائق عدالت کے سامنے رکھے ہیں کہ یہ الزام نہ صرف جھوٹا بلکہ مضحکہ خیز ہے، اسے مختلف جلسوں اور ٹی وی ٹاک شوز میں بار بار دہرایا گیا بلکہ مہم چلائی گئی لیکن عمران نیازی اس بارے کسی قسم کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکے۔ میں نے عدالت میں کہا ہے کہ شہباز شریف کی عوامی خدمت کی ایک تاریخ ہے، وہ 1988 سے صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے آرہے ہیں، قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رہے ہیں، تین بار بار وزیراعلیٰ پنجاب منتخب ہوئے، انکی سیاسی اور سماجی خدمات ہیں، وہ لاہور چیمبر کے صدر رہے ہیں، شہباز شریف ترقی اور عوامی خدمت پر یقین رکھتے ہیں اس کے لئے انہوں نے اپنا خون پسینہ دیا ہے لیکن ایک مجرم جو کرپشن کے کیس میں اڈیالہ جیل میں قید ہے وہ جھوٹے الزام لگاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران نیازی کے پاس اپنے دفاع میں کہنے کو کچھ نہیں ہے، ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں جو عدالت میں پیش کر سکیں، ان کا بیان من گھڑت اور فریب پر مبنی تھا اور اس کے ذریعے عمران نیازی نے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، یہ جھوٹا الزام شہباز شریف کی ساکھ کو متاثر کرنے کے لئے لگایا گیا، ہم امید کرتے ہیں ہمیں اس کیس میں انصاف ملے گا، عمران خان کے ٹولے کے ایک رکن کو بیرون ملک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہ شخص افواج پاکستان پر الزام لگاتا تھا، اسے نہ صرف ہرجانے کی سزا ہوئی بلکہ اس کو کہا گیا کہ وہ جھوٹا ثابت ہوا ہے، وہ ایک دہشتگرد احسان اللہ احسان کا انٹرویو کرتا ہے، کسی مہذب ملک میں دہشتگردی کی سپورٹ قانونی اور اخلاقی طور پر جائز نہیں سمجھی جاتی، اس نے ایک دہشتگرد کے نظریات اور خیالات کو سوشل میڈیا پر فروغ دیا، یہ بدترین عمل ہے کوئی بھی مہذب ملک اس کو برداشت نہیں کرتا، اینٹی پاکستان ایجنڈا چلانے والے کو مات ہوئی، اسے نہ صرف ہرجانہ دینا پڑا بلکہ مقدمے کے اخراجات دینے پڑے، اسے خفت ہوئی، اس کیس میں کیونکہ عمران نیازی کے پاس اپنے الزامات کا کوئی ثبوت نہیں ہے، یہ سرٹیفائیڈ جھوٹا ہے کرپشن کے کیس میں اندر ہے، اس نے ہمیشہ جھوٹ، منافقت اور الزام تراشی کی سیاست کی ہے، اسے بھی اس کیس میں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ اتنا جھوٹ بولتے ہیں کہ پھر یوٹرن اور اباؤٹ ٹرن تو راؤنڈ اباؤٹ بن گیا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اس کیس میں حق اور سچ کی فتح ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ کے کور کمانڈر ہاؤس پر حملے میں ملوث ہونے اور سزا کے حوالے سے کہا کہ جب کوئی جرم سرزد ہوتا ہے تو یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ آپ کس عہدے پر فائز ہیں، کور کمانڈر ہاؤس جانے کی ویڈیوز خود دکھائی گئیں، اب دو ویڈیوز کے ذریعے کنفیوژن پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، زمان پارک کی ویڈیوالگ ہے، اس کا شفاف ٹرائل ہونا چاہیے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے آنا چاہیے، اس کی آڑ میں چھپا نہیں جاسکتا کہ آپ وزیر اعلیٰ ہیں، قانونی کارروائی بنتی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی کو چلنا چاہیے۔ انہوں نے 27 ویں آئینی ترمیم کے حوالے سے کہا کہ بلاول بھٹو کے ٹوئٹ کے بعد میں نے اس پر بات کی ہے، جو عدالتی پراسس ہیں انہیں مزید تقویت ملنی چاہیے اور یہ واضح ہوں اور کوئی ابہام نہ رہے، جو ترامیم زیر غور ہیں اس میں آئینی بنچ کے حوالے سے عدالت کی طرف مشاورت ، پاکستان کو بہت سارے سیکورٹی چیلنجز درپیش ہیں، بہت سے پیچیدہ معاملات ہیں جن پر بحث چل رہی ہے اس لیے حتمی بات کرنا قبل از وقت ہوگا اور قیاس آرائیوں سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے چینی کی قیمتوں کے حوالے سے کہا کہ ایک حکومت تھی جس نے پاکستان کو ڈیفالٹ کے دہانے پر پہنچا دیا تھا، نواز شریف کے دور میں مہنگائی دیکھیں اس وقت یہ تین فیصد کی شرح پر تھی، عمران خان کے دور میں یہ پچیس ہوئی، پی ٹی آئی کے چار سالہ دور میں خارجہ پالیسی ناکام رہی، دوست ممالک کے سربراہان کو کہا گیا میں تمہاری، ثقافت، مذہب اور حالات کو تم سے بہتر جانتا ہوں اور ٹائی ٹینگ کر کے تضحیک کی گئی، یہ کہا گیا کہ میں خودکشی کرلوں گا لیکن آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاؤں، خودکشی تو نہ کی لیکن آئی ایم ایف کے پاس چلے گئے اور ان کی شرائط پوری کیں، اس وقت مہنگائی اڑتیس فیصد تھی، آج حکومت کی کاوشوں سے چار سے پانچ فیصد کے درمیان ہے، پالیسی ریٹ بائیس سے گیارہ فیصد پر آیا ہے، سٹاک مارکیٹ روز نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے، پاکستان معاشی طور پر آج اپنے پاؤں پر کھڑا ہے۔ سری لنکا ہمارا پڑوسی ملک ہے لیکن عمران خان کی جانب سے پاکستان کے سری لنکا بننے کی دعائیں کی گئیں اور کہا گیا کہ پاکستان ڈیفالٹ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے پاکستان کی مدد کی ہم نے جنگ جیتی، عسکری فتح ملی، دنیا میں پاکستان کو عزت ملی، آج اکنامک معاہدے ہو رہے ہیں، سنٹرل ایشیاء، چین، سعودیہ اور امریکہ سمیت ہر ملک اکنامک تعلقات بڑھانا چاہتا ہے، سعودی عرب میں معاشی تعاون کا فریم ورک لانچ ہوا، اس سے براہ راست سرمایہ کاری بڑھے گی، تجارت بڑھے گی تو ہمارا تجارتی خسارہ کم ہوگا، میکرو اکنامک اشاریے سب کے سامنے ہیں، ورلڈ بینک وزیراعظم شہباز شریف کو کہہ رہا ہے کہ آپ کی ایف بی آر کے لئے اصلاحات درست ہیں، آپ کی معیشت صحیح سمت میں گامزن ہیں، فچ اور موڈی نے ریٹنگ بہتر کیں، آج مہنگائی نیچے ہے، زر مبادلہ کے ذخائر تاریخی سطح پر بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرانے کے سوال کے جواب میں کہا کہ ہم اختیارات دینے کے حامی ہیں، جو قانون بنایا گیا ہے اس کے لئے وزیر بلدیات نے وسیع مشاورت کی ہے، یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہونے جارہے ہیں، یہ پہلے بھی ہوئے ہیں، عدالت کے آرڈرز موجود ہیں، جو ابہام ہے وہ دور ہو جائے گا، جلد انتخابات ہونے چاہیے اور موثر اس نظام میں

بقیہ 15

تک رسائی میں اہم کردار ادا کریں گی۔ جنید انوار چوہدری نے کہا کہ پاکستان جلد ہی گہرے سمندر کی بندرگاہوں والا ملک بنے گا۔ ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان میری ٹائم تربیت، سیکیورٹی اور ڈیجیٹل لاجسٹکس میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ رومانیہ کے سفیر نے پاکستانی اسپورٹس اور زرعی مصنوعات میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ ملاقات میں سرمایہ کاری اور نئے تجارتی راستوں کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر پاکستان اور رومانیہ نے اقتصادی، تعلیمی اور ثقافتی تعاون بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا

بقیہ 16

امن وامان سے متعلق مشاورتی اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ 12 نومبر کو امن جرگہ بلایا جائے گا۔ امن جرگہ صوبائی اسمبلی میں صبح 11 بجے منعقد ہوگا، جرگہ میں سیاسی جماعتوں کے سربراہان، صدور اور جنرل سیکریٹریز کو مدعو کیا گیا ہے۔ خیبر پختونخوا کے سابق وزراءاعلیٰ کو بھی امن جرگہ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے جبکہ امن جرگہ میں سول سوسائٹی کے نمائندگان اور بار ایسوسی ایشن کے اکابرین بھی شرکت کریں گے۔

بقیہ 17

جمع کرائی گئی جس پر عدالت نے جواب کی کاپی فریقین کو فراہم کرنے کی ہدایت کی جبکہ نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی نے عدالت سے جواب جمع کرانے کیلئے وقت مانگ لیا۔ وکیل سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ میری بانی پی ٹی آئی تک رسائی نہیں، ہدایات لینے کے بعد ہی جواب دے سکتا ہوں۔ جسٹس ارباب محمد طاہر نے سلمان اکرم راجہ سے استفسار کیا کہ کیا آپ کے پاس اختیار نہیں ہے؟ جس پر ایڈووکیٹ سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ میں نے بانی پی ٹی آئی کے ساتھ بیٹھ کر مشاورت کرنی ہے۔ جسٹس ارباب محمد طاہر نے استفسار کیا کہ جیل حکام نے آنا تھا، وہ کہاں ہیں؟ جیل حکام نے کوئی رپورٹ جمع کرائی ہوئی ہے وہ لے لیجئے گا۔ سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ اسلام آباد ہائیکورٹ کے فل بنچ کے حکم کے باوجود ہماری بانی پی ٹی آئی سے ملاقات نہیں کرائی جارہی، جس پر جسٹس ارباب محمد طاہر نے ریمارکس دیئے کہ ہم یہ درخواست ملاقات کیلئے نہیں سُن رہے۔ ایڈووکیٹ سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ عدالت یہ ہدایت کردے کہ بانی پی ٹی آئی سے میری ملاقات کرادی جائے۔ عدالت نے کہا کہ فل بنچ نے بانی پی ٹی آئی سے ملاقاتوں کا آرڈر کیا ہوا تھا، جس پر ایڈووکیٹ سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ وہ صرف زبانی آرڈر تھا، تحریری حکمنامہ نہیں ملا۔ جسٹس ارباب محمد طاہر نے استفسار کیا کہ آرڈر نہیں ملا؟ ہم نے آرڈر پر دستخط کر دیئے تھے، آپ نے آرڈر کیلئے اپلائی نہیں کیا ہوگا جس پر سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ ہم نے اپلائی کیا تھا کاپی نہیں ملی، اب دوبارہ کر دیتے ہیں۔ عدالت نے ہدایت کی کہ جیل حکام سلمان اکرم راجہ کی بانی پی ٹی آئی سے ملاقات یقینی بنائیں۔ ایڈووکیٹ سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ ملاقات کا دن ہے اور آپ ملاقات کرانے کا حکم دیں، جس پر عدالت نے کہا کہ آج ہو یا آئندہ منگل ملاقات ہو جائے، وکیل نے استدعا کی کہ ملاقات کیلئے آرڈر میں لکھ دیا جائے۔ جسٹس ارباب طاہر نے کہا کہ جیل حکام بانی پی ٹی آئی سے سلمان اکرم راجہ کی ملاقات یقینی بنائیں، ڈپٹی اٹارنی جنرل اور سٹیٹ کونسل فون کال کے ذریعے جیل حکام کو آگاہ کریں۔ اس پر سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ آپ کے پچھلے آرڈر سے تو ہمیں ملاقات نہیں کرنے دی گئی، پھر کوشش کر لیتے ہیں، کوشش جاری رکھیں گے، کسی دن تو یہ دروازہ کھلے گا، پچھلے سات آٹھ ماہ سے مسلسل عدالتی حکم کی توہین کی جا رہی ہے۔ ایڈووکیٹ سلمان اکرم راجہ نے کیس سے متعلق بانی سے مشاورت کیلئے وقت مانگ لیا اور کہا کہ بانی سے ملاقات کر کے عدالت کو کیس سے متعلق آگاہ کروں گا۔ عدالت نے سلمان اکرم راجہ کو بانی سے ملاقات کی اجازت دینے کی ہدایت کرتے ہوئے کیس کی سماعت ملتوی کردی۔

بقیہ 18

کے آغاز پر ان کا دلی شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر نے یونین کونسل 112، اعظم گارڈن، کرامت کالونی اور وارث کالونی میں جدید واٹر فلٹریشن پلانٹس کا افتتاح کیا۔ انکا کہنا تھا کہ ان منصوبوں کے ذریعے علاقے کے مکینوں کو صاف، معیاری اور صحت بخش پینے کے پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی جو کہ عوام کی بنیادی ضرورت اور صحت مند معاشرے کی ضمانت ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے بیرسٹر ملک عمیر سیف کھوکھر نے کہا کہ عوامی خدمت ہی اصل سیاست ہے، ترقیاتی منصوبے عوام کی فلاح اور سہولت کے لیے شروع کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی ہدایت کے مطابق لاہور کے تمام علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جارہا ہے تاکہ عوام کو بنیادی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کی جا سکیں۔ اس موقع پر ملک عدنان ذوالفقار کھوکھر، سپورٹس کوآرڈینیٹر بلال قیصر، ملک فیضان کھوکھر، مظہر چشتی، فیصل رسول گجر، کوآرڈینیٹر واٹر فلٹریشن پلانٹ حمید بٹ، چیئرمین چوہدری پرویز جٹ، وائس چیئرمین ملک کاشف حسین کھوکھر، چیف کوآرڈینیٹر ملک فیصل اشرف کھوکھر سمیت علاقے کی معزز شخصیات اور عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔

بقیہ 19

مکمل کرنے کے بعد متعلقہ خاندانوں میں ادائیگی کا عمل شروع کر دیا گیا، سیلاب متاثرین میں 10 ارب روپے تقسیم کیے گئے، مزید ادائیگیوں کا سلسلہ 30 نومبر تک مکمل کر لیں گے۔ وزیر اطلاعات پنجاب کا کہنا تھا کہ مخالفین بھی مریم نواز شریف کے اقدامات کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب نے حکومت کے پہلے سال میں شروع ہونے والے پروجیکٹس میں سے زیادہ تر مکمل کر لیے ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ مریم نواز شریف نے جو وعدے کر کے پروجیکٹس شروع کیے وہ مکمل کیے ہیں، ساتھ ہی جن منصوبوں کے حوالے سے کوئی اعلان یا وعدے نہیں کیا، انہیں بھی مکمل کر لیا گیا۔ عظمیٰ بخاری نے سابق حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ پچھلی حکومت کے کلرکوں کے گھروں سے بھی کروڑوں روپے نکل رہے ہیں، پنجاب میں سرکاری نوکریوں کے لیے ریٹ کا بازار لگا ہوا تھا، تاہم موجودہ حکومت میں افسران کی تعیناتی و ترقی ان کی پرفارمنس کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ وزیر اطلاعات پنجاب کا کہنا تھا ستھرا پنجاب منصوبہ، جیسا پروگرام پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں آیا، اس منصوبے سے تقریباً ایک لاکھ 40 ہزار سے زائد افراد کو نوکریاں ملیں، منصوبے میں اربوں روپے کی مشینری شامل کی گئی، ہزاروں ٹن کچرے کو ٹھکانے لگایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پنجاب کی الیکٹرک بسوں پر بہت زیادہ بات ہوئی ہے، صوبے میں الیکٹرک بسوں کا پہلا فیز مکمل کر لیا گیا، جس کے تحت مختلف شہروں کو 200 بسیں فراہم کی گئیں، 19 نومبر سے شروع ہونے والے فیز 2 میں مزید شہروں کو ای بسیں دی جائیں گی۔ عظمیٰ بخاری کا کہنا تھا کہ رواں برس دسمبر میں پنجاب حکومت کے پاس 1100 الیکٹرک بسیں پہنچ جائیں گی، جو صوبے کے 42 مختلف شہروں کی دی جائیں گی۔ وزیر اطلاعات پنجاب نے سموگ کے حوالے سے مزید کہا کہ پچھلے سال اکتوبر اور نومبر میں رواں برس سے زیادہ سموگ تھی، اس سال سموگ کے نمبر بہتر ہوئے ہیں، آئندہ برسوں میں مزید بہتر ہونے کا امکان ہے

بقیہ 20

کو واٹس ایپ کیا ہے، آرڈر کی کاپی میرا ایسوسی ایٹ لے کر آرہا ہے، جسٹس ارباب صاحب نے ایڈووکیٹ جنرل کو میری ملاقات کے بارے حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم 27 ویں ترمیم کو رد کرتے ہیں، اس اسمبلی کے استحقاق کو رد کرتے ہیں، کوئی بھی آئینی ترمیم فارم 47 والی اسمبلی نہیں کرسکتی، بلاول بھٹو کے ٹوئٹ کے ذریعے جو باتیں سامنے آئی ہیں انتہائی خوفناک ہیں۔ سلمان اکرم راجا نے کہا کہ پاکستان میں آئین کے بنیادی ڈھانچے کو تبدیل کیا جارہا ہے، آزاد عدلیہ کے تصور کو ختم کیا جارہا ہے۔ ہم تو اس ترمیم کی بہر حال مخالفت کریں گے، ہم سمجھتے ہیں تمام جماعتوں کو اس کی مخالفت کرنی چاہیے۔

بقیہ 21

ڈی ایس پی اظہر شاہ نے پولیس ٹیم کے ہمراہ علیمہ خان کے وارنٹ گرفتاری پر باقاعدہ تعمیل کروالی۔ علیمہ خان نے اڈیالہ جیل کے قریب وارنٹ پر دستخط کیے جس کے بعد گرفتاری موخر ہوگئی۔ عدالت کے احکامات کے مطابق علیمہ خان کے وارنٹ پر دستخط کروا کر کارروائی مکمل کر لی گئی ہے، تاہم فی الحال گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

بقیہ 22

تعاون خوش آئند ہے، وزیراعظم شہباز شریف کیکردار اور مسلسل تعاون پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایرانی سفیر نے کہا کہ چند ماہ قبل ایرانی صدر کے دورہ پاکستان نے تعلقات کا نیا باب رقم کیا، پاکستان کے عوام اور حکومت نے ہر مشکل میں ایران کا ساتھ دیا، صیہونی جارحیت کے مقابلے میں پاکستان نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، ایران کے عوام پاکستان کی دوستی اور بھائی چارے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے، معاہدے پاک ایران تعاون کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوں گے۔

بقیہ 23

بارے میں بات کی جاتی ہے، آزاد کشمیر میں جس طرح گولیاں برسائی گئیں وہ بھی زیادتی ہے، آزاد کشمیر میں حکومت کی تبدیلی کے پیچھے خدا جانے ان کا کیا مقصد ہے؟ لگتا ہے دونوں جماعتوں کو بٹھا کے بتایا گیا ہے 27 ویں ترمیم پاس کریں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ شاہ محمود قریشی سے ملے وہ بھاگے ہوئے بھگوڑے ہیں، جو لوگ پی ٹی آئی کو چھوڑ کر بھاگ گئے انہیں کوئی حق نہیں کہ وہ پی ٹی آئی کے بارے میں بات کریں، یہ لوگ پی ٹی آئی کے غدار ہیں، شاہ محمود قریشی سے کسی کی ملاقات کی کوئی اہمیت نہیں، چھبیسویں ترمیم واپس لیں آئین کے مطابق ملک چلائیں راستہ نکل آئے گا، ہم کسی قسم کی کوئی ڈیل نہیں چاہتے عدالتی نظام سے ریلیف چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کی بے بسی کی وجہ سے چھبیسویں آئینی ترمیم کو چیلنج کیا ہے، ہمیں عدالتوں سے امید تو نہیں لیکن کوشش جاری رکھیں گے، 27 ویں ترمیم کے حوالے سے اصول پر ہر کسی سے بات ہوسکتی ہے، چھبیسویں ترمیم سے پہلے ہم نے مولانا فضل الرحمن صاحب سے بھی بات کی، جو بھی ستائیسویں ترمیم کی مخالفت کرے گا ہم اس کے ساتھ ہیں۔

بقیہ 24

پتہ نہیں یہ کوئی اور کر رہا ہے۔ علی ظفر نے کہا کہ دہشت گردی ہم سب کا مسئلہ ہے، دہشت گردی ختم کرنے سے متعلق مؤقف مختلف ہو سکتے ہیں، آپریشنز بھی ہوتے ہیں لیکن ہمیں اس پر یکسوئی سے بات کرنا ہوگی، دہشت گردی کی ایک وجہ غربت اور بے روزگاری بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے پی نے صوبہ چلانا ہے، گورننس دیکھنی ہے، وزیر اعلیٰ ایک سیاسی جماعت کے نمائندے ہیں وہ سیاسی بات بھی کرسکتے ہیں، وزیر اعلیٰ اگر بانی چیئرمین کی رہائی کی بات کرتے ہیں تو اس میں کیا غلط ہے؟ سینیٹر علی ظفر نے کہا کہ فلور آف دی ہاؤس آپ ہر وہ بات کر سکتے ہیں جو نیشنل انٹرسٹ میں ہو۔ اسلام آباد آنے کی کال کے بارے میں نہیں جانتا، بانی کی کوئی ہدایات نہیں ہیں، اگر ملاقات ہوئی تو مزید ہدایات آسکتی ہیں۔ پی ٹی آئی رہنما نے کہا کہ ملاقاتوں کی فہرستوں کی بات بہت چھوٹی ہے، ہوسکتا ہے غلطی سے دو فہرستیں جاری ہوئی ہوں، آئندہ نہیں ہوں گی، میں اپنے آپ کو ان تمام چیزوں سے بالا سمجھتا ہوں، میں کسی کے خلاف بات نہیں کرتا اس دن غلطی سے دو فہرستیں آگئیں آج ایک ہی ہے، مستقبل کی بات کر کے آگے بڑھنا چاہیے۔

بقیہ 25

پارلیمانی پارٹی نے 27 ویں آئینی ترمیم کے خلاف مزاحمت کا فیصلہ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اجلاس میں 27 ویں آئینی ترمیم، این ایف سی ایوارڈ اور اپوزیشن لیڈر تعیناتی پر گفتگو کی گئی، اپوزیشن لیڈر کی تعیناتی کے لیے پی ٹی آئی ارکان نے سینیٹ میں احتجاج کا فیصلہ کیا ہے۔ اس موقع پر ارکان نے موقف اختیار کیا کہ بلوچستان عوامی پارٹی اپوزیشن بینچوں پر بھی ہے اور وزارتیں بھی لی ہیں۔ ذرائع کے مطابق اپوزیشن کی جانب سے سینٹ میں اپوزیشن بینچز کی تعداد پر سوالات اٹھائے جائیں گے۔

بقیہ 26

کم ہونے کے باعث پاکستان نے 2026 کیلئے 79 کارگوز تجویز کئے ہیں، آئندہ سال مئی سے اکتوبر تک 18 جبکہ جنوری سے اپریل تک 11 کارگوز موخر کرنے کا پلان دیا گیا ہے، اگر قطر نے پلان نہ مانا تو کوٹے کے مطابق درآمدی ایل این جی کارگوز منگوانے پڑیں گے۔ حکام وزارت پیٹرولیم کے مطابق پاکستان اور قطر کے درمیان طویل المدتی درآمدی ایل این جی کا معاہدہ 2031 تک ہے، معاہدے کے تحت پاکستان قطر سے ماہانہ 9 درآمدی ایل این جی کے کارگوز منگواتا ہے، معاہدے کے تحت آئندہ سال کا پلان ایڈوانس دینا پڑتا ہے۔ حکام کے مطابق رواں سال درآمدی ایل این جی گیس کے گھریلو کنکشنز پر پابندی اٹھائی گئی ہے۔

بقیہ 27

نیا آباد میں بلڈنگ کی غیر قانونی تعمیر کرنے کی اجازت دینے کے مقدمے میں ملزمان کی درخواست ضمانت کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے افسر سمیت 13 ملزمان کی ضمانت مسترد کردی۔ اینٹی کرپشن نے ایس بی سی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر امتیاز سمیت 10 ملزمان کو گرفتار کرلیا جبکہ 3 ملزمان درخواست ضمانت پر فیصلے کے وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے گرفتار نہیں ہو سکے۔ گرفتار ملزمان میں امتیاز شیخ، آفتاب سومرو، علی خان، شکیل میمن و دیگر شامل ہیں۔ اینٹی کرپشن حکام کے مطابق ملزمان نے لیاری میں نیا آباد کے علاقے میں بلڈنگ کی غیر قانونی تعمیرات کی اجازت دی تھی۔

بقیہ 28

کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا، بزدلانہ حملے کر کے کوئی جعفر ایکسپریس کو بند نہیں کرواسکا اور نہ کرواسکے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ریلویز پولیس ٹریننگ اسکول والٹن میں 68 ویں ریکروٹ، ساتویں انٹرمیڈیٹ، چھٹے ڈرل انسٹرکٹرز اور پہلے سب انسپکٹر لیگل کورسز کی پاسنگ آؤٹ پریڈ تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس میں 468 اہلکاروں بشمول 97 خواتین پاس آؤٹ ہوئیں۔ مہمان خصوصی وزیر ریلویز محمد حنیف عباسی کا آئی جی ریلویز پولیس رائے طاہر (ہلال شجاعت، ستارہ امتیاز) نے پرتپاک استقبال کیا۔ وزیر ریلویز محمد حنیف عباسی نے شاندار پریڈ کا معائنہ کیا۔ ڈی آئی جی ٹریننگ عبدالرب چودھری اور پرنسپل ریلویز پولیس ٹریننگ اسکول والٹن اقصیٰ رسول اور انکی ٹیم کی کارکردگی کو سراہا۔ ٹرینیز کو 6 ماہ کے دورانیہ میں دور جدید کے تقاضوں کے پیش نظر جدید تربیت دی گئی جس میں جوانوں کو دہشت گردی جیسے موذی مرض سے نبردآزما ہونے کیلئے سخت جسمانی تربیت کے ساتھ ساتھ جوڈو کراٹے، سیلف ڈیفنس، ان آرمڈ فائٹ، ویپن ہینڈلنگ، فائرنگ، فزیکل فٹنس اور ضروری فوجداری قوانین اور سیکورٹی میں خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ ٹرینیز کو ڈرائیونگ سکھائی گئی اور ڈرائیونگ لائسنس بھی جاری کروائے گئے۔ آئی جی ریلویز پولیس نے سپاس نامہ پیش کیا اور اپنی تقریر میں مہمان خصوصی کا شکریہ ادا اور تمام جوانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارے سے نہ صرف ریلویز پولیس کے افسران اور جوانوں نے استفادہ حاصل کیا بلکہ یہاں سے ایف آئی اے اور اے این ایف جیسے اداروں کے جوانوں نے بھی بنیادی تربیت حاصل کی۔ آئی جی نے ریلویز پولیس میں 1500 سیٹوں پر بھرتی کی اجازت دینے پر منسٹر ریلویز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان جوانوں کو خالصتاً میرٹ اور قابلیت کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے۔ آئی جی نے مہمان خصوصی سے گذارش کی کہ ریلویز پولیس میں بھرتی مستقل بنیادوں پر کی جائے اور موجودہ کنٹریکٹ پر ہونے والے ملازمین کو مستقل کیا جائے مزید ملازمین کے اسکیل اپ گریڈ کرنے اور ریلویز پولیس کے بینڈ اسٹاف میں بھرتی کی اجازت کی درخواست کی۔ وزیر ریلویز محمد حنیف عباسی نے نے اپنی تقریر میں پاس آؤٹ ہونے والوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہدایت دی کہ اپنی ڈیوٹی پوری تندہی اور لگن سے سرانجام دیں اور مصیبت زدہ مسافروں کے مددگار بنیں اور فیلڈ میں جا کر ریلویز پولیس ٹریننگ اسکول والٹن سے حاصل کردہ تربیت کو عملی جامہ پہنا کر ملک کا نام روشن کریں۔ وزیر ریلویز کا کہنا تھا کہ آئی جی ریلویز کی سرابراہی میں ریلویز پولیس کی کارکردگی مزید بہتر ہوگئی ہے اور اس فورس نے ایک مقام حاصل کرلیا ہے۔ آئی جی ریلویز کی کمان میں بغیر ٹکٹ مسافروں اور اس میں ملوث ملزمان کے خلاف کارروائیاں، اینٹی انکروچمنٹ آپریشنز میں معاونت اور کرپشن کیخلاف زیرو ٹالرنس جیسے اقدامات قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریلویز پولیس میں موجودہ اور جاری کل 1500 افسران اور ملازمین کے بھرتی کا عمل نہایت ہی شفافیت اور میرٹ کی بنیاد پر عمل میں لایا گیا ہے۔ وفاقی وزیر کا یہ بھی کہنا تھا کہ پاکستان ریلویز کی بقا کے لئے ابتک ریلویز پولیس کے 37 جوانوں نے جام شہادت نوش فرمایا ہے اور ان میں سے چند شہداء قائداعظم/ پاکستان پولیس میڈل کے حامل بھی ہو چکے ہیں۔ ان سب کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ جعفر ایکسپریس پر بزدلانہ حملے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ دشمن نے بڑی کوشش کی مگر نہ میرا ڈرائیور، نہ مسافر اور نہ ریلویز پولیس و دیگر سیکورٹی اہلکار ڈرے لہٰذا کوئی جعفر ایکسپریس کو بند نہیں کرواسکا اور نہ کرواسکے گا۔ آخر میں آئی جی ریلویز کی مستقل بھرتی، اسکیل اپ ریڈیشن اور بینڈ اسٹاف جیسی گزارشات کی اجازت کا اعلان کیا۔ وزیر ریلویز نے ٹریننگ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے جوانوں کو تعریفی اسناد اور انعامات سے نوازا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں کوئٹہ ڈویژن کے سمیع اللہ، راولپنڈی ڈویژن کے عدیل احمد اور رقیہ الطاف، کراچی ڈویژن کے عبدالغفور، لاہور ڈویژن کے حماد، پشاور ڈویژن کے مسرور علی، سکھر ڈویژن کے شہباز علی اور ورکشاپس ڈویژن کے زین عالم شامل ہیں۔ تقریب میں سی ای او ریلویز عامر علی بلوچ، ڈی آئی جی نارتھ عبدالرب چودھری، ڈی جی والٹن سفیان سرفراز ڈوگر اور اے آئی جی ایڈمن سید حماد حیدر سمیت ریلویز و ریلویز پولیس افسران، ملازمین اور فیملیز نے شرکت کی۔

بقیہ 29

26 ویں ترمیم کے بعد جن چیزوں پر بات ہو رہی ہے ہوتی رہے گی۔ رانا ثناء اللہ نے کہا کہ مثبت بات چیت اور بحث جمہوریت کا خاصا ہے اور وہ ہوتا رہنا چاہیے، مختلف چیزیں ہیں جن پر پارلیمنٹرین اور مختلف جماعتوں کے درمیان بات چیت ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 18 ویں ترمیم سے مسلم لیگ ن کو کوئی مسئلہ نہیں ہے، 18 ویں ترمیم صوبے اور فیڈریشن کے درمیان وسائل کی تقسیم سے متعلق ہے، 18 ویں ترمیم میں صوبوں اور مرکز کے پاس جو وسائل ہیں ان میں بیلنس کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی مسائل پر بات بنتے بنتے بنتی ہے، فوری طور پر یہ چیزیں نہیں ہوتیں، 18 ویں ترمیم وسائل کی تقسیم پر طویل عرصے بات چیت ہوتی رہی، اس وقت کے حساب سے 18 ویں ترمیم میں وسائل کی تقسیم کو بیلنس طے کیا گیا۔ وزیر اعظم کے مشیر برائے سیاسی امور نے کہا کہ اب اگر عملی طور پر فرق آیا ہے تو اس پر بات چیت اور غور و فکر کرنے میں تو کوئی عار نہیں، اتفاق رائے ہو جائے گا تو دو تہائی اکثریت سے ترمیم ہو جائے گی، جوڈیشری سے متعلق تنازع کھڑے ہونے والی کوئی بات نہیں۔ رانا ثناء اللہ نے یہ بھی کہا کہ تمام جماعتیں متفق ہیں کہ آئینی عدالت ہونا چاہیے، آئینی عدالت بننے سے معاملات کو بہتر طریقے سے چلایا جاسکتا ہے

بقیہ 30

حکومت نے باقاعدہ پیپلز پارٹی سے 27 ویں آئینی ترمیم کے حوالے سے رابطہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس ترمیم سے متعلق پیپلز پارٹی کی سی ای سی میں فیصلے کیے جائیں گے۔ شازیہ مری نے کہا کہ صوبوں کے اختیارات پر پیپلز پارٹی نے اتفاق رائے پیدا کیا۔ 18 ویں ترمیم میں صوبوں کے اختیارات سے پیچھے ہٹنا مناسب بھی نہیں ہوگا اور ممکن بھی نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی تمام چیزیں اپنے اصولی موقف پر دیکھے گی، حکومت اگر کسی چیز پر متفق ہے اور ہمیں متفق کرنا چاہتی ہے تو اس پر بات ہوسکتی ہے۔ شازیہ مری نے کہا کہ ن لیگ کے ساتھ بیٹھیں گے تو عوامی مسائل پر بات کریں گے، 27 ویں آئینی ترمیم کو عوامی اعتبار سے بھی دیکھا جائے گا، 18 ویں ترمیم صوبوں کے دلوں کے بہت قریب ہے، اس پر ہرگز سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب میں جن لوگوں نے تکلیف اٹھائی ہمیں ان کی طرف دھیان دینا چاہیے، پیپلز پارٹی کا سادہ سا مطالبہ تھا، ہم نے کبھی لفظوں کی جنگ نہیں چھیڑی، ہماری دہشت گردی، معاشی حالات اور بے روزگاری جیسے مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔

بقیہ 31

ہے کہ انکم ٹیکس رولز 2002ء میں مزید ترامیم کا مسودہ انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی سیکشن 237 کی ذیلی شق ایک کے تحت حاصل اختیارات کے استعمال سے تیار کر کے جاری کیا گیا ہے۔ ایف بی آر نے اس مجوزہ ترمیمی مسودے کو عوامی معلومات کیلئے جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جن افراد پر یہ ترامیم اثر انداز ہوسکتی ہیں وہ اس حوالے سے اپنی اعتراضات یا تجاویز سرکاری گزٹ میں اشاعت کے سات روز کے اندر اندر ایف بی آر کو ارسال کر سکتے ہیں، موصول ہونے والی آرا اور تجاویز کو حتمی فیصلے سے قبل زیر غور لایا جائے گا۔ مسودے کے مطابق انکم ٹیکس رولز کے رول 73 میں موجود ذیلی قاعدہ 2 ڈی کو تبدیل کر کے ایک نیا قاعدہ شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے جس کے تحت انفرادی ٹیکس دہندگان کیلئے انکم ٹیکس ریٹرن اور ویلتھ اسٹیٹمنٹ کا الیکٹرانک فائلنگ (آن لائن جمع کروانا) لازمی قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایف بی آر کے مطابق اس ترمیم کا مقصد ٹیکس نظام میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینا، ریٹرن جمع کرانے کے عمل کو آسان بنانا اور ٹیکس دہندگان کے ڈیٹا کو موثر انداز میں منظم کرنا ہے۔

بقیہ 32

ہر ٹیلی کام ادارہ چیف انفارمیشن سیکیورٹی آفیسر تعینات کرے گا، کسی سنگین سائبر واقعے کی رپورٹ 24 گھنٹوں میں پی ٹی اے کو دینا لازمی ہوگی۔ پی ٹی اے غیر ملکی سافٹ ویئر یا آلات کے استعمال پر پابندی بھی لگا سکتی ہے، نئی ریگولیشنز کے ذریعے صارفین کے ڈیٹا تحفظ کے مزید سخت اقدامات ہوں گے۔

بقیہ 33

فتنہ الہندوستان سے تعلق رکھنے والے 4 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا، ہلاک دہشت گردوں سے اسلحہ اور گولہ بارود برآمد ہوا، مارے گئے دہشت گرد متعدد دہشت گرد کارروائیوں میں ملوث رہے۔ ترجمان پاک فوج کا کہنا ہے کہ علاقے میں مزید دہشت گردوں کی تلاش کیلئے کلیئرنس آپریشن جاری ہے، "عزم استحکام" ویژن کے تحت انسداد دہشت گردی مہم پوری رفتار سے جاری رہے گی۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم کا سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین۔ صدر مملکت آصف علی زرداری نے بلوچستان کے ضلع قلات میں کامیاب انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آصف علی زرداری نے چار بھارتی حمایت یافتہ دہشت گردوں کے خاتمے کو قومی سلامتی کیلئے اہم کامیابی قرار دیا اور سکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے عزم و استقلال کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ قوم سکیورٹی فورسز کے ساتھ ہے اور دہشت گردی کے ناسور کے مکمل خاتمے کے عزم پر قائم ہے۔ صدر مملکت آصف علی زرداری نے وطن دشمن عناصر کے خلاف آپریشن "عزم استحکام" کے تسلسل کو قومی سلامتی کیلئے ناگزیر قرار دیا۔ وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے قلات میں فتنہ الہندوستان کے خلاف کامیاب آپریشن پر سکیورٹی فورسز کے افسران و اہلکاروں کی پزیرائی کی ہے۔ انہوں نے بھارتی پشت پناہی میں سرکردہ 4 دہشتگردوں کو جہنم رسید کرنے پر سکیورٹی فورسز کے افسران واہلکاروں کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ دہشتگردی کی عفریت کے ملک سے مکمل خاتمے تک اس کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ارض وطن کی حفاظت کے غیر متزلزل عزم میں مجھ سمیت پوری قوم افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے

بقیہ 34

کے مطابق بجلی ڈیوٹی فی یونٹ 4 پیسے ہوگی۔ 500 کے وی اے تک بجلی استعمال کرنے والے صنعتی و کمرشل صارفین کو بجلی ڈیوٹی سے استثنیٰ حاصل ہوگا جبکہ 500 کے وی اے سے بڑے جنریٹر رکھنے والے ادارے ٹیکس نیٹ میں لائے جائیں گے۔ بل کے مطابق تمام گھریلو صارفین بجلی ڈیوٹی سے مکمل مستثنا ہوں گے۔ نیشنل گرڈ کے صنعتی و کمرشل صارفین سے بجلی ڈیوٹی ڈسکوز کے ذریعے حاصل ہوگی۔ نجی بجلی استعمال کرنے والے صنعتی و کمرشل صارفین سے الیکٹرک انسپکٹرز کے ذریعے بجلی ڈیوٹی وصول کی جائے گی۔ مجوزہ قانون کا اطلاق کمرشل اور صنعتی شعبے پر ہوگا۔ بل کے تحت پنجاب فنانس ایکٹ 1964ء میں ترامیم کی جائیں گی اور اس بل کی حتمی منظوری گورنر پنجاب دیں گے۔

بقیہ 35

نانبائیوں کے خلاف مقدمات کا اندراج کیا جارہا ہے، تندور سیل کیے جارہے ہیں اور لوگوں کا روزگار بند کیا جارہا ہے۔ ایسوسی ایشن نے کہا کہ انتظامیہ معیاری آٹا فراہم کرے تو روٹی کی قیمت نہیں بڑھائیں گے، 2 ماہ میں آٹے کی قیمت دگنا ہوگئی ہے مگر حکومت نانبائیوں کو کوئی سبسڈی نہیں دے رہی۔ نانبائی ایسوسی ایشن کے رہنماؤں نے کہا کہ سوئی گیس دستیاب نہیں، ایل پی جی گیس سلنڈرز چلا رہے ہیں۔

بقیہ 36

میں چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کی سربراہی میں 2 رکنی بینچ نے نان نفقہ کی عدم ادائیگی کیس کی سماعت کی۔ چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے ریمارکس دیے کہ جب نکاح نامہ میں لکھا ہے تو ادائیگی میں تاخیر کیوں ہوئی؟ 2013 میں کیس ڈگری ہوا، متاثرہ خاتون کا کچھ تو خیال کریں، پشاور ہائیکورٹ نے 20 تولہ سونا اور 2 لاکھ نقد ادائیگی کا حکم دیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے شوہر کی درخواست مسترد کردی اور چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے متاثرہ خاتون کو فوری نان نفقہ کی ادائیگی کا حکم دیا۔

بقیہ 37

منظور ہوا کرے گا، پہلے اجازت حکومت سے لینا لازم تھی، قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے پنجاب انفورسمنٹ اینڈ ریگولیشنز (ترمیمی) آرڈیننس 2025ء پنجاب اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا، گورنر پنجاب ترمیمی آرڈیننس کی منظوری پہلے ہی دے چکے۔ بل کے تحت پنجاب انفورسمنٹ اینڈ ریگولیشنز ایکٹ 2024ء میں ترامیم کی جاچکی، سیکشن 71 میں ترامیم بجٹ منظوری کے اختیارات ڈائریکٹر جنرل کو تفویض کیے گئے ہیں، سیکشن 81 میں ترمیم، ڈائریکٹر جنرل کو گائیڈ لائنز جاری کرنے کا اختیار مل گیا، ترامیم کا مقصد افسران کے اختیارات کی وضاحت اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہے، نئی ترامیم سے نفاذ اور عملدرآمد میں بہتری آئے گی، ترمیمی آرڈیننس کا مقصد پنجاب میں قوانین پر موثر عملدرآمد کو یقینی بنانا ہے

پی ایم اے اور کاڑ کے عہدےداران کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا

خواتین کسی بھی جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہیں، اقبال ساند

شہید قائد عوام کی شہادت کے بعد نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو شہید نے جمہوریت کا پرچم تھاما، محترمہ بے نظیر بھٹو نے بطور وزیراعظم ملکی تاریخ کی یادگار شخصیات ہیں

کراچی کی ترقی کا سورج نااہل قیادت کی وجہ سے ڈوب چکا ہے

ڈاکٹر عشرت العباد خان کے دور میں کراچی کی ترقی کے ساتھ حکومت کو عوام کی جان و مال کی حفاظت کی فکر ہونی چاہیے

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ (BBSHRRDB) کا 19واں بورڈ اجلاس کراچی میں بورڈ کے ہیڈ آفس میں منعقد ہوا

اجلاس کی صدارت چیئرمین جناب تمیز الدین کھیرو نے کی

گریٹ آفیسر SHO تھانہ سبز پیر پسرور بشارت گورسی کی کارروائی

سوشل میڈیا پر اسلحہ کی نمائش اور ہوائی فائرنگ کرنے والا ملزم گرفتار، اسلحہ ناجائز برآمد

جی ایم گروپ آف کالجز نے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں سو فیصد (100%) کامیابی حاصل کر کے ایک نیا سنگ میل عبور کرلیا

متحدہ عرب امارات میں جی ایم گروپ آف کالجز کی میٹرک اور انٹرمیڈیٹ میں سو فیصد کامیابی

معیاری تعلیم کا یہ سفر اسی جذبے اور لگن کے ساتھ مستقبل میں بھی جاری رہے گا، پروفیسر ڈاکٹر شاہد اقبال کاہلوں

شاندار کارکردگی پر کالجز کے ہیڈ کوارٹرز میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا

عالیان آصف نے شاندار کامیابیوں کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا

کیڈٹ ظفر عباس کی شاندار کامیابی

ڈسٹرکٹ ساؤتھ ڈیفنس پولیس اسٹیشن کی اسٹریٹ کرمنل کے خلاف کارروائی

ڈیفنس پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ایک عادی جرائم پیشہ ملزم کو گرفتار کرلیا

غزہ کی پٹی اسرائیل کے لیے خطرہ نہیں ہے گی، جنتن یاہو کی یقین دہانی

ٹرمپ پر تنقید، نوبل انعام یافتہ نائیجیرین مصنف کا امریکی ویزا منسوخ

عالمی پابندیوں کو روندنے والی روس ایران ریلوے لائن کی تیاری

بنگلہ دیش میں عام انتخابات آئندہ سال فروری میں ہوں گے

شیخ حسینہ کی الیکشن میں حصہ لینے سے روکنے پر بائیکاٹ کی دھمکی

سوڈان، دارفور میں ریپڈ سپورٹ فورسز کا اسپتال پر حملہ، 460 افراد کو قتل کر دیا

اسٹیٹ بینک کے وفد کا ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دورہ

کمشنر سرگودھا ڈویژن جہانزیب اعوان نے خوشاب میں وادی سون روڈ پر واقع تاریخی نزوائی گارڈن کے بحالی منصوبے کا افتتاح کر دیا

زرعی یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان میں انسداد بدعنوانی ڈیک، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر شکیب اللہ کی ہدایت پر بھرپور انداز میں جاری

طلبہ و طالبات نے کرپشن کے خاتمے، ایمانداری اور شفافیت کے فروغ کے موضوعات پر اپنے فن کا اظہار کیا

محکمہ جنگلات کی نااہلی سرکاری اراضی بنجر درخت ناپید ہو گئے

ڈیرہ مسلم میں تعینات چوکیدار گھر بیٹھے تنخواہ وصول کرنے لگا

ڈسٹرکٹ ایمرجنسی ریسکیو خوشاب ملک محمد شکیل کی زیر نگرانی تحصیل ریسکیو اسٹیشن نوشہرہ وادی سون پر سالانہ انٹرایونین کولیپسڈ سٹرکچر سرچ اینڈ ریسکیو چیلنج کا انعقاد کیا گیا

سرچ چیلنج میں نوشہرہ وادی سون کی تربیت یافتہ ممبران کی ٹیموں نے بھرپور شرکت کی

یوسی 31 واسا کی سپلائی لائنوں سے گندے مضر صحت پانی کی سپلائی کیخلاف احتجاجی مظاہرہ

مظاہرین کا ایم ڈی واسا کو فلفور معطل کرنے کا مطالبہ

صادق آباد پولیس کی کارروائی، ڈکیتی و موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں ملوث 3 رکنی گینگ گرفتار

راولپنڈی پولیس کی ڈکیتی و موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں ملوث افراد کے خلاف کارروائیاں

کارروائیاں تھانہ وارث خان اور تھانہ ویسٹریج پولیس نے کیں

راولپنڈی پولیس کی کارروائیاں، 4 افراد کو حراست میں لے کر 23 لیٹر شراب اور اسلحہ معہ ایمونیشن برآمد کر لیا

ڈویژنل ایس پی کا کہنا تھا کہ منشیات اور ناجائز اسلحہ رکھنے والے افراد قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکتے